ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی کا ترجمان

سہ ماہی

تحقیقاتِ اسلامی

علی گڑھ

اشاعتِ خاص

- ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس ۲۵ سال

  سید جلال الدین عمری

- فہرست سازی پر عربی زبان میں مسلمانوں کی خدمات

  ڈاکٹر جمشید احمد ندوی

- اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل وجرائد کے اشاریے

  ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی

- تحقیقاتِ اسلامی کا استقبال

  بعض رسائل کے تبصرے

- تأثرات اور مشورے

  اصحاب علم وتحقیق

- اشاریہ تحقیقات اسلامی (۱۹۸۲ــــ۲۰۰۶ء)

  ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی

پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ۔ ۲۰۲۰۰۱

ادارہ تحقیق وتصنیف اسلامی کا ترجمان

سہ ماہی

تحقیقاتِ اسلامی

علی گڑھ

اکتوبر ——— دسمبر ۲۰۰۶ء

اشاعت خاص

ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس سال

مدیر

سیّد جلال الدین عمری

معاون مدیر

محمد رضی الاسلام ندوی

پان والی کوٹھی، دودھ پور، پوسٹ بکس نمبر ۹۳، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۱

Email: tahqeeqat_islami@yahoo.com, tahqeeqateislami@gmail.com

سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ

جلد ۲۵ ——— شمارہ: ۴

رمضان المبارک ——— ذی القعدہ ۱۴۲۷ھ

اکتوبر ——— دسمبر ۲۰۰۶ء

اس شمارے کی قیمت: ۳۵ روپے

زرِ تعاون

اندرونِ ملک

فی شمارہ	۲۵ روپے
سالانہ	۱۰۰ روپے
سالانہ (لائبریریاں وادارے)	۱۲۵ روپے

بیرونِ ملک

سالانہ (انفرادی)	۴۰۰ روپے
سالانہ (ادارے)	۶۰۰ روپے

پاکستان

سالانہ (انفرادی)	۲۰۰ روپے
سالانہ (ادارے)	۳۰۰ روپے

طابع وناشر سید جلال الدین عمری نے بھارت آفسیٹ دہلی-۶ سے چھپوا کر
ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، پان والی کوٹھی، دودھ پور، علی گڑھ سے شائع کیا

فہرست مضامین

حرف آغاز

ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس سال

سید جلال الدین عمری ۵

تحقیق وتنقید

فہرست سازی پر عربی زبان میں مسلمانوں کی خدمات

ڈاکٹر جمشید احمد ندوی ۱۹

اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل وجرائد کے اشاریے

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی ۳۹

ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی

تحقیقاتِ اسلامی کا استقبال ۵۵

ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی کے بارے میں تاثرات اور مشورے

اصحابِ علم وتحقیق ۵۹

فہرست مضامین ومضمون نگاران تحقیقاتِ اسلامی، جلد ۲۵، ۲۰۰۶ء ۸۵

اشاریہ تحقیقاتِ اسلامی (۱۹۸۲-۲۰۰۶ء) ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی ۸۹

اس شمارے کے لکھنے والے

ڈاکٹر جمشید احمد ندوی

ریسرچ ایسوسی ایٹ، شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

ادب کدہ، انور گنج، مہراج پور، اعظم گڑھ

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

رکن ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ

سید جلال الدین عمری

صدر ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، علی گڑھ

حرفِ آغاز

ادارۂ تحقیق اور تحقیقات اسلامی کے پچیس (۲۵) سال

سید جلال الدین عمری

جماعت اسلامی ہند کے ادارۂ تصنیف کو ایک آزاد اور مستقل ادارہ کی شکل دینے اور اس کے دائرۂ کار کو وسیع کرنے کی خواہش عرصہ سے تھی۔ دسمبر ۱۹۸۰ء کی مجلس شوریٰ نے اس کی اجازت دے دی۔ اس کے دو ایک ہی ماہ بعد ذمہ دار افراد کی ایک نشست میں اس کی نئی صورت گری کا فیصلہ ہوا اور اس کے اساسی ارکان طے پائے۔ جن میں جماعت کے ان نمایاں اصحاب کے علاوہ جو علمی و فکری کاموں سے متعلق تھے، باہر کے بعض اہل علم بھی شامل تھے۔ غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد اس کا نام 'ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی' طے پایا۔ اس سے اس کا مقصد واضح تھا کہ یہاں اسلامی موضوعات پر ریسرچ اور تحقیق بھی ہوگی اور تصنیف و تالیف کا کام بھی ہوگا۔ پھر اس کا دستور مرتب ہوا، اس کی انتظامیہ وجود میں آئی اور اسے سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ کرایا گیا۔ اس طرح اس کی صورت گری میں کچھ وقت لگا۔ اس پورے سفر میں کتنی محنت اور تگ و دو کرنی پڑی اس کا اندازہ وہ اصحاب بخوبی کر سکتے ہیں جنھوں نے کس ادارہ کی تنظیمِ نو کی خدمت انجام دی ہو۔ اس کے باوجود خدا کا شکر ہے ادارۂ تصنیف سے وابستہ افراد کی علمی کوششیں جاری رہیں۔

ادارۂ تحقیق کا قیام علمی اور فکری سطح سے اسلام کی خدمت کے لیے عمل میں آیا ہے۔ اس کے لیے اس نے جو نمایاں میدانِ کار تجویز کئے وہ یہ ہیں:

۱۔ دورِ جدید کے تقاضوں کے تحت تصنیف و تالیف

۲۔ جدید موضوعات پر اہم کتابوں کے تراجم۔اردو،انگریزی،عربی اور ہندی میں۔
۳۔ ایسے نوجوانوں کی تصنیفی تربیت جو دینی مدارس یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کے سند یافتہ ہوں تاکہ ریسرچ اور تحقیق کے کاموں کے لیے مسلسل افراد تیار ہوسکیں۔
۴۔ رسائل اور مجلات کا اجراء۔

ان میں سے ہر کام علمی وفکری بصیرت، وقت کی قربانی اور غیر معمولی محنت کا تقاضا کرتا ہے۔سب سے بڑی بات یہ کہ اس کے لیے باصلاحیت افراد کی ایک ٹیم چاہیے جو اپنی توانائیوں کو اس میں لگادے۔ادارہ کو ان میں سے کوئی چیز حاصل نہیں ہے،اس لیے یہ کام جس بڑے پیمانہ پر ہونا چاہیئے نہیں ہوسکا۔منزل ابھی بہت دور ہے،لیکن شکر ہے خدا کا کہ سفر جاری ہے۔اپنی تمام تر بے مائیگی کے باوجود ادارہ نے اس مدت میں مختلف شعبوں میں جو تھوڑی بہت خدمت انجام دی ہے اس کا مختصر سا تعارف یہاں پیش کیا جارہا ہے۔

تصنیف وتالیف

اس وقت اسلام کے عقائد اور اس کی فکری بنیادوں ہی پر اعتراضات نہیں ہیں، بلکہ اس کی اخلاقیات، اس کی تہذیب ومعاشرت اور اس کا نظامِ سیاست وقانون سب ہی ہدفِ تنقید بنی ہوئی ہیں۔اس کے متعلق کچھ غلط فہمیاں تو پہلے سے چلی آرہی تھیں،اب مزید غلط فہمیاں قصداً پیدا کی جارہی ہیں۔اس کے دشمنوں نے اس کی ایسی بھیانک تصویر کشی کی ہے اور مسلسل کرتے چلے جارہے ہیں کہ اس کی طرف نظر اٹھاتے ہوئے آدمی گھبرائے۔یہ سب کام ریسرچ اور علمی تحقیق کے نام پر ہورہا ہے۔اس ملمع کاری کو اتار پھینکنا اور اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنا آج کی بہت بڑی علمی اور دینی ضرورت ہے۔اس کے ساتھ اسلام کو سمجھنے کا جذبہ بھی پایا جاتا ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ اسلام کا مثبت طریقہ سے اور عقلی انداز میں اس طرح تعارف ہو کہ آج کے ذہن وفکر کو مطمئن کرسکے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سائنسی علوم کی تیز رفتار ترقی، نت نئی ایجادات اور صنعتی

انقلاب نے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے اور تہذیب و تمدن اور طرزِ معاشرت میں زبردست تبدیلی رُونما ہو چکی ہے۔ اس کے نتیجہ میں بعض نئے سوالات پیدا ہو چکے ہیں اور مزید سوالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک ابدی اور کامل نظامِ فکر و عمل ہے تو دنیا آج کے ان تہذیبی سوالات کا اسلامی نقطۂ نظر سے جواب چاہتی ہے۔ اس کی وضاحت لازماً ہونی چاہیے۔ اس کے بغیر اسلام قابلِ قبول نہ ہوگا۔

ان حالات میں اسلام سے متعلق کسی علمی اور تحقیقی کوشش کے لیے قرآن و حدیث اور اسلامی علوم سے گہری واقفیت ہی کافی نہیں بلکہ دورِ جدید کے ذہن و فکر اور اس کے مسائل اور پیچیدگیوں کو جاننا بھی ضروری ہے۔ اس کے ساتھ اسلامی مفکرین اور ائمۂ مجتہدین کے درمیان مسائل کی تفہیم میں ہمیشہ سے اختلافات چلے آ رہے ہیں۔ ان میں صحیح نقطۂ نظر دریافت کرنا اور موجودہ حالات میں اس سے استفادہ کرنا اسلامی تحقیق کا ایک لازمی جزء ہے۔

اس وسیع پس منظر میں ادارۂ تحقیق میں تصنیف و تالیف کے موضوعات کا تعین ہوتا ہے۔ اس کے پاس جو دو چار افراد ہیں وہ ایک منصوبہ کے تحت اپنی خدمات انجام دیتے ہیں۔ اس مدت میں جو کام ہو سکا، یہاں اس کے صرف عنوانات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

۱۔ مولانا صدرالدین اصلاحی مرحوم ادارۂ تحقیق کے پہلے صدر تھے۔ ان کی اپنے موضوع پر معروف کتاب 'معرکۂ اسلام و جاہلیت' اسی مدت میں شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا صدرالدین اصلاحی کا ایک بڑا کارنامہ 'تلخیص تفہیم القرآن' ہے۔ وہ بھی اسی دوران میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

سید جلال الدین عمری شروع سے ادارہ کا سکریٹری رہا۔ پانچ چھ سال سے صدر کی حیثیت سے خدمت انجام دے رہا ہے[1]

اس مدت میں اس کی حسب ذیل کتابیں شائع ہوئی ہیں:

۱۔ اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور

۲۔ صحت و مرض اور اسلامی تعلیمات

---

[1] نومبر ۲۰۰۱ء سے برادرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی ادارہ کے سکریٹری ہیں۔ اسی سال اکتوبر ۲۰۰۶ء میں ڈاکٹر صفدر سلطان اصلاحی کو ان کا معاون مقرر کیا گیا ہے۔

۳۔ غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق
۴۔ غیر اسلامی ریاست اور مسلمان
۵۔ اسلام اور مشکلاتِ حیات
۶۔ مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ
۷۔ مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں
۸۔ اسلام کا عائلی نظام
۹۔ اسلام۔انسانی حقوق کا پاسپان
۱۰۔ اسلام اور وحدتِ بنی آدم
۱۱۔ انفاق فی سبیل اللہ

ان مستقل تالیفات کے علاوہ دو کتابیں اور شائع ہوئیں۔

۱۲۔ ملک وملت کے نازک مسائل اور ہماری ذمہ داریاں (مضامین کا مجموعہ)
۱۳۔ سوئے حرم چلا۔ یہ سفرِ حرمین کی روداد بھی ہے اور حج اور مناسک حج کی حکمت اور معنویت پر گفتگو بھی ہے۔

بعض رسالے اور کتابچے بھی اس دوران میں شائع ہوئے ہیں۔ دو تین کتابیں زیرِ ترتیب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔

مولانا سلطان احمد اصلاحی کی حسب ذیل تصنیفات ادارہ کے منصوبہ کے تحت منظرِ عام پر آئیں۔

۱۔ اسلام کا تصورِ مساوات
۲۔ مذہب کا اسلامی تصور
۳۔ مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام
۴۔ اسلام کا نظریۂ جنس
۵۔ آزادیٔ فکر ونظر اور اسلام
۶۔ اسلام اور آزادیٔ فکر وعمل

۷۔ بچوں کی مزدوری اور اسلام

۸۔ بندھوا مزدوری اور اسلام

۹۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی کی ایک ضخیم تصنیف 'اسلام- ایک نجات دہندہ تحریک' اشاعت کی منتظر ہے۔

اس کے علاوہ مولانا کی بعض اور کتابیں اور کتابچے بھی اس دوران میں شائع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی نے تصنیف و تالیف اور ترتیب و تدوین کا مختلف الجہات کام کیا ہے۔ ان کی حسب ذیل تالیفات ادارہ کے منصوبہ کے تحت شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ قرآن، اہل کتاب اور مسلمان

۲۔ حضرت ابراہیمؑ ــــ حیات، دعوت اور عالمی اثرات

۳۔ حقائقِ اسلام- اعتراضات کا جائزہ

۴۔ اقامتِ دین اور نفاذِ شریعت

۵۔ کفر اور کافر قرآن کی روشنی میں

اسلامیات ہی سے متعلق ان کی حسب ذیل کتابیں اور کتابچے دوسرے اداروں نے شائع کئے ہیں۔

۶۔ قرآن کریم کا تصورِ انسانیت

۷۔ اسلام میں حقوقِ انسانی کا تصور

۸۔ اسلامی پردہ- کیا اور کیوں؟

۹۔ مسلمان عورت کا دائرہ کار

۱۰۔ تخلیقِ انسانی کے مراحل۔ قرآن، حدیث اور سائنس کی روشنی میں

۱۱۔ حقیقتِ رجم- ایک تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر رضی الاسلام نے حسب ذیل کتابوں کی ترتیب و تدوین کی خدمت بھی انجام دی ہے۔

۱۲۔ تصوف اور اہلِ تصوف (مولانا سید احمد عروج قادری مرحوم)
۱۳۔ احکام و مسائل جلد اول (,,)
۱۴۔ احکام و مسائل جلد دوم (,,)
۱۵۔ نقوشِ راہ (مولانا جلیل احسن ندوی مرحوم)

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی کا علمی پس منظر طب کا بھی ہے۔ چناں چہ انھوں نے اس فن سے متعلق متعدد کتابیں مرتب کی ہیں اور بعض کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ یہ سب مختلف اداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔

مولانا محمد جرجیس کریمی ادارہ کے نئے رفیق ہیں۔ ادارہ کے پروگرام کے تحت ان کی حسب ذیل تالیفات شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ جرائم اور اسلام (انسداد کی تدابیر اور علاج)
۲۔ مسلمان کی حقیقی تصویر (غلط فہمیوں کا ازالہ)
۳۔ عقیدۂ توحید اور عدل کا قیام - منتظرِ طبع ہے

ان کی حسب ذیل دو اور کتابیں ایک دوسرے ادارہ سے شائع ہو چکی ہیں۔

۴۔ قرآن اور مستشرقین
۵۔ تفہیماتِ قرآن

یہ ان حقیر مساعی کا سرسری سا ذکر ہے جو ادارہ کے کارکنوں نے انجام دی ہیں۔ ادارہ کی یہ کوشش رہی ہے کہ اس سے رسمی وابستگی نہ رکھنے والے اصحابِ قلم کی ایسی نگارشات بھی شائع کی جائیں جو اس کے مقاصد سے فی الجملہ ہم آہنگ ہوں۔ ایسی پانچ وقیع کتابیں اب تک شائع ہو چکی ہیں۔

۱۔ عہدِ نبوی کا نظامِ حکومت — پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی
۲۔ عہدِ نبوی کے غزوات و سرایا — ڈاکٹر رؤف اقبال
۳۔ تصوف۔ ایک تجزیاتی مطالعہ — پروفیسر عبید اللہ فراہی
۴۔ ایمان و عمل کا قرآنی تصور — پروفیسر الطاف احمد اعظمی

۵۔ شیر زبازار میں سرمایہ کاری: طریقہ کار اور اسلامی نقطۂ نظر — ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی[1]

تراجم

بین الاقوامی سطح پر اسلام کے تعارف اور اسلام پر ریسرچ اور تحقیق کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامیات کی اہم تصنیفات کا ترجمہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ہو، تاکہ زبان کی اجنبیت اسلامی مفکرین کے خیالات سے استفادہ کی راہ میں رکاوٹ نہ رہے۔ ادارہ سے وابستہ اصحابِ علم کی درج ذیل کتب و رسائل کا انگریزی ترجمہ اب تک شائع ہو چکا ہے، جن سے اسلام کو اس کے صحیح خدوخال کے ساتھ سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

By Maulana Sadruddin Islahi:

1. Islamic Civilization in its Real Perspective — ۱۔ معرکۂ اسلام و جاہلیت
2. How to Study Islam? — ۲۔ دین کا مطالعہ
3. Pitfalls on the Path of Islamic Movement — ۳۔ راہِ حق کے مہلک خطرے
4. The Islamic Economic Order — ۴۔ اسلام کا نظامِ معیشت
5. Muslims and Dawah of Islam — ۵۔ مسلمان اور دعوتِ اسلام

By Maulana S. Jalaluddin Umari:

6. Woman and Islam — ۶۔ عورت اور اسلام
7. Muslim Woman: Role and Responsibilities — ۷۔ مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں
8. The Rights of Muslim Woman - An Appraisal — ۸۔ مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ
9. The Concept of Social Service in Islam — ۹۔ اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور
10. Islam and Unity of Mankind — ۱۰۔ اسلام اور وحدتِ بنی آدم
11. Islam: The Religion of Dawah — ۱۱۔ اسلام۔ ایک دینِ دعوت

[1] ادارہ کے اشاعتی پروگرام پر بعض وجوہ سے ادھر چند سالوں سے عمل نہیں ہو پا رہا ہے۔ اس کے کارکنوں کی تصنیفات مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی-۲۵ سے شائع ہو رہی ہیں۔ وہ ادارۂ تحقیق سے بھی دستیاب ہیں۔

۱۲۔ اسلام کی دعوت 12. Inviting to Islam

۱۳۔ انسان اور اس کے مسائل 13. Islamic Solution to Human Issues

ان میں سے بعض تراجم ادارہ کی اجازت سے دوسرے اداروں نے شائع کیے ہیں۔ ادارہ کے کارکنوں کی بعض مطبوعات کے تراجم انگریزی کے علاوہ ہندی اور چند علاقائی زبانوں میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ یہ سب ان اداروں اور اصحابِ علم کی توجہ سے ہوا ہے جنھوں نے ان مطبوعات کی افادیت محسوس کی۔

ڈاکٹر رضی الاسلام ندوی نے اپنے ذوق سے تصنیف وتالیف کے ساتھ عربی سے اردو ترجمہ کی خدمت بھی انجام دی ہے۔ ان کے بعض اہم تراجم یہ ہیں:

۱۴۔ قرآن کریم کا اعجازِ بیان — عائشہ عبدالرحمٰن بنت الشاطی

۱۵۔ عہدِ نبوی کا مدنی معاشرہ — محمد لقمان اعظمی ندوی

۱۶۔ حجیتِ حدیث — عبدالغنی عبدالخالق

۱۷۔ جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل (بین الاقوامی اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کے پندرہ فقہی سمیناروں کی قراردادیں اور سفارشات)

۱۸۔ سیرتِ رسول۔ دروس ونصائح — ڈاکٹر محمد سعید رمضان البوطی

۱۹۔ روایاتِ سیرت کا تنقیدی جائزہ — علامہ محمد ناصر الدین البانی

ادارہ کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ اسے مترجمین کی باضابطہ خدمات حاصل ہوں۔ وسائل کی کمی کے باعث ایک بھی مترجم جو ترجمہ کے لیے فارغ ہو اسے میسر نہیں ہے۔ ورنہ ترجمہ کا کام ایک منصوبہ کے تحت زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوسکتا ہے۔

تصنیفی تربیت

یہ ادارہ کا ایک اہم شعبہ ہے۔ اس کے تحت دینی درس گاہوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے فارغ طلبہ کو تصنیف وتالیف اور ترجمہ کی دوسالہ تربیت دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ دوسالہ نصاب پر مشتمل ہے۔ پہلے سال اسلامی علوم۔ تفسیر، حدیث، فقہ وتاریخ وغیرہ

کے بنیادی مصادر کا مطالعہ کرایا جاتا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ افراد کو سماجی علوم معاشیات، سیاسیات، تاریخ، نفسیات وغیرہ میں سے کسی ایک کے مطالعہ پر زور دیا جاتا ہے۔ طلباء سے پہلے سال حاصلِ مطالعہ کے طور پر مختلف موضوعات پر چھوٹے چھوٹے مضامین لکھوائے جاتے ہیں۔ دوسرے سال انھیں کسی متعین عنوان پر مقالہ تحریر کرنا ہوتا ہے۔ طلباء کو ادارہ میں قیام کی سہولت ہے اور انھیں اب مبلغ دو ہزار روپے ماہانہ اسکالرشپ دیا جاتا ہے۔ اس نصاب سے بہت سے طالب لم اب تک فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض، آج ملک و بیرونِ ملک اہم علمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ذیل میں ان کے نام اور موجودہ مصروفیات کا ذکر کیا جارہا ہے۔

۱۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی	رکن ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ
۲۔ جناب نظام الدین ملا۔ ایم، اے	پرنسپل مدرسہ ابن الہیثم (بحرین)
۳۔ حافظ اشتیاق احمد ایم اے	مدرس (کانپور)
۴۔ ڈاکٹر اسرار احمد خاں	پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی ملیشیا
۵۔ ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی	پروفیسر شعبۂ اسلامیات کشمیر یونیورسٹی
۶۔ ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی	پروفیسر وصدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۷۔ مولانا افتخار الحسن	استاذ تفسیر وحدیث جامعۃ الفلاح بلریا گنج، اعظم گڑھ
۸۔ سید جاوید علی۔ ایم، بی، اے	آل انڈیا ریڈیو نیوز ایڈیٹر وناشر Cosmos Books, N.Delhi
۹۔ مولانا محمد جرجیس کریمی	رکن ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، علی گڑھ
۱۰۔ مولانا رفیق احمد سلفی	مدیر ماہنامہ ندائے الصفا نئی دہلی
۱۱۔ جناب ارشد اجمل	چیرمین الخیر ٹرسٹ پٹنہ۔ بہار
۱۲۔ مولانا محمد ادریس فلاحی	اسلامی سنگھ نیپال
۱۳۔ مولانا نصیر الدین عمری۔ بی، یو، ایم، ایس، علیگ	سکریٹری ابوالکلام آزاد ایجوکیشن اینڈ ویلفیر سوسائٹی جین پور۔ جھارکھنڈ ومدیر ماہنامہ درخت سفر

۱۴۔ مولانا عبید الرحمٰن عمری اعظمی	(سعودی عرب)
۱۵۔ جناب محمد ثناءاللہ ایم۔اے	ہندی اسکالر اور مصنف متعلق سہ روزہ دعوت نئی دہلی ۲۵
۱۶۔ مولانا الطاف احمد مالانی	ریسرچ اسکالر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ
۱۷۔ مولانا محمد مشتاق تجاروی قاسمی	رکن اسلامی اکیڈمی، نئی دہلی
۱۸۔ مولانا محمد شہاب الدین قاسمی	ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۱۹۔ مولانا محمد اسلام عمری	علی گڑھ

یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ ایک چھوٹے سے ادارے نے اپنی شکستہ عمارت اور کم زور ہاتھوں کے ذریعہ ایسے افراد کے تیار کرنے میں کسی قدر مدد کی جو آج علم وفکر کا چراغ جلائے ہوئے ہیں اور ان کے ذریعہ دین کی ترجمانی کا فرض انجام پا رہا ہے۔ اس فہرست میں امکان ہے کہ کچھ افراد کے اسماء آنے سے رہ گئے ہوں۔ ہم ان سے معذرت چاہتے ہیں۔ یہاں ان طلباء کا ذکر نہیں ہے جنھوں نے ادارہ سے بہت کم استفادہ کیا اور اس کے نصاب کی تکمیل نہیں کر سکے۔ یہ پروگرام اور بہتر ہوسکتا ہے۔ اسے چلانے کے لیے جن مادی وسائل کی ضرورت ہے وہ ادارہ کو میسر نہیں ہیں۔ اس لیے وہ کبھی کبھی منقطع بھی ہو جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے مستقل جاری رکھنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

سہ ماہی تحقیقات اسلامی

وقت ہوا کے دوش پر چلتا ہے۔ تحقیقات اسلامی کا اجراء کل کی بات معلوم ہوتی ہے۔ پلٹ کر دیکھئے تو اس پر ایک چوتھائی صدی گزر چکی ہے۔ ایک عرصہ سے یہ خیال ذہن میں کروٹیں لے رہا تھا کہ علمی دنیا میں ہر موضوع سے متعلق مخصوص رسائل اور مجلات موجود ہیں، لیکن ہماری زبان میں گو علمی رسائل موجود ہیں، پھر بھی خالص اسلامیات کے ایک رسالہ کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اس کا اظہار اس عاجز نے مولانا محمد تقی امینی مرحوم (سابق ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی) کے جریدے 'احتساب' میں بھی کیا تھا۔ جب میں نے اپنے حلقہ

کے احباب اور دوستوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی تو کسی نے اس کی تائید نہیں کی۔ اس کی دو وجہیں تھیں۔ ایک یہ کہ اس وقت اردو رسائل و جرائد جس زبوں حالی کا شکار ہیں اس میں کسی نئے رسالے یا مجلّے کا نکالنا سراسر خسارے کا سودا ہے۔ ادارہ اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ تحقیقی ذوق اب کم ہی باقی رہ گیا ہے۔ ایسے میں کسی علمی اور تحقیقی مجلّہ کے لیے مقالات کا فراہم ہونا اور مسلسل فراہم ہوتے رہنا دشوار ہی نہیں ناممکن ہے۔ لیکن اس کے باوجود میرا اصرار تھا کہ یہ ایک علمی ضرورت ہی نہیں خالص دینی ضرورت بھی ہے۔ اس کی تکمیل کی لازماً کوشش ہونی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ ادارہ کے علمی کام کو آگے بڑھانے اور اہلِ علم سے ربط پیدا کرنے کا یہ ایک باوقار اور مؤثر ذریعہ ہے۔ اس کے بغیر کسی تحقیقی اور تصنیفی ادارہ کی شناخت ہی مشکل ہے۔

بہرحال یہ بات طے ہوگئی کہ ادارۂ تحقیق کے ترجمان کی ضرورت ہے تو اس کے نام پر غور ہوا اور 'تحقیقات اسلامی' کے نام سے اس کا ڈکلریشن حاصل کیا گیا۔ خوشی اس بات کی ہے کہ یہ نام ادارہ کے نام اور کام سے مناسبت رکھتا ہے۔

اس کی مالیات کا سوال بہت اہم تھا۔ اصحابِ خیر نے عموماً اس کی اہمیت محسوس نہیں کی لیکن چند ایک دوستوں نے تعاون کا یقین دلایا۔ جب یہ اطمینان ہوگیا کہ سال بھر تک مجلّہ کو چلایا جاسکتا ہے تو آئندہ کے لیے بھی توقع قائم ہوگئی۔

جہاں تک اصحابِ علم و تحقیق سے ربط و تعلق کا سوال ہے تو یہ ادارہ کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا دفتر ہندوستان کے مایۂ ناز علمی مرکز، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے کیمپس سے بالکل متصل ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یونیورسٹی کے صحن میں اس کا دفتر واقع ہے۔ میں نے جب 'تحقیقات اسلامی' کے تصور کے ساتھ اس کے مختلف شعبوں سے متعلق بعض اساتذہ سے ملاقات اور تعاون کی درخواست کی تو انھوں نے جس فراخ دلی اور مسرت کے ساتھ اس کا استقبال کیا اور بے غرض تعاون کی پیش کش کی اس کا مجھے خود بھی اندازہ نہ تھا۔ یاد نہیں پڑتا کہ کسی بھی صاحبِ علم نے کسی بھی بنیاد پر تعاون سے انکار کیا ہو۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں۔ ان میں بعض اہلِ قلم تو اب اس کے مستقل علمی معاون کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بعض حضرات کا تعاون حاصل کرنے میں ادارہ پوری طرح کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔

'تحقیقات اسلامی' کو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے علاوہ دہلی، لکھنؤ، کشمیر، کلکتہ، پٹنہ بنارس اور حیدرآباد کی جامعات کا بھی رفتہ رفتہ تعاون حاصل ہونے لگا ہے۔ ان جامعات کے اہلِ علم و دانش کی نگارشات نے اس کی قدر و قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ ادارہ ان سے مزید توجہ اور تعاون کی توقع رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہماری بہت سی جامعات میں جہاں طبعی علوم (Physical-Sciences) پر تحقیق کا کام ہورہا ہے، ہماجی علوم (Social Scinces) پر بھی کسی نہ کسی نوع کی کاوشیں جاری ہیں۔ اسی کا ایک پہلو یہ ہے کہ اسلامیات پر بھی ریسرچ اور تحقیق کی خدمات انجام پارہی ہیں۔ انھیں منظم کرنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔

ہمارے عربی مدارس اور دینی اداروں کے علماء و فضلاء کا قابلِ قدر تعاون بھی 'تحقیقات اسلامی' کو حاصل رہا ہے۔ انھوں نے بعض جدید مسائل پر اظہار خیال کیا ہے اور بعض قدیم مسائل کی وضاحت فرمائی ہے۔ موجودہ حالات میں ان کی راہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ 'تحقیقات اسلامی' کو بھی وہ اس کا ایک ذریعہ تصور فرمائیں گے۔ اس کا دامن ہر وقت اس کے لیے کھلا ہوا ہے۔

یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ ہندوستان کے علاہ پاکستان کے علماء اور دانش ور حضرات کی توجہ بھی تحقیقات اسلامی کی طرف رہی ہے۔ ان کی علمی کاوشیں اور نگارشات اس کی زینت بنتی رہی ہیں۔

اس طرح تحقیقات اسلامی کو بہت ہی وقیع اور قابل قدر مقالہ نگاروں کا تعاون حاصل ہے اور ان کا ایک حلقہ وجود میں آگیا ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اب دوسرے ادارے بھی اس حلقہ سے فائدہ اٹھارہے ہیں۔

'تحقیقاتِ اسلامی' میں قرآن مجید، تفسیر، حدیث، سیرت و تاریخ، فقہ، اصول فقہ، علم کلام، تصوف اور اخلاق، سیر و سوانح کے علاوہ سماجیات، معاشیات، سیاسیات اور دورِ جدید

کی اسلامی تحریکیں جیسے موضوعات پر مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔ عربی کے بعض اہم مضامین کے ترجموں کی اشاعت بھی ہوئی ہے۔ ان سب کا تعلق اسلامیات ہی سے رہا ہے اور ان کے ذریعہ اسلام کے کسی نہ کسی پہلو کی تشریح و توضیح کی کوشش ہوئی ہے۔ 'تحقیقات اسلامی' میں موصول ہونے والی تصنیفات پر مختصر اور بعض اوقات طویل تبصرے بھی شائع ہوئے ہیں۔

'تحقیقات اسلامی' کے مقالات بالعموم مبسوط ہوتے ہیں۔ بعض مقالات قسط وار بھی شائع ہوئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اللہ کا شکر ہے کہ اس کے دامن میں اب تک ۴۹۷ مقالات اور ۵۲ تراجم نے جگہ پائی ہے۔ مقالہ نگار حضرات کی تعداد ۱۷۱ ہے اور مترجمین ۲۵ ہیں۔

ان مقالات کی اہمیت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ ان میں سے کئی ایک بعد میں کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں اور بعض مقالات وہ بھی ہیں جو مستقل کتابوں کے ابواب ہیں جنھیں مقالہ نگاروں نے تحقیقات میں اشاعت کے بعد اپنی تصنیفات میں شامل کیا ہے۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کے کارکنوں کی تصنیفات کے مختلف مباحث تحقیقات میں پہلے شائع ہوتے رہے ہیں۔ پھر ان تصنیفات کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ ان کے علاوہ جن مقالہ نگاروں کے مقالے ان کی مستقل تصانیف میں شامل ہیں یا الگ سے چھپے ہیں ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جا رہا ہے۔

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی	-	عہدِ نبوی کا نظامِ حکومت
,,	-	غزواتِ نبوی کی اقتصادی جہات
,,	-	رسول اکرم ﷺ اور خواتین
پروفیسر عبدالمغنی	-	قرآن کا تصورِ جنس
,,	-	قرآن کا فلسفۂ تاریخ
,,	-	قرآن مجید کا ادبی اعجاز
,,	-	قرآن کا نظریۂ کائنات
ڈاکٹر عبدالحق انصاری	-	تصوف اور شریعت

پروفیسر کبیر احمد جائسی	- ایران کی چند قدیم فارسی تفسیریں
ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی	- سلاطینِ دہلی اور شریعت اسلامیہ۔ ایک مختصر جائزہ
,,	- اسلامی قوانین کی ترویج وتنفیذ عہدِ فیروز شاہی میں
ڈاکٹر اوصاف احمد	- اسلامی معاشیات اور بینک کاری
ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی	- اسلامی معاشیات
ڈاکٹر محمد سعود عالم قاسمی	- مطالعۂ تفاسیرِ قرآن
ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی	- قرآن مبین کے ادبی اسالیب
,,	- جدید ترکی میں اسلامی بیداری
ڈاکٹر ظفر احمد صدیقی	- علمی مقالات
ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی	- عربی اسلامی علوم اور مستشرقین
ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی	- دار المصنفین کی علمی خدمات
,,	- تذکرۃ القراء

'تحقیقاتِ اسلامی' کا یہ خاص شمارہ ہے۔ اس کی ضخامت عام شماروں سے زیادہ ہے۔ اس میں ادارۂ تحقیق اور تحقیقات اسلامی کی تاریخ، اس کی خدمات اور ان کے متعلق اہلِ علم و دانش کے تاثرات بیان ہوئے ہیں۔ اس شمارہ کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں 'تحقیقات اسلامی' کے پچیس(۲۵) سال کا اشاریہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ اشاریہ برادرم ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے۔ وہ اس سے پہلے اس کے سولہ سال کا اشاریہ مرتب کر چکے ہیں، جو شائع ہو چکا ہے۔ اشاریہ سازی یا فہرست سازی کا فن آج بہت ترقی کر چکا ہے لیکن بالکل نیا نہیں ہے۔ صدیوں پہلے سے اسلامی تاریخ اس سے آشنا رہی ہے۔ اس مناسبت سے عربی میں فہرست سازی پر جو کام ہوا ہے اس پر ایک مفصل مضمون اس میں پیش ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اہم اردو رسائل و جرائد کے جو اشاریے شائع ہوئے ہیں ان کا تعارف بھی اس میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو قبول فرمائے، دین وملت کے لیے مفید سے مفید تر بنائے اور مزید کی توفیق عنایت فرمائے۔

فہرست سازی پر عربی زبان میں مسلمانوں کی خدمات
ایک تاریخی جائزہ

ڈاکٹر جمشید احمد ندوی

تصنیف وتالیف اور ترجمہ کے لحاظ سے عباسی دور کو اسلامی تاریخ کا عہدِ زرّیں قرار دیا جاتا ہے۔ عہد اسلامی وعہد اموی میں جن اسلامی علوم وفنون کا آغاز ہوا اس عہد میں نہ صرف یہ کہ ان کا ارتقا ہوا، بلکہ بعض ایسے علوم وفنون وجود میں آئے جن کو متعارف کرانے کا اعزاز مسلمانوں کو حاصل ہے۔ ان میں ایک فن فہرست سازی بھی ہے۔

فہرست سازی کی ابتدائی کڑیاں تیسری صدی سے ہی دستیاب ہونے لگتی ہیں اور چوتھی صدی میں یہ فن ارتقاء کے مراحل طے کر لیتا ہے کہ کئی ایک فہرست کتب مرتب کر دی جاتی ہیں، مثلاً فارابی کی احصاء العلوم اور خوارزمی کی مفاتیح العلوم وغیرہ۔

اسی صدی میں ابن ندیم کی شخصیت منظر عام پر آتی ہے جس نے اپنے پیش روؤں کے فراہم کردہ سرمایہ اور وراقی کے پیشے سے وابستگی اور کتب سے دلچسپی کے نتیجے میں ایک معرکہ آرا کتاب ''الفہرست'' مرتب کی جو اس فن میں لکھی جانے والی کتب میں سنگ میل اور شاہ کار کا درجہ رکھتی ہے۔

ابن ندیم کے بعد فہرست سازی کے فن نے دیگر علوم کی طرح ترقی نہیں کی۔ بعد کی صدیوں میں طوسی کی الفہرست، ابن خیر اشبیلی کی فہرست کتب، فخر الدین رازی کی حدائق الانوار، قطب الدین شیرازی کی درۃ التاج، طاش کبریٰ زادہ کی مفتاح السعادۃ، ملا لطفی کی المطالب الالٰہیۃ، محمد امین بن صدر الدین شروانی کی الفوائد الخاقانیۃ اور ان جیسی چند ایک تصانیف کا ذکر ضرور ملتا ہے، لیکن یہ کتابیں ابن ندیم کی الفہرست کی طرح جامع

نہیں ہیں، مثلاً طوسی کی کتاب شیعی علماء کی کتب پر مشتمل ہے اور ابن خیر اشبیلی کی کتاب اندلس کے علمی سرمایہ کو سامنے لاتی ہے۔ تاہم اس میں کہیں کہیں مشرقی علوم وفنون کے سلسلہ کا کچھ نہ کچھ مواد بھی مل جاتا ہے۔

ابن ندیم کے بعد فن فہرست سازی میں دوسری اہم شخصیت حاجی خلیفہ کاتب چلپی کی منظر عام پر آتی ہے جو اس فن کے ناتواں جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے۔ وہ مسلسل کئی سالوں کی محنت کے بعد کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون جیسی بے مثال کتاب مرتب کرنے میں کامیاب ہوئے۔ یہ کتاب اس قدر مشہور ومعروف ہوئی کہ اس کے متعدد ذیول اور تکملے لکھے گئے اور آج تک یہ کتاب محققین کے لیے ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔

عصر جدید میں فہرست سازی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ گر ہے اور مختلف جہات سے فہرست کتب مرتب کی جانے لگی ہیں، خصوصاً پوری دنیا میں بکھرے ہوئے مخطوطات کی فہارس مرتب کرنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے جو ہنوز جاری ہے۔ ان تمام فہارس مخطوطات کا مختصر سا تعارف بھی ایک ضخیم کتاب کا تقاضا کرتا ہے۔

فہرست سازی سے متعلق جو سرمایہ کتب موجود ہے وہ حسب ذیل طریقوں سے ترتیب دیا گیا ہے:

۱- عمومی فہرست کتب جیسے ابن ندیم کی الفہرست اور کشف الظنون وغیرہ۔

۲- خصوصی فہرست کتب یعنی کسی ایک مصنف کی تمام کتب کی فہرست، جیسے مؤلفات الغزالی، مؤلفات ابن الجوزی، مؤلفات ابن خلدون، اسماء مؤلفات ابن تیمیہ وغیرہ۔

۳- کسی لائبریری میں موجود عربی کتب کی فہرست، جیسے بغداد یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری کی فہرست۔

۴- کسی ملک سے شائع ہونے والی عربی کتب کی فہرست، جیسے سلسلہ ''النشرۃ المصریۃ للمطبوعات''۔

۵- کسی ملک کے کسی خاص ادارہ کی جانب سے شائع کی جانے والی کتب کی فہرست جیسے وزارۃ الاشاد سے شائع ہونے والی کتب کی فہرست۔

۶- کسی خاص فرقہ کے علماء وادباء کی فہرست کتب، جیسے الذریعۃ إلی تصانیف الشیعۃ

۷- کسی مقام کے متعلق لکھی جانے والی کتب کی فہرست، جیسے جمہرۃ المراجع البغدادیۃ۔

۸- کسی خاص موضوع پر مرتب کی جانے والی فہرست، جیسے مصادر التراث العسکری، مصادر التراث العربی وغیرہ۔

۹- کسی یونیورسٹی کے اساتذہ کے آثار علمیہ پر محیط کتاب، جیسے الآثار العلمیۃ لاعضاء ہیئۃ التدریس بجامعۃ القاہرۃ۔

مزید تلاش وجستجو کے بعد مذکورہ بالا تقسیم کی تعداد میں کچھ اور بھی اضافے ہو سکتے ہیں۔

فن فہرست سازی میں عربی کے علاوہ دیگر زبانوں میں بھی سرمایہ منظر عام پر آچکا ہے، لیکن ان کا استیعاب مکمل کتاب کا متقاضی ہے۔ اس وقت صرف عربی کتب کا مطالعہ پیش نظر ہے۔

درج ذیل سطور میں اس فن کی چند اہم عربی کتب کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

۱- الفہرست از ابن ندیم، مطبع الاستقامۃ، قاہرہ، ب-ت، ص ۵۲۱+ فہرست موضوعات وفہرست اعلام وغیرہ۔

ابن الندیم کو فن فہرست سازی کا امام کہا جاتا ہے، اس لیے کہ اس نے پہلی مرتبہ سائنٹفک انداز پر کتب کی فہرست مرتب کی۔ فہرست سازی کی ابتدا فارابی (م ۳۳۹ھ) کی احصاء العلوم اور خوارزمی (م ۳۸۷ھ) کی مفاتیح العلوم سے ہو چکی تھی، تاہم انھیں وہ قبول عام اور شہرت دوام نہ حاصل ہو سکی جو ابن ندیم کی الفہرست کو حاصل ہوئی۔ اس کی غالباً وجہ یہ ہے کہ اول الذکر دونوں کتابوں میں کتب کی فہرست سے زیادہ علوم کی تقسیم پر زور دیا گیا ہے اور موضوعات کے لحاظ سے کتابوں اور ان کے مولفین کے نام شمار کر دینے پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کتابوں کے موضوعات کی تعیین اور مولفین کی سیرت وشخصیت سے کوئی بحث نہیں کی گئی ہے، جب کہ ابن الندیم نے ان تمام امور سے تعرض کیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ الفہرست اس موضوع پر پہلی باقاعدہ کتاب ہے اور فن فہرست سازی میں اسے اولیت کا درجہ حاصل ہے (الندیم اور اس کی کتاب الفہرست، تلخیص وترجمہ محمد عارف

عمری، معارف اعظم گڑھ، اپریل ۱۹۸۶ء، ص ۳۰۳)

ابن الندیم کی الفہرست گویا تیسری صدی میں مرتب کی جانے والی کتابیات کی جامع یا فہرس الفہارس ہے۔ اس دور میں فہرس الفہارس کی اصطلاح ایجاد نہیں ہوئی تھی، اس لیے ابن ندیم نے اس وسیع مفہوم کو حسب ذیل الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے، **فهذا فهرست كتب جميع الامم من العرب والعجم** .....ظاہر ہے کہ ان کا احاطہ کتابیات کے بغیر کیسے ممکن تھا۔ غالباً اسی جامعیت کی وجہ سے ابن ندیم نے اس کتاب کا نام سیبویہ کی الکتاب کی طرح الفہرست رکھا جو اس امر کا غماز ہے کہ یہ کتاب الفہرست علم کتابیات کی جملہ مروجہ معلومات و مدونہ کتابیات کو حاوی ہے۔ (تیسری چوتھی صدی ہجری میں مرکز اسلام بغداد میں کتابیاتی سرگرمیاں از محمد عبدالحلیم چشتی، معارف اعظم گڑھ، جون ۱۹۸۲ء، ص ۴۳۰)

ابن ندیم نے اپنے مقدمہ میں لکھا ہے کہ یہ کتاب ۳۷۷ھ تک لکھی جانے والی کتب کے تذکرہ پر مشتمل ہے، تاہم بعض اشخاص کے متعلق انھوں نے جو معلومات فراہم کی ہیں وہ ۳۷۷ھ کے بعد کی ہیں۔ اس فرق کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ انھوں نے ۳۷۷ھ میں اپنا پہلا مسودہ تیار کیا ہو اور مختلف بیاضیں چھوڑ دی ہوں، جن کی تکمیل وہ آخر عمر تک کرتے رہے، یا ان بیاضوں کی تکمیل ان کے شاگردوں نے بعد میں کر دی ہو، جیسا کہ اس زمانہ میں ایک عام دستور تھا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے۔ عمر دقاق: مصادر التراث العربی، المکتبۃ العربیۃ، حلب ۱۹۶۸ء، ص ۱۹۲)

یہ کتاب حسب ذیل دس مقالوں پر مشتمل ہے، ہر مقالہ میں کئی فصلیں ہیں۔ ان میں سے ہر فصل کو مرتب نے ''فن'' کا نام دیا ہے۔

۱- پہلا مقالہ تمہیدی ہے جو حسب ذیل تین فصول پر مشتمل ہے:

فصل اول: عرب و عجم کی لغات کے اوصاف، ان کے اقلام کے خصائص، خطوط کی قسمیں اور حروف کے اشکال۔

فصل ثانی: سماوی کتب کے اسماء۔

فصل ثالث: قرآن اور اس کے علوم میں مرتب کی جانے والی کتب، قراء کے حالات زندگی، ان کے رواۃ کے اسماء اور ان کی شاذ قراءتیں۔

اس کے بعد حسب ذیل فنون کے ماہرین کے حالات اور ان کی تصنیفات کا ذکر ہے:

۲- نحو اور لغت کے ماہرین۔

۳- اخبار، آداب، سیر و انساب: اصحاب سیرت، مورخین، ماہرین انساب، بادشاہوں، سکریٹریز (کاتبین)، انشا پرداز، عاملین خراج اور اصحاب دفاتر، بادشاہوں کے ندیم، مصاحب، مغنیین، مضحکین (ہنسانے والے) وغیرہ۔

۴- شعر و شاعری اور شعراء: جاہلی شعراء، مخضرمین، اسلامی شعراء اور شعراء محدثین تا عصر مصنف۔

۵- کلام اور متکلمین: علم کلام کی ابتداء، معتزلہ و مرجئہ، شیعی، امامی، زیدی اور دیگر غالی مذاہب، اسماعیلی فرقہ، جبریہ و حشویہ، خوارج۔ اسی ذیل میں سیاحین، زاہدین، عابدین، صوفیاء اور خطرات و وساوس پر کلام کرنے والوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

۶- فقہ، فقہاء اور محدثین: امام مالک، امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام شافعی، امام داؤد ظاہری، شیعی فقہاء اور ان سب کے اصحاب و تلامذہ۔ فقہاء محدثین اور محدثین، ابوجعفر طبری وغیرہ۔

۷- فلسفہ اور قدیم علوم: فلاسفہ و اہل منطق، اصحاب تعلیم، مہندسین، (ریاضی، موسیقی، علم نجوم، طب، قدیم و جدید اطباء)

۸- اسماء، خرافات: سحر، تصویر کشی اور دیگر خرافات۔

۹- مذاہب اور اعتقادات: صابئہ، مزدکیہ، جین مذہب۔

۱۰- کیمیا گر اور جدید و قدیم صنعت گر فلاسفہ۔

مذکورہ بالا مقالات کے عناوین سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن الندیم نے زیادہ سے زیادہ علوم و فنون کے موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان مقالات میں متعلقہ فنون کی اہم کتب و تصانیف اور ان کے مصنفین کے احوال بیان کیے گئے ہیں۔ متعدد کتب کی تدوین و

ترتیب کے طریقہ کار کی نشان دہی بھی کی گئی ہے اور ان کے خصائص کو اجاگر کیا گیا ہے۔

ابن ندیم کی الفہرست متعدد خصوصیات کی حامل ہے، جن میں ایک یہ ہے کہ وہ ان مصادر کا بھی ذکر کرتے ہیں جہاں سے انھوں نے کتاب یا مصنف کے حالات اخذ کیے تھے۔ دوسری خصوصیت یہ قرار دی جاسکتی ہے کہ اس میں فن کتابیات کے اعتبار سے اسلام کی پہلی چار صدیوں کے علوم وادبیات کی فہرست مل جاتی ہے، جب کہ دیگر معاصر مآخذ میں سوانح نگاری کا اسلوب پایا جاتا ہے۔ (الفہرست کے خصائص کے لیے دیکھیے: مصادر التراث العربی، دائرۃ المعارف الاسلامیۃ، لاہور ۱۹۸۹ء، جلد ۲۲، مقالہ الندیم، عارف عمری اور عبدالحلیم چشتی کے مضامین۔ معارف اعظم گڑھ)۔

۲- کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون از مصطفیٰ بن عبداللہ، معروف بہ حاجی خلیفہ و کاتب چلپی۔ تصحیح محمد شرف الدین بالتقاء با و رفعت بیلگہ کلیسی، وکانہ المعارف الجلیلۃ فی مطبعۃ البہیۃ، ۱۹۴۱ء/ ۱۳۶۰ھ، جلد اول، ص ۹۴۰+ ۶ (تصحیح الاخطاء) + ۴۸ (فلوغل و دیگر حضرات کے مقدمات) جلد دوم ص ۹۴۵ تا ۲۰۵۶۔

کشف الظنون حاجی خلیفہ کی بیس سالہ جہدِ مسلسل کا نتیجہ ہے۔ اس کتاب میں مرتب نے تقریباً ساڑھے نو ہزار مصنفین کی پندرہ ہزار کتب کا احاطہ کیا ہے اور تقریباً تین سو فنون کا تعارف کرایا ہے۔

مرتب نے اولین مسودہ تیار ہونے پر اسے اہلِ علم کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اسے پسند کیا اور اس کی تبییض کا مشورہ دیا، لیکن ابھی وہ حرف دال کے مادہ ''دروس'' تک ہی پہنچے تھے کہ داعیٔ اجل کو لبیک کہہ دیا۔ ان کے ادھورے کام کی تکمیل ان کے شاگرد کے شاگرد جار اللہ ولی الدین آفندی نے کی۔ مصنف کے ہاتھ کا لکھا ہوا مسودہ و مبیضہ دونوں روان کوشکی لائبریری میں محفوظ ہے۔ بہ قول آفندی ان کے متروکہ مسودہ کی تکمیل چھ افراد نے مل کر کی تھی، لیکن وہ مصنف کا مطلوبہ معیار برقرار نہ رکھ سکے، لہٰذا انھوں نے اس کی ترتیب نو و تکمیل کا بیڑہ اٹھایا۔

کتاب کے مسودہ سے فقہ اور اس فن میں لکھی جانے والی کتب کے اسماء ایک

زمانہ تک مفقود تھے، جو اتفاقی طور پر مصحح کو علامہ اسماعیل صائب سحر کے خزانۂ کتب سے مل گئے۔ لہٰذا انھیں بھی ان کے اصل مقام پر شامل کر دیا گیا۔ اس سے قبل اس کے اولین ایڈیشن میں فلوغل (Guslvus Flugal) نے مفتاح السعادۃ سے مادہ علم الفقہ کی بعینہٖ عبارت نقل کر کے شاملِ کتاب کی تھی۔ یہ سلسلہ مصری ایڈیشن اور استنبولی ایڈیشن تک چلتا رہا، لیکن موجودہ ایڈیشن میں یہ خامی دور ہو گئی ہے۔

حاجی خلیفہ نے اپنے مقدمہ میں وجہ تالیف اور طریقۂ کار پر روشنی ڈالی ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے حسب ذیل امور سامنے آتے ہیں۔

۱- یہ کتاب مصنف کے مقدمہ، چند ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں علوم کے احوال، چند ابواب و فصول کے تحت بیان ہوئے ہیں۔

کتاب حسب ذیل ابواب پر منقسم ہے:

۱-علم کی تعریف اور اس کی تقسیم۔ یہ باب چند فصول پر مشتمل ہے۔

۲-علوم کا ارتقاء اور اس فن پر لکھی جانے والی کتب۔ یہ باب بھی چند فصول پر محیط ہے۔

۳-مؤلفین و مؤلفات: اس باب میں تین ترشیحات ہیں۔

۴-ابواب علم سے متعلق چند متفرق فوائد۔ یہ باب متعدد مناظر و فتوحات پر مشتمل ہے۔

۵-لواحق مقدمہ کے فوائد۔ یہ ۷ مطالب پر مشتمل ہے۔

خاتمہ میں کتاب کی اہمیت کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

۲- کتاب کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ اسماء میں تیسرے چوتھے نام تک حروف تہجی کی رعایت کی گئی ہے۔

۳- شروح کا ذکر اصل کتاب کے ضمن میں کیا گیا ہے۔ اس کا فائدہ تو یہ ہے کہ زیر تذکرہ کتاب کی تمام شرحیں/مختصرات/حواشی وغیرہ ایک نظر میں سامنے آ جاتے ہیں، لیکن اس کی خامی یہ ہے کہ اگر اصل کتاب کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی شروح وغیرہ کا اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۴- عام طور سے کتاب کے بعد مصنف کا ذکر کرنے سے قبل فن/علم کی وضاحت کرتے ہیں، مثلاً الابانۃ فی فقہ الشافعی للشیخ الامام أبی القاسم عبدالرحمٰن بن محمد تورانی۔

۵- کتاب کے حجم کی وضاحت، مثلاً اخبار الدول وتذکار الاول وھو تاریخ مختصر مسجع۔

۶- کتاب کے ابواب کی وضاحت، مثلاً الابانۃ کے بارے میں یہ وضاحت کی ہے کہ وہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب کا بھی ذکر کیا ہے۔ اخبار الدول وآثار الاول کے متعلق لکھتے ہیں: وھو مجلد علی مقدمة وخمسة و خمسین با باً۔

۷- مصنف کی وفات کا عام طور پر ذکر۔

۸- اس کتاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ زیر تذکرہ کتاب کے ابتدائی کلمات بھی نقل کر دیے گئے ہیں۔

۹- متعدد کتب کا صرف نام مذکور ہے۔ تفصیلات حتّٰی کہ فن اور مصنف وغیرہ کا بھی ذکر نہیں ہے، مثلاً ابتغاء القربۃ

۱۰- منصف کا نام لیے بغیر صرف فن کی وضاحت، مثلاً ابواب الأدب فی اللغۃ۔

۱۱- علوم کا تعارف: ہر علم کا تعارف حروف تہجی کے اعتبار سے کرایا گیا ہے، مثلاً فقہ کا ذکر حرف فاء کے تحت ہے۔ بسا اوقات علوم کے تحت ہی مشہور کتب کا ذکر بھی ملتا ہے۔

۳- ایضاح المکنون فی ذیل علی کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون از اسماعیل پاشا بغدادی، تصحیح: محمد شرف الدین بالتقایا و رفعت بیلکہ کلیسنی، مطبع بھیۃ، ۱۹۴۳/ ۱۳۶۴ھ۔ جلد اول: ص ۶۲۲ + ۸، جلد دوم ص ۳۲۷+۲۔

فن فہرست سازی کی اہم کتب میں اس کتاب کا شمار ہوتا ہے۔ یہ دراصل کشف الظنون کا ذیل وتکملہ ہے، جس میں کم از کم ۱۳۱۵ھ تک کی تصانیف کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بقول مرتب اس فہرست میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ صاحب کشف الظنون سے جن کتب کے نام چھوٹ گئے تھے یا جن کی تالیف صاحب کشف الظنون کی وفات کے بعد ہوئی تھی، ان کا احاطہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ مولفین کے متعلق کچھ مزید معلومات فراہم کی

گئی ہیں، ان کے ناموں کی تصحیح بھی کی گئی ہے، لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔

مختصر سے مقدمہ کے بعد کتاب میں استعمال ہونے والے رموز کا ذکر کیا گیا ہے، مثلاً صاحب کتاب کے لیے صرف حرف ص استعمال ہوا ہے، لیکن بعض اوقات وہ صاحب کتاب بھی لکھتے ہیں، جیسے للشیخ عبدالغنی النابلسی صاحب ابانۃ النص (۱/۹)۔ اس کے علاوہ دیگر رموز کا تعلق مختلف لائبریریوں سے ہے۔

ایضاح المکنون کی ترتیب اس طرز پر کی گئی ہے کہ پہلے کتاب کا نام باعتبار حروف تہجی درج کیا گیا ہے، پھر مصنف کے بارے میں مختصر سی معلومات درج کی گئی ہیں، اس کے بعد کتاب کے متعلق کچھ معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے حسب ذیل امور سامنے آتے ہیں:

۱- سنہ تالیف کی وضاحت: مثلاً آثار الاول فی ترتیب الدول، فرغ منها سنة ۸۰۷ ثمان وسبعمائة (۱/۱)، ابهى القلائد فى تلخيص انفس الفوائد: فرغ منها سنة ۱۳۱۵ھ۔

۲- سنہ طباعت کی وضاحت: مثلاً آثار العجم: فرغ من تالیفہ وطبعہ ۱۳۱۴ھ (۱/۱)

۳- بسا اوقات مصنف کا ذکر کیے بغیر صرف کتاب کا نام بیان کرتے ہیں، مثلاً آثار السراء فی تاریخ السلاطین والوزراء- من مؤلفات الہند (۱/۱)، سبکیۃ الذہب الابریز فی فہم مقاصد الکتاب العزیز، فی اللغات القرآنیۃ، لواحد من علماء الہند (۲/۴)۔

۴- بعض کتابوں کے موضوع اور فن کی وضاحت: مثلاً آثار العجم، فارسی فی صور الآثار القدیمۃ الموجودۃ فی بلاد العجم وتراجم بعض الرجال والشعراء (۱/۱)، الأخبار السنیۃ فی الحروب الصلیبیۃ، للسید علی الحریری المصری، فی وقائع ۴۹۰ إلی ۶۹۰ (۱/۴۲)

۵- کچھ کتابوں کی زبان کی تعیین: مثلاً آثار المشتاق فی اسرار المشتاق، ترکی (۱/۱) آذر وسمندر، فارسی فی المثویات (۱/۵)

۶- عام طور سے مصنفین کی تاریخ وفات کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کی معلوم نہ ہو سکی ان کے نام کے آگے المتوفی لکھنے کے بعد نقطے (.....) لگا دیتے ہیں۔ مثلاً یوسف بن الحسین الشروانی المتوفی..... (۱/۲) اور کبھی المتوفی..... نہیں لکھتے ہیں، تاہم عام طور پر ایسے مقامات

پر کتاب کے سنہ تالیف کا ذکر کرتے ہیں جس سے مصنف کے عہد کا اندازہ ہو جاتا ہے، مثلاً الآیات البینات فی ثبوت کرامات الاولیاء فی الحیاۃ وبعد الممات: تالیف محمد بن احمد الانصاری المالکی، فرغ منها سنة ۱۰۹۷ھ (۱/۶)۔

۷- کتاب کے ابواب وغیرہ کی وضاحت: مثلاً آداب الارشاد: مرتب علی اربعة و عشرین باباً (۱/۱۱) بغیة الحاسب وبلغة الکاتب، مرتب علی مقدمة و بابین (۱/۸۶)۔

۸- اس فہرست میں کسی کتاب کے شروح وحواشی کو اصل کتاب کے ضمن میں ہی بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سے الف بائی ترتیب تو باقی نہیں رہتی، البتہ اس کی تمام تر شروح وحواشی و مختصرات وغیرہ ایک ہی جگہ مل جاتے ہیں۔ مثلاً آداب البرکوی: شرحها القاضی احمد بن محمد الرومی... وعلی ہذا الشرح حاشیة للقاضی محمد الکفوی... الخ (۲/۱)، الشمسیة کے ضمن میں شرح شمسیة الکاتبی (۲/۵۶)۔ بعض اندراجات شرح کے اصل نام سے الف بائی ترتیب کے ساتھ بھی موجود ہیں، مثلاً أیها الأخ فی شرح ایها الولد (۱/۱۶۱) باہر البرہان فی شرح نادر البیان (۱/۱۶۲)۔

بعض کتابوں کا ذکر الف بائی ترتیب کے اعتبار سے کیا گیا ہے، لیکن اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ ان کا ذکر کہاں ملے گا مثلاً توفیق الرحمٰن بشرح کنز دقائق البیان، یأتی فی حرف الکاف (۱/۳۴۰)، حسن بیان الند ابشرح قطر الندی یأتی فی حرف الکاف (۱/۴۰۳)۔

۹- صاحب کشف الظنون کی طرح مرتب نے بھی متعدد کتب کے اولین الفاظ کا ذکر کیا ہے، مثلاً: التوضیح والتبیین فی شرح العقد الثمین: اولہ الحمد للہ المذکور بکل لسان المعبور (۱/۳۳۹)

۱۰- کتاب کی ضخامت کا ذکر، مثلاً الآداب الشرعیة لمصالح الرعیة فی مجلدین (۱/۳) آداب المعلمین فی خمسة أجزاء (۱/۴) الابتہاج بنور السراج، فی مجلد کبیر (۱/۹)۔

۱۱- احتیاط کے تقاضے پر عمل کرتے ہوئے جن اشخاص کی ولدیت کا علم نہیں ہوتا ان کا نام ذکر کر کے آگے نقطے... لگا دیے ہیں، مثلاً آداب المریدین ونجاة المسترشدین للشیخ عبد القادر بن... (۱/۱۴)

۱۲- مرتب نے عام طور پر وفیات کا ہی ذکر کیا ہے، لیکن کبھی کبھی ولادت و مقام ولادت وسکونت کا بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً محمد بن محمد المبارک الجزائری کے متعلق لکھتے ہیں:

نزیل دمشق، کانت ولادتہ فی بیروت سنۃ ۱۲۶۳ (۱/۱۳)

۱۳- اگر ایک ہی مصنف کی دیگر کتب کا ذکر اسی صفحہ پر یا اس کے ایک دو صفحہ بعد آ رہا ہوتا ہے تو اس کے متعلق پوری معلومات کا ذکر کیے بغیر صرف نام ذکر کرتے ہیں اور اس کے بعد ''المذکور'' یا ایضاً بڑھا دیتے ہیں، مثلاً اتحاف اھل الاسلام ...تالیف أبی الفیض السید مرتضی الزبیدی المذکور (۱/۱۵)، اتحاف الذائق بشرح بیتی الصارق للسید عبد الرحمٰن العیدروسی ایضاً (۱/۱۷)۔

۱۴- بعض اوقات مصنف کے زمانہ کے اختلاف کی نشان دہی کرتے ہیں، مثلاً اثبات الدلیل فی صفات الخلیل - دیوان شعر، لعلاء الدین أبی الحسن علی بن مشرف المارديني کان فی حدود سنۃ ۶۲۰ ...رأیت نسخۃ بخط المصنف مکتوبۃ فی ۸۳۷، وہو فی مدائح الملک الکامل خلیل الایوبی فلیتامل (۱/۲۲-۲۳)

۱۵- کہیں کہیں کتاب کے نام کی تصحیح کی گئی ہے۔ مثلاً احیاء الحج کے متعلق لکھتے ہیں: ذکرہ الکشف فی باب المناسک باخبار الحج والصحیح الاحیاء (۱/۳۷)

کتب فن فہرست نگاری میں ایضاح المکنون اپنے طریقۂ کار کی بنا پر خاص مقام و مرتبہ کی حامل ہے۔ چونکہ یہ کشف الظنون کا ذیل ہے اس لیے اس میں مذکورہ کتاب کے طریقۂ کار کی پیروی کی بھی جھلک جا بجا ملتی ہے۔ کشف الظنون کے متعدد ذیول میں یہ ذیل کافی متداول و مشہور ہے۔

۴- ہدیۃ العارفین اسماء المؤلفین و آثار المصنفین از اسماعیل پاشا بغدادی، مطبع بہیۃ، استنبول، ۱۹۵۱، جلد اول ۸۴۲+۱۶۴ (فہرست مصنفین و أغلاط) جلد دوم ۵۷۴+۱۰۲ (فہرست مصنفین واغلاط)

فن فہرست نگاری میں ہدیۃ العارفین کی نوعیت اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اسے باعتبار مصنفین مرتب کیا گیا ہے کہ ایک مصنف کی کتابیں یکجا کر دی گئی ہیں۔ مرتب نے غالباً اسے کشف الظنون کا ذیل ''ایضاح المکنون'' تیار کرنے کے بعد ترتیب دیا تھا۔

اس دو کالمی کتاب کے ہر کالم کو مستقل صفحہ قرار دیتے ہوئے ہر صفحہ پر متعدد مصنفین

کی کتب کا اندراج کیا گیا ہے، لیکن مقدمہ یا تمہید کے طور پر ایک سطر بھی نہیں لکھی گئی ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے مرتب کا حسب ذیل طریقۂ کار سامنے آتا ہے:

۱- مصنفین کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ ہر حرف کو ایک مستقل باب مانتے ہوئے اس سے شروع ہونے والے تراجم اس حرف کے تحت یکجا کر دیے گئے ہیں۔ آج کل فہرست نگاری میں الف ممدودہ مثلاً آدم سے شروع ہونے والے الفاظ کا سب سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے، لیکن اس کتاب میں مرتب نے اسے صرف الف مانا ہے اور اسی لحاظ سے اسماء کی ترتیب دی ہے۔

۳- مصنفین کو الفبائی ترتیب کے مطابق مرتب کیا گیا ہے، لیکن سرعنوان بالعموم مشہور نام کو بنایا گیا ہے، مثلاً ابوبکر ابراہیم بن رستم الفقیہ الحنفی یعرف بالمروزی کا ترجمہ حرف الف کے تحت ہی بیان کیا گیا ہے، لیکن ابتداء میں المروزی لکھا گیا ہے (۲/۱)۔ اس کی دوسری خامی یہ ہے کہ صرف نام کے اولین حصہ میں الفبائی ترتیب کا خیال کیا گیا ہے، لیکن اس کے بعد کے اسماء یعنی باپ دادا کے نام میں حروف تہجی کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔ اس سے یہ مشکل پیش آتی ہے کہ جو بہت مشہور نام ہیں ان میں سے کسی مخصوص نام کو تلاش کرنے کے لیے اس نام کے تحت ذکر کیے جانے والے تمام ناموں کو دیکھنا پڑتا ہے، مثلاً ابراہیم بن محمد بغدادی کے بعد بالترتیب ابراہیم بن رستم اور ابراہیم بن خالد کا ذکر ہے۔

۴- مصنفین کی تاریخ وفات کا ذکر عام طور پر کرتے ہیں، تاہم کچھ افراد کی تاریخ وفات مذکور نہیں ہے، غالباً اس کی وجہ یہ رہی ہے کہ وہ معلوم و متعین نہیں ہے۔ ایسے مواقع پر مرتب نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ ان کی کسی کتاب کا سنہ تالیف وغیرہ ذکر کر دیں کہ کم از کم ان کے عہد کی تعیین ہو سکے، مثلاً عبدالمتعال بن عبدالمالک البوتیجی المالکی کا سن وفات مذکور نہیں ہے، لیکن ان کی کتاب قلائد الدرر کا سنہ تالیف ۱۰۶۵ بتا کر ان کے عہد کی تحدید کر دی ہے۔

۵- مصنفین کے اسماء باعتبار وفیات نقل کیے گئے ہیں۔ اسی وجہ سے بعد کے ناموں میں الفبائی ترتیب برقرار نہ رہ سکی۔

۶- بسا اوقات کتاب کے موضوع کی وضاحت کرتے ہیں۔ مثلاً نکات الأسرار فی التصوف (۱/۱) النوادر فی الفقہ (۲/۱) راحۃ الانسان فی الطب (۲/۱)۔

۷- بعض مصنفین کے تراجم جہاں سے لیے گئے ہیں اس کی وضاحت قوسین میں کی گئی ہے، مثلاً ابواسحٰق ابراہیم بن محمد الفرازی کے آگے (من معجم البلدان) اور ابوثور بغدادی کے بعد (من وفیات الاعیان) لکھا ہے (۲/۱، ۳)

۸- عام طور سے صرف کتاب کا نام مذکور ہوتا ہے، تاہم کبھی کبھی اس کی ضخامت کا بھی ذکر ملتا ہے، جیسے مجالس الفقہاء نحو اربعماۃ ورقۃ (۶/۱) کتاب عشرۃ النساء فی مجلدات (۵۱۵/۱)۔

۹- بعض اوقات کتاب سے متعلق بعض اضافی معلومات بھی درج ہوتی ہیں۔ مثلاً راحۃ الانسان کے بارے میں لکھتے ہیں صنفہ للخلیفۃ مأمون العباسی۔ (۲/۱)

۱۰- عموماً مصنف کی کتابوں کے نام کی صراحت کرتے ہیں، کبھی کبھی صرف اس پر اکتفا کرتے ہیں کہ وہ ایک یا چند کتابوں کے مصنف ہیں، مثلاً عبدالرحمٰن بن محمد داودی کے ترجمہ میں لکھا ہے: قال صاحب فوات الوفیات لہ تصانیف (۵۱۷/۱)۔

۱۱- جن کتابوں کے ناموں کے بارے میں مرتب کو شک ہوتا ہے وہ اسے ''کذا'' کے ذریعہ واضح کرتے ہیں، مثلاً عبدالرحمٰن بن محمد اندلسی کی بعض کتابوں کے آگے کذا لکھا ہے، جیسے کتاب المغیث کذا، کتاب الوساد کذا (۵۱۷/۱)۔

۱۲- کہیں کہیں سنہ تصنیف کی وضاحت بھی ملتی ہے۔ مثلاً عبدالمتعال بن عبدالملک کی کتاب قلائد الدر والجوہر کے متعلق لکھتے ہیں: فرغ منہا فی جمادی الاولی من سنۃ ۱۰۶۵ (۶۱۹/۱)، محمد بن احمد منفلوطی کی الدرر البہیۃ کے متعلق لکھتے ہیں: فرغ منہا سنۃ ۱۱۶۳ (۳۲۷/۲)۔

۱۳- بعض کتب کے بارے میں یہ اطلاع فراہم کرتے ہیں کہ وہ کہاں موجود ہے، مثلاً عبدالمجید بن اسماعیل ہروی کی کتاب الإشراف علی غوامض الحکومات کے متعلق لکھتے ہیں: موجود فی دار الکتب یکی جامع (۶۱۹/۱)۔

۱۴- جس مصنف کے والد کا نام معلوم نہ ہوسکا وہاں اس طرح نقطے ... لگا دیتے ہیں مثلاً عبدالمجید بن ... القریمی الرومی (۶۲۰/۱) منعم خاں بن ... المرادآبادی الحنفی (۴۷۶/۲)۔

۱۵- بعض مصنفین کے تراجم خاصے طویل ہیں۔ کندی کا ترجمہ غالباً سب سے طویل اور واحد ترجمہ ہے جس کی تصانیف کا ذکر فن وار کیا گیا ہے، لیکن ان میں حروف تہجی کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔

۱۶- بعض کتابوں کے مطبوع ہونے/ مقام اشاعت کا ذکر کرتے ہیں، مثلاً الحدائق الوردیۃ ...فی مجلد مطبوع (۱/ ۶۲۱) الحکایات السنیۃ والآ شعار المرضیۃ مطبوع مصر (۱/ ۶۲۱)۔

۱۷- بعض اسماء کا صحیح تلفظ/ ضبط بھی بیان کرتے ہیں، مثلاً الخوی کے بعد قوسین میں ہے: بضم الخاء المعجمۃ وفتح الواو وتشدید ہا والیاء المثناۃ (۲/ ۱۳۷) البکندی کا ضبط قوسین میں یوں لکھا ہے: بکسر الباء الموحدۃ وفتح الکاف وسکون النون، بلدۃ بین بخاری وجیحون (۲/ ۵۱۵)۔

۱۸- بعض مصنفین کی تاریخ پیدائش و وفات دونوں نقل کرتے ہیں، مثلاً محمد بن احمد وائلی، محمد بن احمد قسطلانی (۲/ ۱۳۵) ابن ابی اسحاق (۲/ ۳۲۹) اور نواب صدیق حسن خاں (۲/ ۳۸۸) وغیرہ کی تاریخ پیدائش ووفات دونوں نقل کی ہے۔

۱۹- ہر جلد کے آخر میں مصنفین کی فہرست حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے، ساتھ ہی اس بات کا اہتمام بھی کیا گیا ہے کہ مصنف کے نام سے پہلے جو لقب/ کنیت/ عرفیت وغیرہ کا ذکر متن میں موجود ہے اسے بھی نقل کر دیا جائے۔

اسماعیل پاشا بغدادی کی اس فہرست کتب کی ایک انفرادیت اس کا باعتبار مصنف ہونا بھی ہے۔ مرتب نے غالباً یہ طریقۂ کار اس لیے اختیار کیا ہے کہ ہر مصنف کی کتابیں ایک نظر میں سامنے آجاتی ہیں اور ہر تصنیف کے لیے بار بار اوراق نہیں پلٹنے پڑتے۔ یہ کتاب بھی کم از کم چودھویں صدی کے ربع اول تک کے مصنفین اور ان کے علمی سرمایہ پر محیط ہے کہ اس میں نواب صدیق حسن خاں کی کتب کا ذکر بھی ملتا ہے۔

ایک سوال یہ ہوسکتا ہے کہ اس کتاب میں اور دیگر تراجم کے درمیان کیا فرق ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ تراجم پر مشتمل کتب میں شخصیت کی سوانح اور حالات زندگی بیان کرنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور ضمناً اس کی تصانیف کا ذکر بھی کر دیا جاتا ہے، لیکن ہدیۃ العارفین میں مصنف کے بارے میں کم لکھا گیا ہے اور کتب کے بارے میں زیادہ سے زیادہ

معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

۵- مجامیع الکتب العربیۃ الموجودۃ فی المکتبۃ المرکزیۃ ۱۹۵۹-۱۹۶۴ (فہرس موضوعی) جامعۃ بغداد، جلد اول: ۱-۱۲۹ (۱۹۶۴) جلد دوم: ۱۳۰-۲۹۹ (۱۹۶۵)۔

یہ فہرست کس نے مرتب کی ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے، تاہم دونوں جلدوں کے شروع میں لائبریرین ڈاکٹر ہشام الشواف کا مختصر سا مقدمہ ہے جس میں اس کی اشاعت پر خوشی کا اظہار کیا گیا ہے اور اسے قائین کے لیے مفید بتایا گیا ہے۔ ساتھ ہی اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ لائبریری کی فہرست سال بہ سال شائع کی جائے گی اور اس بات کی امید ظاہر کی گئی ہے کہ یہ عمل دوسری لائبریریوں کے لیے نمونہ ہوگا کہ وہ بھی اپنی اپنی فہرست تیار کریں۔

یہ فہرست ڈیوی کے اصول پر مرتب کی گئی ہے کہ اسے فن وار تقسیم کیا گیا ہے۔ فہرست کے شروع میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ کس فن کا نمبر کتنا ہے۔

مرتب نے اس فہرست کو لائبریری سائنس کے اصول پر مرتب کیا ہے، لہٰذا اس میں فن وار تقسیم کے علاوہ کسی قسم کی ترتیب نہیں پائی جاتی ہے۔

مرتب نے اس فہرست میں سب سے پہلے ایکسیشن نمبر (Acc. No) بیان کیا ہے، اس کے بعد بالترتیب مصنف/ مولف، کتاب کا نام (اگر ترجمہ ہے تو مترجم کی وضاحت) مقام اشاعت، ناشر، سن اشاعت، صفحات کی تعداد کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی کتاب زیر اکس ہے تو آخر میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

یہ فہرست بڑی تقطیع پر ٹائپ شدہ ہے۔ عام طور سے ہر صفحہ پر ۱۱-۱۳ کتابوں کا اندراج ہے۔ لہٰذا اگر ہر صفحہ کا اوسط ۱۲ کتابیں مان لیا جائے تو یہ فہرست ۳۵۸۸ صفحات پر مشتمل ہو جائے گی۔

اس کتاب کی افادیت صرف اتنی ہے کہ مختلف فنون کی کتابوں کے متعلق بنیادی معلومات فراہم ہو جاتی ہیں، لیکن چوں کہ کسی قسم کی کوئی ترتیب نہیں پائی جاتی ہے اس لیے کسی مخصوص کتاب کی تلاش میں دشواری پیش آتی ہے۔ اس کتاب کا تذکرہ مضمون میں

صرف اس لیے کیا گیا ہے کہ اس سے مکتبات اور لائبریروں کی فہرست سازی کی نمائندگی ہوتی ہے۔

۶- الخزائن السنیۃ من مشاہیر الکتب الفقہیۃ لأئمتنا الفقہاء الشافعیۃ از عبد القادر بن عبد المطلب انڈونیشی۔ دار مصر، قاہرہ ب ت، صفحات ۲+۳۶

فقہاء شافعیہ کی کتب پر مشتمل یہ مختصر سا رسالہ ہے۔ اس میں دراصل ان کتابوں کی فہرست مرتب کی گئی ہے جن کا ذکر بار بار مصادر میں آتا ہے۔

مرتب نے اپنے مختصر سے مقدمہ میں وجہ تالیف اور کتاب کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ رسالہ حروف معجم کے اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ یعنی کسی حرف کو عنوان بنا کر اس سے شروع ہونے والی کتب کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن اس حرف سے شروع ہونے والی کتب کے مابین مکمل طور پر حروف تہجی کا اعتبار نہیں کیا گیا ہے، بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ کسی حرف سے شروع ہونے والی کتب کو بغیر کسی ترتیب کے یکجا کر دیا گیا ہے۔ تاہم اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ اگر ایک ہی مولف کی کئی کتابوں کا نام کسی ایک ہی حرف سے شروع ہو رہا ہے تو انھیں یکجا کر دیا جائے، مثلاً امام نووی کی تین کتابیں ایک ساتھ ذکر کی گئیں ہیں جو حرف تاء سے شروع ہو رہی ہیں۔ (ص ۶)

یہ فہرست تین کالم پر مشتمل ہے۔

۱- کتابوں کے نام ۲- مولفین کے نام ۳- مولفین کے انساب

انساب کو مستقل کالم میں ذکر کرنے کی بظاہر کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ اس کا ذکر مولفین والے کالم میں بھی کیا جا سکتا تھا۔

بعض کتب کے اسماء پر حاشیہ لکھا گیا ہے کہ مصادر میں اگر مطلق اس کتاب کا ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی ہوگی نہ کہ دوسری جو اس نام جیسی ہے مثلاً التبصرۃ از ابو محمد عبد اللہ بن یوسف پر حاشیہ لگایا گیا ہے: ہو المراد حیث أطلق التبصرۃ۔ (ص ۵)

أسماء کتب کی فہرست صرف ۲۵ صفحہ پر مشتمل ہے۔ باقی ماندہ صفحات میں مدینہ کے تابعی فقہاء سبعہ، مجددین امت، محدثین اور دیگر اکابر علماء کے نام وغیرہ ذکر کیے ہیں۔

یہ مختصر سا رسالہ اس اعتبار سے مفید ہے کہ اس کے مطالعہ سے شوافع فقہاء اور ان کی تصانیف کا ایک مجموعی خاکہ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔

۷- مولفات ابن الجوزی از عبد الحمید علوچی، وزارۃ الثقافۃ والارشاد، شرکۃ دار الجمہوریۃ للنشر والطبع، بغداد، ۱۹۶۵ء/ ۱۳۸۵ھ، صفحات ۲۹۰۔

اس کتاب میں مرتب نے امام ابن جوزی کی تمام تصانیف کا احاطہ کیا ہے۔ کتابوں کی فہرست بیان کرنے سے قبل امام ابن الجوزی کی مختصر سوانح (۶-۸) ان کی کتب کے مخطوطات کی طرف رہنمائی کرنے والی مختلف فہارس مخطوطات (۹-۱۳) اور مولفات ابن الجوزی کے مآخذ بیان کیے ہیں (۱۴-۶۲)۔

مآخذ بیان کرنے کے بعد ''دلیل نقدی مقارن'' کے تحت امام ابن الجوزی کی ۵۱۹ تصانیف کو حروف تہجی کے اعتبار سے بیان کیا گیا ہے۔ اس فہرست میں مصنف نے اس بات کی وضاحت کا اہتمام کیا ہے کہ مذکورہ کتاب کا ذکر کن کن مآخذ میں پایا جاتا ہے؟ ان کے مخطوطات کہاں کہاں موجود ہیں؟ وہ کب کب اور کہاں کہاں سے شائع ہو چکی ہیں اور کون سی کتاب کتنی جلدوں یا اجزاء پر مشتمل ہے؟ اگر مآخذ میں نام کے سلسلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے تو اس کی وضاحت کی گئی ہے اور جن کتب کی شرح اور مختصرات لکھی گئیں ہیں ان کا ذکر کیا گیا ہے۔ (۶۳-۲۰۳)

اس مجموعی فہرست کے بعد آثارہ المطبوعۃ کے تحت ۳۰ (۲۰۴-۲۰۵) آثارہ المخطوطۃ کے تحت ۱۳۹ اور آثارہ الضائعۃ اوالتی یحتمل ضیاعہا کے تحت ۲۳۳ کتب کا ذکر کیا گیا ہے (۲۱۲-۲۲۱)۔

مرتب نے مولفات ابن الجوزی کو فن وار مثلاً القران وعلومہ، الحدیث ورجالہ وعلومہ بھی مرتب کیا ہے اور ان کتب کا ذکر ثقافۃ ابن الجوزی کے عنوان کے تحت کیا گیا ہے۔ (۲۲۲-۲۳۹)۔

اس کے بعد مختلف قسم کی فہارس ہیں۔ (۲۴۳-۲۸۹) یہاں اس بات کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ان فہارس میں ابن الجوزی کی کتابوں کے عنوانات کے

تحت جو فہرست مرتب کی گئی ہے وہ ۲۸ ۷ کتب پر مشتمل ہے، جب کہ دلیل نقدی مقارن کے تحت صرف ۵۱۹ کتب مذکور ہیں۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ جن کتابوں کے ناموں میں اختلاف پایا جاتا ہے انھیں فہرست میں مستقل کتاب کی جگہ دی گئی ہے، جب کہ دلیل نقدی مقارن میں اختلاف نام کی وضاحت مذکور کتاب کے تحت ہی کر دی گئی ہے۔ فہرست میں ہر کتاب کا الگ الگ ذکر کرنے کا مقصد غالباً یہ ہوگا کہ جس مولف نے جس عنوان کا ذکر کیا ہے اس کی وضاحت ہو سکے۔

مولفات ابن الجوزی سے ابن الجوزی کی علمی حیثیت اور ان کا مرتبہ و مقام سامنے آتا ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے متقدمین نے کن کن موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔ افسوس کہ ان کی اکثر تصانیف ضائع ہوگئیں، ورنہ اسلامی علوم وفنون کے مکتبہ میں شان دار اضافہ ہوتا۔

۸- مؤلفات الغزالی از عبد الرحمٰن بدوی، المجلس الأعلی لرعایۃ الفنون والآداب والعلوم الاجتماعیۃ، الجمہوریۃ العربیۃ المتحدۃ، قاہرۃ، ۱۹۶۱/۱۳۸۰ھ۔ ۵۶۷ صفحات۔

یہ کتاب امام غزالی کی پیدائش کے نو سو سال پورے ہونے کے موقع پر شائع کی گئی تھی۔

مرتب نے اپنے مقدمہ میں غزالی کو ارسطو کی طرح ایک نابغۂ روزگار شخصیت قرار دیتے ہوئے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ ارسطو کی طرح امام موصوف کی جانب بھی بہت سی کتب منسوب کر دی گئی ہیں جن میں صحیح اور غلط کی تمیز کرنا مشکل ہے۔ انیسویں صدی میں تصانیف غزالی کے متعدد مطالعات کا ایک جائزہ بھی مرتب نے اپنے مقدمہ میں پیش کرتے ہوئے ان کی خامیوں اور خوبیوں کو اجاگر کیا ہے اور ان کے مقابلے میں تصانیف غزالی کے اپنے مطالعہ کی حسب ذیل خصوصیات بیان کی ہیں۔

۱- جس قدر ممکن ہو سکا مولفات غزالی کے مخطوطات کا احاطہ کیا گیا ہے، خواہ ان کی نسبت امام موصوف کی طرف صحیح ہو یا غلط۔ وہ مخطوطات جہاں کہیں پائے جاتے ہیں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ ان کے موضوعات بھی بیان کر دیے گئے ہیں۔

۲- مؤلفات غزالی کے مطبوعہ نسخوں کے مطابع کی وضاحت کے ساتھ ان کے تنقیدی و تحقیقی ایڈیشن کی تفصیلات بھی دے دی گئی ہیں۔

۳- مولفات غزالی کے تراجم کے ذکر کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کتب کی صحت یا عدم صحت کے متعلق عربی زبان کے علاوہ کن کن زبانوں میں مضامین یا کتابیں لکھی گئی ہیں۔

۴- ہر کتاب کے متعلق اس بات کی صراحت کی گئی ہے کہ اس کتاب کا ذکر امام غزالی نے اپنی کن دیگر کتابوں میں کیا ہے۔

۵- کتب کا ذکر اور ان کی ترتیب تاریخی اعتبار سے کی گئی ہے۔

۶- ضمیمہ میں بعض وہ نصوص شامل کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر پہلی بار منظر عام پر آئے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے مقدمۂ مرتب: ۹-۱۹)

مرتب نے اپنی اس فہرست کو سات عنوانات میں تقسیم کیا ہے:

۱- وہ کتابیں جن کی نسبت امام غزالی کی طرف قطعی ہے۔ (۱-۲۳۸) اس زمرہ میں کل ۷۲ کتب کا ذکر کیا ہے۔ مرتب نے اس عنوان کے تحت سب سے زیادہ معلومات فراہم کی ہیں اور ان کے متعلقات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ سب سے پہلے وہ اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ مذکورہ کتاب کا ذکر کن کن مصادر میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد مذکورہ کتاب کے مخطوطات، ان کے مقام موجودگی اور مخطوطہ سے متعلق دیگر تفاصیل مثلاً تاریخ کتابت، صفحات، سطور وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے بعض مخطوطات کے اوصاف بیان کرتے ہیں اور ان کے موضوعات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ جن کتابوں کے مختصرات، شروح، حواشی لکھے گئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طباعت واشاعت کی تفصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں یہ بھی بتاتے ہیں کہ امام کی کن کن کتابوں کے رد لکھے گئے ہیں۔ ساتھ ہی اس بات کی بھی وضاحت کرتے ہیں کہ کن کتابوں کے تنقیدی و تحقیقی ایڈیشن یا تراجم کیے گئے ہیں یا کن کتابوں کے مستقل مطالعات و دراسات کیے گئے ہیں۔

۲- وہ کتابیں جن کی نسبت امام غزالی کی طرف مشکوک ہے۔ (۲۳۹-۲۷۶) اس زمرہ میں ۱۳ کتب کا ذکر کیا گیا ہے۔

۳- وہ کتابیں جن کے بارے میں راجح یہ ہے کہ وہ امام غزالی کی نہیں ہیں۔ (۲۷۷-۳۰۲) اس زمرہ میں ۱۳۲ کتب کا تعارف وتبصرہ بہت ہی مختصر انداز میں کیا گیا ہے۔ان میں سے بیش تر وہ کتابیں ہیں جو سحر، طلسمات اور پوشیدہ علوم سے متعلق ہیں۔

۴- امام غزالی کی کتابوں کے وہ حصے جو مستقل شائع کیے گئے ہیں۔ یا دیگر عنوانات سے شائع ہونے والی کتابیں۔(۳۰۳-۳۵۲) اس زمرہ میں ۹ کتب کا ذکر مختصر انداز میں کیا گیا ہے۔

۵- غلط منسوب کتابیں (۳۵۳-۳۸۸) اس حصہ میں ۴۹ کتب کا تعارف مختصر انداز میں کرایا گیا ہے۔

۶- مجہول کتابیں (۳۸۹-۴۲۶) اس حصہ میں ۱۰۷ کتب کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے اکثر کے صرف نام مذکور ہیں۔

۷- امام غزالی سے منسوب غیر مطبوعہ کتابیں۔اس زمرہ میں ۷۶ مخطوطات کا مختصر اتذکرہ کیا گیا ہے۔

آخر کے پانچ زمروں میں کتب کا ذکر بہت ہی مختصر ہے۔

ضمیمہ میں ۱۹/ایسے مآخذ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں امام غزالی کی تصانیف یا ان کی سوانح کا تذکرہ ملتا ہے۔ان میں سے اکثر مآخذ بقول مرتب پہلی بار منظر عام پر آئے ہیں۔ ان مآخذ میں سے پہلے ان آٹھ مآخذ کا ذکر ''فہرست مولفات الغزالی'' کے تحت کیا گیا ہے جن میں امام غزالی کی تصانیف کا ذکر ملتا ہے۔اس کے بعد ان مآخذ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں امام غزالی کی سوانح بیان ہوئی ہے۔کتاب کے آخر میں مختلف قسم کی فہارس موجود ہیں جن سے کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔

یہ کتاب امام غزالی کی تصانیف کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس سے امام غزالی کی تصانیف کی اہمیت اور ان کی حقیقت کا اندازہ بخوبی ہوجاتا ہے۔

☆

اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل و جرائد کے اشاریے

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

ہندو پاک میں علم و تحقیق کی ترقی اور علوم اسلامی کی ترویج و اشاعت میں اردو رسائل و جرائد کا بہت اہم کردار ہے۔ ان رسائل نے مختلف موضوعات پر اپنے اپنے دائرہ اثر میں بحث و تجزیہ اور تحقیق و تدقیق کی ایک دنیا آباد کی، جس سے نہ صرف علم و تحقیق کے میدان میں گراں قدر اضافہ ہوا، بلکہ اہل قلم اور مصنفین کی ایسی جماعتیں وجود میں آئیں جنہوں نے اپنی تصنیفات و تالیفات اور تحقیقات سے قوم و ملت کی فکری تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔

اردو رسائل و جرائد کی ایک طویل تاریخ ہے، لیکن گردش زمانہ نے ان کے نقوش دھندلا دئے، حالانکہ ضرورت ہے کہ ان کی تاریخ مرتب کی جائے اور ان کی متنوع اور گوناگوں خدمات اور اثرات کا جائزہ لیا جائے، اس سلسلے میں گو بعض ابتدائی کوششیں ہوئی ہیں، تاہم مجموعی طور سے یہ ایک اہم کام ہے جو اب تک خاطر خواہ طور پر نہیں ہو سکا ہے۔

بیسویں صدی کے نصف آخر میں اشاریہ سازی کی طرف کسی قدر توجہ دی گئی اور اس کا آغاز ہوا اور چند رسائل کے اشاریے مرتب ہوئے۔ اس سے ان رسائل سے استفادے کی راہ ہموار ہوئی۔

اشاریہ سازی میں اگرچہ بعض ترقی یافتہ زبانوں نے بڑی ترقی کی ہے، تاہم اس کی ایجاد کا سہرا اور فخر مسلمانوں کو حاصل ہے۔ فہرست ابن الندیم اور کشف الظنون وغیرہ کو ہم ابتدائی نقوش کے طور پر پیش کر سکتے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں نے دوسرے علوم کی طرح اشاریہ سازی سے بھی کسی قدر بے اعتنائی برتی، اس لیے یورپ اس میدان میں بھی اولیت کا دعویٰ کر بیٹھا، حالانکہ یہ واقعیت اور صداقت کے خلاف ہے۔

جہاں تک اردو زبان کا تعلق ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اردو میں اشاریہ سازی

کی تاریخ بہت مختصر ہے۔ سب سے پہلا مطبوعہ اشاریہ اورینٹل کالج میگزین لاہور کا ہے، جو ۱۹۷۰ء میں شائع ہوا۔ البتہ گذشتہ ۳۵ برسوں میں اس کی طرح ضرور توجہ دی گئی ہے۔ چند شخصی کتابیات، بعض موضوعاتی اور سو کے قریب رسائل کے اشاریے مرتب کیے گئے، البتہ ان میں ایک بڑی تعداد طبع و اشاعت کی منزل سے نہ گذر سکی۔ اَسّی ۸۰ کے عشرے میں مقتدرہ قومی زبان نے ایک درجن سے زیادہ شخصی اور بعض موضوعاتی کتابیات شائع کیں۔ انفرادی طور پر بھی اس کی طرف توجہ دی گئی۔ شخصی اور موضوعاتی کتابیات کے بالمقابل رسائل کے اشاریوں کی طرف زیادہ توجہ دی گئی۔ اورینٹل کالج لاہور اور علی گڈھ مسلم یونیورسٹی نے متعدد رسائل کے اشاریے ایم۔ اے اور ایم فل کے مقالے کے طور پر تیار کرائے، لیکن ان میں سے بیش تر ابتک شائع نہ ہو سکے۔

اس سلسلے میں خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ کی خدمات خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ اس نے ملک کے متعدد مؤقر علمی اور ادبی رسائل و جرائد کے اشاریے مرتب کرائے اور انہیں بڑے اہتمام سے شائع کیا، حتی کہ رسائل کی پوری پوری فائلیں یکجا چھاپ دیں۔ اس کام کا آغاز ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے کیا جو اشاریہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اشاریہ سازی کی اس مختصر تاریخ کے بعد چند اہم علمی و تحقیقی رسائل کے اشاریوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، تاکہ ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے۔

اشاریہ مندرجات تہذیب الاخلاق:

تہذیب الاخلاق سرسید مرحوم کا کارنامہ ہے۔ اسے انہوں نے ۱۸۷۰ء میں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی تعلیم کے لئے جاری کیا تھا۔ بلاشبہ اس رسالے نے یہ مفید خدمت انجام دی۔ اس کے ساتھ اس نے مسلمانوں کے تہذیبی و تمدنی جلوؤں کو پیش کرنے اور ان پر جو گرد اڑائی جا رہی تھی اسے صاف کرنے کی کوشش کی۔ اردو زبان و ادب کی ترقی اور اس کے فروغ و اشاعت میں بھی اس کا نمایاں کردار رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کی

تاریخ بالخصوص اس کے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور دکھایا جائے کہ سرسید مرحوم کی یہ کوشش کس قدر بارآور ثابت ہوئی۔

اس کا اشاریہ 'مندرجات تہذیب الاخلاق' کے نام سے ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے مرتب کیا ہے، جو ۱۸۷۰ء تک کی اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اس کی ترتیب عنوانات اور مصنفین کی الف بائی ترتیب پر ہے، جا بہ جا وضاحتی نوٹ بھی فاضل مرتب نے لکھ کر اس سے استفادہ کو مزید آسان بنانے کی کوشش کی ہے، البتہ موضوعات کے لحاظ سے بھی اس کے مندرجات کی تفصیل ہونی چاہیے تھی۔ اس سے گو ضخامت بڑھ جاتی، لیکن استفادہ مزید آسان ہو جاتا۔

ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری ممتاز اہل قلم، دانش ور اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ علی گڈھ تحریک پر ان کی گہری نظر ہے۔ اشاریہ سازی میں ان کو مہارت حاصل ہے، بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اس میدان کے سرخیل ہیں۔ متعدد شخصیات پر، مثلاً علامہ شبلی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالسلام ندوی، ڈاکٹر ذاکر حسین وغیرہ پر ان کے اشاریے شائع ہو چکے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا کہ وہ تہذیب الاخلاق کی اشاعت ثانی کا اشاریہ بھی تیار کر دیتے۔

اشاریہ معارف:

ماہ نامہ معارف اعظم گڑھ اردو کا سب سے اہم اور معیاری علمی و تحقیقی رسالہ ہے۔ اسے علامہ شبلی کی خواہش کے مطابق جولائی ۱۹۱۶ء میں مولانا سید سلیمان ندوی نے جاری کیا۔ تقریباً ایک صدی سے یہ مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کی ایک طویل اور شان دار تاریخ ہے، جس پر متعدد اہل قلم نے روشنی ڈالی ہے، تاہم اب بھی تفصیلی جائزے کی ضرورت باقی ہے۔

علم و فن کا شاید ہی کوئی ایسا گوشہ ہو جس پر معارف میں اظہار خیال نہ کیا گیا ہو۔ اس کی حیثیت انسائیکلوپیڈیا آف اسلام سے کم نہیں۔ علامہ اقبال نے ایک خط میں لکھا تھا کہ ''اس سے حرارت ایمانی میں تازگی پیدا ہوتی ہے''۔

معارف کی افادیت کے پیش نظر ضرورت تھی کہ اس کا اشاریہ مرتب کیا جائے، تاکہ اس کے صفحات میں محفوظ سرمایۂ علم وفن سے بہ آسانی استفادہ کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں اب تک کئی کوششیں ہوچکی ہیں۔ سب سے پہلے ڈاکٹر عابد رضا بیدار نے اس کی طرف توجہ دی اور ۱۹۱۶ء سے ۱۹۷۰ء تک کا اشاریہ مرتب کرکے شائع کیا۔ اس کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ معارف کے بعض مستقل کالم مثلاً وفیات وغیرہ کو بھی موضوع میں شامل کیا گیا ہے۔ ان کے نمبر شمار کی بنیاد پر اشاریۂ مصنفین درج کیا گیا ہے۔ آخر میں اس اشاریے کا بھی ایک اشاریہ ہے۔

اس اشاریہ میں گو بعض اہم شذرات کا ذکر مختلف موضوعات کے ضمن میں کیا گیا ہے، تاہم مجموعی طور سے شذرات کا اشاریہ نہیں بنایا ہے۔ اسی طرح معارف کے بعض دوسرے مستقل عنوانات مثلاً مطبوعات جدیدہ وغیرہ کا بھی علاحدہ اشاریہ مرتب نہیں کیا گیا ہے۔ آثار علمیہ وادبیہ وتاریخیہ اور تلخیص وتبصرہ کا بھی ضمنی طور پر ذکر ہے۔ حوالے کے طور پر محض جلد اور شمارے کی نشان دہی کی ہے، ماہ وسال اور صفحات نمبر کی سرے سے نشان دہی نہیں کی گئی تھی۔

دوسرا اشاریہ جناب محمد سہیل شفیق شعبۂ تاریخ اسلام، کراچی یونیورسٹی نے مرتب کیا ہے۔ اس میں ۱۹۱۶ء سے ۲۰۰۵ء تک کے مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب اس طور پر کی گئی ہے کہ پہلے جولائی ۱۹۱۶ء سے جون ۲۰۰۵ء تک کے مقالات کے عنوانات اور مقالہ نگاروں کے نام زمانی ترتیب کے مطابق جلد، شمارہ اور ماہ وسال کی تعیین کے ساتھ درج کیے گئے ہیں، پھر موضوعات کے لحاظ سے ان کا اندراج ہے، اس کے بعد اشاریۂ مصنفین ہے۔ مطبوعات جدیدہ کی مکمل فہرست بھی زمانی ترتیب کے لحاظ سے دی گئی ہے۔ اس کی ایک فہرست عنوانات کے لحاظ سے بھی مرتب کی گئی ہے۔ وفیات کا علاحدہ اشاریہ ہے جو الف بائی ترتیب پر ہے۔ آخر میں معارف میں سنین کے غلط اندراج کی نشان دہی کی گئی ہے۔

یہ اشاریہ گزشتہ اشاریہ کے مقابلے میں زیادہ مربوط اور زیادہ مفید ہے، البتہ

جدید اصول اشاریہ سازی کے لحاظ سے اس میں بھی بعض کمیاں راہ پا گئی ہیں۔ اس میں زمانی ترتیب کی کوئی ضرورت نہ تھی، اس لیے کہ کسی مقالے کی تلاش میں تمام کا تمام اشاریہ دیکھنا ہوگا، تبصرۂ کتب میں بھی تقریباً وہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔ عنوانات کے ساتھ مصنفین اور مبصرین کے لحاظ سے بھی اشاریہ ہوتا تو بہتر اور زیادہ مفید ہوتا۔ ایک بڑی کمی یہ رہ گئی ہے کہ تلخیص وتبصرہ، تقریظ وانتقاد، آثار علمیہ وادبیہ وتاریخیہ، استفسار وجواب، معارف کی ڈاک اور ادبیات وغیرہ کا سرے سے ذکر نہیں آسکا ہے، محض جلد اور شمارہ کی نشان دہی کی گئی ہے، ماہ وسال اور صفحات نمبر کی نشان دہی نہیں کی گئی ہے۔ اندراجات میں بھی تسامح ہوا ہے۔

معارف کا تیسرا اشاریہ ڈاکٹر جمشید احمد ندوی ریسرچ ایسوسی ایٹ شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا ہے، جو ۲۰۰۰ء تک کا ہے۔ یہ گزشتہ دونوں اشاریوں سے زیادہ جامع اور مبسوط ہے (ضخامت ۱۳۰۰ صفحات سے زائد) اس میں سوائے شذرات (اداریہ) کے مجلّہ کے تمام مندرجات بشمول ادبیات، مکاتیب اور مطبوعات جدیدہ کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اسے موضوعات، مضمون نگاران اور عناوین تین اعتبار سے مرتب کیا گیا ہے۔ تینوں کی ترتیب حروف تہجی کے مطابق ہے۔ یہ اشاریہ ابھی منظرِ اشاعت ہے۔ البتہ اس کا ایک حصہ، جو معارف کے ابتدائی تین سالوں کے شماروں کے مندرجات پر مشتمل ہے، بطور نمونہ معارف کے شمارہ اپریل مئی ۱۹۹۹ء میں 'ماہ نامہ معارف کے اشاریے' کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا۔

اشاریہ ماہ نامہ برہان

ماہ نامہ برہان کی حیثیت بھی انسائیکلو پیڈیا سے کم نہیں۔ اس کا آغاز جولائی ۱۹۳۸ء میں ہوا۔ اس وقت سے گذشتہ سال تک وہ شائع ہوتا رہا۔ اس عرصہ میں اس نے علم و فن کی مختلف موضوعات پر بلند پایہ علمی وتحقیقی نگارشات شائع کیں۔ موضوعات اور مستقل عنوانات میں اس میں اور ماہ نامہ معارف میں بڑی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اہمیت اور افادیت کے پیش نظر خدا بخش لائبریری نے معارف کے بعد اس کا اشاریہ بھی مرتب

کرا کے اپنے جرنل (شمارہ ۱۰۳،۱۹۹۶ء) میں شائع کیا۔

اس اشاریہ کی ترتیب بھی اشاریۂ معارف کے طرز پر موضوعاتی ہے۔ مختلف موضوعات کے تحت تمام مضامین و مقالات کو درج کیا گیا ہے۔ پہلے عنوان، پھر مقالہ نگار کا نام، پھر جلد نمبر اور شمارہ نمبر کا اندراج کیا گیا ہے، ماہ و سال اور صفحات کی نشان دہی نہیں کی ہے۔ آخر میں اشاریۂ مصنفین ہے جس میں مقالہ نگاروں کے نام الف بائی ترتیب پر دیے گئے ہیں اور نمبر شمار سے ان کا حوالہ دیا گیا ہے۔ جا بجا وضاحتی نوٹ بھی لکھے گئے ہیں جس سے مطلوبہ مواد بہ آسانی تلاش کیا جا سکتا ہے۔

برہان کا یہ اشاریہ ۱۹۶۵ء تک کا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس اہم علمی و دینی مجلّہ کا مکمل اشاریہ جدید اصولوں کے مطابق مرتب کیا جائے۔

اشاریہ جرنل خدا بخش لائبریری

یہ علمی و تحقیقی اور حوالہ جاتی رسالہ قاضی عبدالودود کی کوششوں سے ۱۹۷۷ء میں شائع ہونا شروع ہوا۔ اس وقت سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کے پہلے ایڈیٹر ڈاکٹر عابد رضا بیدار مقرر ہوئے۔ اس کے سو شماروں کا ایک اشاریہ جرنل ہی میں (شمارہ ۱۰۲، ۱۹۹۵ء میں) شائع ہوا ہے۔ (اصلاً اشاریہ ۹۵ شماروں کا ہے۔ باقی ۵ شماروں کی محض فہرست دے دی گئی ہے) اس کی ترتیب بھی موضوعاتی ہے۔ پہلے عنوان، پھر مقالہ نگار کا نام، پھر شمارہ نمبر درج کیا گیا ہے۔ آخر میں اشاریۂ مصنفین ہے۔

ڈاکٹر عابد رضا بیدار کی کوششوں سے نہ صرف معارف، برہان اور جرنل خدا بخش لائبریری وغیرہ کے اشاریے مرتب ہو کر شائع ہوئے، بلکہ بعض دوسرے علمی و ادبی رسائل کے اشاریے بھی ان کی کوششوں اور تحریک پر مرتب ہوئے اور جرنل میں شائع ہوئے۔ اس لیے بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ اردو اشاریہ نگاری کے ارتقا میں ان کا بڑا حصہ ہے۔ تاہم یہ بات بھی غلط نہیں کہ یہ اشاریے روا روی میں تیار ہوئے ہیں اور ان کے سلسلے میں اشاریہ سازی کے فنی اصولوں کو ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔

توضیحی اشاریہ ہفتہ وار سچ:

۱۹۲۵ء میں مولانا عبدالماجد دریابادی نے ہفتہ وار سچ جاری کیا اور ۱۹۳۳ء میں جب انہوں نے تفسیر قرآن کا منصوبہ بنایا تو اسے پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے سچ کو بند کر دیا۔ اس مختصر مدت کے باوجود سچ کا شمار ان رسائل میں ہوتا ہے جنہوں نے ایک وسیع حلقے کو متاثر کیا۔ ضرورت تھی کہ اس کا اشاریہ تیار کیا جائے۔ چنانچہ مولانا مرحوم کے عزیز جناب عبدالعلیم قدوائی نے یہ کام انجام دیا ہے، جسے خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ نے شائع کیا ہے۔ یہ محض موضوعاتی اشاریہ ہے، اس میں عنوانات اور مصنفین کے لحاظ سے تفصیلات درج نہیں کی گئی ہیں۔

مولانا دریابادی نے سچ میں متنوع موضوعات پر خود لکھا اور دوسرے اہل قلم کی نگارشات شائع کیں۔ اس کی فہرستِ موضوعات سے بھی اس کے تنوع کا اندازہ ہوتا ہے۔ فاضل مرتب نے توضیحی نوٹ کے ذریعہ اس کی افادیت میں ضرور اضافہ کیا ہے۔

توضیحی اشاریہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے یقیناً مفید ہے، تاہم جدید اشاریہ سازی کے مقابلے میں اس کی افادیت کم تر ضرور ہے۔ اگر توضیحات کے ساتھ عنوانات اور مصنفین کا بھی اشاریہ ہوتا تو اس کی افادیت دوچند ہو جاتی۔ فاضل مرتب نے موضوعات میں تنوع کے باوجود انتہائی محنت اور عرق ریزی سے یہ اشاریہ مرتب کیا ہے، بالخصوص توضیحات و تشریحات میں انہوں نے جو کاوش کی ہے وہ لائقِ تحسین ہے۔

توضیحی اشاریہ ہفتہ وار صدق:

سچ کے بعد مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے مئی ۱۹۳۵ء میں ہفتہ وار صدق جاری کیا۔ یہ اصلاً سچ کا نقش ثانی تھا، تاہم بنیادی طور پر یہ سچ سے جدا ایک اہم علمی، ادبی اور اصلاحی رسالہ تھا۔ یہ ۱۹۵۰ء تک جاری رہا۔ اس کی سترہ سالہ زندگی میں ملکی اور سیاسی حالات میں بڑے نشیب و فراز آئے۔ ملک تقسیم ہوا، اردو غداروں کی زبان ٹھہری۔ تاہم مولانا اپنے مشن پر ثابت قدم رہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا شمار ہندوستان کے اہم رسائل میں ہوتا ہے۔

جناب عبدالعلیم قدوائی نے سچ ہی کی طرح صدق کا بھی توضیحی اشاریہ تیار کیا ہے۔ یہ بھی محض موضوعاتی اشاریہ ہے۔ اس میں بھی فاضل مرتب نے موضوعات کی ایک طویل فہرست کے تحت مضامین و مقالات، خبریں، مراسلے، تذکرے، تبصرے علیحدہ علیحدہ درج کیے ہیں۔ مستقل عنوانات مثلاً سچی باتیں وغیرہ پر جو توضیحی نوٹ قلم بند کیے ہیں ان سے یقیناً اشاریہ کی اہمیت دوچند ہوگئی ہے۔

اشاریہ ترجمان القرآن:

ماہ نامہ ترجمان القرآن مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ یہی وہ رسالہ ہے جس نے برصغیر میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ تحریک اسلامی کے ترجمان کی حیثیت سے اس رسالہ نے علوم دینیہ کی تعبیر و تشریح اور افکار فاسدہ کی تردید اور اس کے مضمرات کی نشان دہی کا منفرد کارنامہ انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رسالہ کے ذیلے جو اثرات مرتب ہوئے کوئی دوسرا رسالہ اس کی ہم سری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

اس کا مفصل اشاریہ حکیم نعیم الدین زبیری نے مرتب کیا ہے، جو ۱۹۳۲ء سے ۱۹۷۶ء تک کی اشاعتوں پر مشتمل ہے۔ اسے ادارۂ معارفِ اسلامی لاہور نے ۱۹۸۵ء میں شائع کیا۔

اشاریہ سازی کے لحاظ سے یہ ایک عمدہ اشاریہ ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے اسے مصنفین کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے، پھر موضوعات کے لحاظ سے۔ البتہ عنوانات کے لحاظ سے اندراج نہیں ہے۔ آخر میں موضوعات کی ایک فہرست ہے، حالاں کہ اسے شروع میں ہونا چاہیے تھا۔ اس سے استفادہ آسان ہو جاتا۔

اشاریہ ماہ نامہ زندگی:

ماہ نامہ زندگی نصف صدی سے زائد عرصہ سے پابندی سے شائع ہو رہا ہے۔ اس کا شمار ملک کے اہم دینی و علمی رسائل میں ہوتا ہے۔ اس میں خالص علمی انداز میں فکر انگیز متنوع دینی و علمی موضوعات اور وقت کے اہم مسائل پر مواد شائع ہوتا ہے۔ یہ جماعت

اسلامی ہند کا ترجمان ہے، لیکن دوسرے حلقوں میں بھی اسے مقبولیت حاصل ہے۔

ماہ نامہ زندگی کی اشاعت کا آغاز نومبر ۱۹۴۸ء سے رام پور سے ہوا۔ یہی رسالہ اکتوبر ۱۹۸۴ء سے 'زندگی نو' کے نام سے نئی دہلی سے شائع ہو رہا ہے۔ ابتداء میں اس کے مدیر مولانا سید حامد علیؒ تھے۔ ۱۹۶۱ء سے اس کی ادارت کا فریضہ مولانا سید احمد عروج قادریؒ نے انجام دیا۔ ان کی وفات (مئی ۱۹۸۶ء) کے بعد مولانا سید جلال الدین عمری نے ادارت کی ذمہ داری نبھائی۔ ۱۹۹۱ء سے ڈاکٹر فضل الرحمٰن فریدی اس کے مدیر ہیں۔ مولانا عروج احمد قادری کے زمانۂ ادارت میں اس کے متعدد خصوصی نمبر شائع ہوئے تھے، مثلاً مسلم پرسنل لا نمبر، طلاق نمبر، پیام مسجد نمبر وغیرہ۔ ان نمبروں کو علمی حلقوں میں غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی۔

مولانا عروج قادری کو زندگی کی اشاریہ سازی کی ضرورت کا احساس تھا۔ ان کے زمانے میں چار مواقع پر کچھ کچھ مدت کی فہرستیں شائع ہوئیں۔ ان میں مضامین کا موضوعاتی اشاریہ نہیں مرتب کیا گیا تھا، بلکہ رسالہ میں جو کالم قائم تھے انہی کے مطابق فہرستیں تیار کر دی گئی تھیں۔

خدا بخش لائبریری پٹنہ کے ایک پروجکٹ کے تحت ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے ''زندگی کا خزانہ'' کے عنوان سے مذکورہ رسالہ کا باون سالہ (نومبر ۱۹۴۸ء تا دسمبر ۲۰۰۰ء) اشاریہ تیار کر دیا ہے۔ یہ اشاریہ موضوعات، مصنفین و مترجمین اور عناوین تینوں اعتبار سے ہے۔ موضوعات کے تحت مضامین سے متعلق تمام معلومات دی گئی ہیں اور ان پر نمبر شمار ڈالے گئے ہیں۔ مصنفین اور عناوین کے تحت مضامین سے متعلق تمام معلومات دینے کے بجائے ان کے نمبر شمار کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ تبصرہ شدہ کتب و رسائل کی فہرست الگ سے شامل کی گئی ہے۔ خدا بخش لائبریری کی جانب سے اس کی اشاعت متوقع ہے۔

اشاریہ ماہنامہ رحیق:

مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی ممتاز اہل حدیث عالم تھے۔ اکتوبر ۱۹۵۶ء میں انہوں نے ماہ نامہ رحیق جاری کیا۔ اپنے مشمولات کی وجہ سے رحیق قدر کی نگاہ سے دیکھا

گیا، مگر بعض وجوہ سے وہ محض چار برس تک جاری رہ سکا۔ اس کا اشاریہ ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے چیف ایڈیٹر جناب ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے۔

یہ اشاریہ محض موضوعات کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے اسے ترتیب دیا گیا ہوتا تو اس سے استفادہ زیادہ آسان ہوتا ہے۔ اسی طرح آخر میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ بھی محض مصنفین کے ناموں کی الف بائی ترتیب پر ہے۔ ان کمیوں کی وجہ سے اسے مکمل اشاریہ نہیں قرار دیا جاسکتا۔ اس کے باوجود ایک اہم اور وقیع کام ہے۔ غالباً اسی لیے اسے اشاریہ کے بجائے ''مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی اور ان کا ماہنامہ رحیق'' کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔

اشاریہ ماہنامہ الرحیم:

جنوری ۱۹۶۳ء میں ماہنامہ الرحیم پروفیسر محمد سرور کی زیر ادارت حیدرآباد سندھ سے شائع ہوا۔ یہ دراصل شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد سندھ کا ترجمان تھا۔ اس کا بنیادی مقصد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے افکار و تعلیمات اور ان کے فلسفہ و حکمت کی تشریح و اشاعت تھا۔ یہ جنوری ۱۹۶۳ء سے اکتوبر ۱۹۶۵ء تک جاری رہا۔ اس مختصر مدت میں مختلف النوع موضوعات پر اس میں قیمتی مقالات شائع ہوئے۔ بالخصوص شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی حیات و خدمات اور ان کے فکر و فلسفہ پر پچاسوں مضامین کی اشاعت عمل میں آئی۔ اس کا اشاریہ بھی ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے، جو دارالمعارف لوہسر شریف واہ کینٹ پاکستان سے شائع ہو چکا ہے۔

یہ اشاریہ تین حصوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصہ میں مختلف موضوعات پر شائع ہونے والے مقالات کا اندراج ہے۔ دوسرے حصہ میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی شخصیت، تصنیفات و تالیفات، تراجم، افکار و خیالات اور ان کے خانوادے کے دیگر اہل علم اور ان کی کاوشوں پر مشتمل مقالات کا اشاریہ ہے۔ تیسرے حصہ میں متفرقات یعنی شاہ ولی اللہ اکیڈمی، ماہنامہ الرحیم اور کانفرنسوں وغیرہ کی اطلاعات و روداد وغیرہ سے متعلق تحریروں کا

احاطہ کیا گیا ہے۔ آخر میں پورے اشاریے کا ایک جامع اشاریہ ہے۔ مجموعی طور سے یہ ایک عمدہ اشاریہ ہے۔

اشاریہ مجلّہ علوم اسلامیہ:

یہ مجلّہ ادارۂ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے ۱۹۶۰ء سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں اسلامیات سے متعلق شائع ہونے والے رسائل میں اس کی اپنی انفرادیت ہے۔ اس میں علوم اسلامیہ پر 'ادبی اور فکری وتجدیدی ذہن' کی عکاسی کے حامل مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ ۱۹۶۰ء سے ۱۹۶۹ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ پروفیسر اکمل ایوبی سابق ڈائرکٹر ادارۂ علوم اسلامیہ نے تیار کیا تھا جو مجلّہ ہی میں جلد ۱۰، شمارہ ۱-۲، جون-دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔ پھر ۱۹۷۰ء سے ۱۹۹۳ء تک مجلّہ میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ جناب کبیر احمد خاں نے مرتب کیا جو اسی مجلّہ میں جلد ۱۹، شمارہ ۱-۲، ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ چار فہرستوں پر مشتمل ہے۔ فہرست مضمون نگاران، فہرست مضامین، فہرست تبصرہ و مطبوعات جدیدہ اور فہرست معلومات و مراسلات۔ چاروں فہرستوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کیا گیا ہے۔

اشاریہ فکر ونظر علی گڑھ:

اس علمی وتحقیقی مجلّہ کا اجرا جنوری ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر یوسف حسین خاں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے کیا۔ بہت جلد اس نے اہل علم کی توجہ حاصل کر لی اور اپنی مختلف النوع نگارشات سے ایک معیاری رسالہ قرار پایا۔ ان کے بعد مسلم یونیورسٹی کے متعدد اہل قلم نے اس کی ادارت کی اور اس میں دیگر موضوعات کے علاوہ اسلامیات سے متعلق مضامین بھی برابر شائع ہوتے رہے۔ لیکن کچھ دنوں سے یہ ایک خالص ادبی رسالہ بن کر رہ گیا ہے۔

اس مجلّہ میں ۱۹۶۰ء سے ۱۹۹۰ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین انصاری نے مرتب کیا ہے جو خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ (شمارہ ۸۰، ۱۹۹۲ء) میں شائع ہوا ہے۔ اس کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ مختلف موضوعات کو الف بائی

ترتیب کے مطابق درج کر کے ان کے ضمن میں آنے والی تحریروں کے عنوانات دیے گئے ہیں۔ مضمون نگاروں کے نام، جلد اور شمارہ، ماہ وسال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے، جا بجا وضاحتی اور تشریحی نوٹ لکھ کر اشاریہ کو مزید آسان اور مفید بنایا گیا ہے۔ اس اشاریہ میں مصنفین اور عناوین کے لحاظ سے مشمولات کا اندراج نہیں کیا گیا ہے۔ بعد میں ۱۹۹۱ء سے ۱۹۹۹ء تک شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ جناب کبیر احمد خاں اسسٹنٹ لائبریرین لائبریری شعبۂ اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے مرتب کیا جو فکر ونظر، جلد ۳۷، شمارہ ۴ (۲۰۰۰ء) میں شائع ہوا۔ ضمیمہ میں ۲۰۰۰ء کے چاروں شماروں کا اشاریہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔

اشاریہ فکر ونظر اسلام آباد:

ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کا ترجمان مجلّہ فکر ونظر ایک اہم علمی و دینی رسالہ ہے۔ اس کا شمار برصغیر کے اہم اور بلند پایہ رسائل و جرائد میں ہوتا ہے۔ یہ ۱۹۶۳ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ کچھ دنوں تک راول پنڈی سے بھی نکلا۔ پھر اس کا دفتر اسلام آباد منتقل ہو گیا، پہلے یہ ماہ نامہ تھا، پھر سہ ماہی ہوا اور اب تک پابندی سے نہایت اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر قدرت اللہ فاطمی اس کے پہلے مدیر تھے۔ پروفیسر محمد سرور، ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی نے بھی اس کی ادارت کی۔ اب یہ ذمہ داری ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔

فکر ونظر کے مضامین و مقالات سنجیدہ، ٹھوس اور علمی و تحقیقی ہوتے ہیں۔ گذشتہ چالیس برسوں میں اس نے بڑا اہم اور وقیع سرمایہ پیش کیا ہے۔ اس کا ۱۹۶۳ء سے ۱۹۹۳ء تک کا اشاریہ دو حصوں میں مرتب ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ پہلا حصہ، جو ۱۹۶۳ء سے جون ۱۹۷۸ء کے مشمولات کا اشاریہ ہے، جناب احمد خاں لائبریرین تحقیقات اسلامی لائبریری اسلام آباد نے مرتب کیا ہے۔ یہ اشاریہ سازی کے لحاظ سے بہت اہم ہے کہ اس میں فن اشاریہ سازی سے پورے طور پر کام لیا گیا ہے۔ اس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے موضوع کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر مقالات کا اندراج ہے، پھر مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے، جلد اور

شمارہ نمبر کے ساتھ صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے، البتہ ماہ وسال کا اندراج نہیں ہے۔

فکر ونظر کا دوسرا اشاریہ جولائی ۱۹۷۸ء سے ۱۹۹۳ء تک کے شماروں کی تفصیلات پر مشتمل ہے۔ اسے جناب شیر نور وز خاں نے مرتب کیا ہے۔ یہ دوسرا حصہ پہلے حصہ سے بھی زیادہ بہتر اشاریہ ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں مقالات کا اندراج مصنفین، عنوانات اور پھر موضوعات کے لحاظ سے ہے۔ دوسرے حصہ میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ مبصرین، مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے ہے۔ آخر میں وفیات اور متفرقات کا اشاریہ ہے۔ پہلے حصہ میں ماہ وسال کا اندراج نہیں تھا۔ اس میں یہ کمی پوری کر دی گئی ہے۔ اسے ادارۂ تحقیقات اسلامی نے ۲۰۰۱ء میں شائع کیا ہے۔

اشاریہ اسلام اور عصر جدید:

یہ رسالہ ۱۹۶۹ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی سے سید عابد حسین کی زیر ادارت نکلا اور اب تک جاری ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، اس میں اسلام اور جدید افکار ونظریات پر مشتمل مضامین ومقالات شائع ہوتے ہیں۔ اس کا ۱۹۶۹ء سے ۱۹۹۹ء تک کا اشاریہ کتابی صورت میں شائع ہوا ہے، جسے محمد عرفان، جبین انجم اور ابوذر خیری نے مرتب کیا ہے۔ اسے اگر چہ اشاریہ کا نام دیا گیا ہے اور پروفیسر اختر الواسع نے مقدمہ میں اس کی افادیت کا ذکر کیا ہے، تاہم اسے اشاریہ قرار دینا کسی طرح درست نہیں۔ اس میں محض اسلام اور عصر جدید کے ہر شمارے کی فہرست ترتیب وار نقل کر دی گئی ہے، نہ موضوع کا پتہ چلتا ہے اور نہ مصنفین اور عنوانات کی کوئی ترتیب ہے۔ لطف یہ کہ یہ فہرست بھی تین افراد نے مل کر مرتب کی ہے۔

اشاریہ ماہ نامہ الرشاد:

فروری ۱۹۸۱ء میں مولانا مجیب اللہ ندویؒ نے اعظم گڈھ سے ماہ نامہ الرشاد جاری کیا۔ یہ اس وقت سے اب تک مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس کا بائیس سالہ اشاریہ راقم (محمد الیاس اعظمی) نے مرتب کیا ہے، جو ۲۰۰۲ء میں ندوۃ التالیف والترجمہ جامعۃ الرشاد سے شائع ہو چکا ہے۔

اس کی ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے الرشاد کے تمام مشمولات کو ان کے عنوانات کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر درج کیا گیا ہے، پھر مصنفین اور موضوعات کے لحاظ سے۔ دوسرے حصہ میں تبصرۂ کتب کا اشاریہ مبصرین، مصنفین اور عنوانات کے لحاظ سے ہے۔ دونوں حصوں میں ماہ وسال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ اس سے یقیناً استفادہ آسان ہوگا۔ البتہ اس میں ایک کمی یہ ہے کہ اداریہ (رشحات) کا اشاریہ شامل نہیں ہے۔ چونکہ اس کا اشاریہ علیٰحدہ شائع کرنے کا ارادہ تھا، اس لیے یہ کام رہ گیا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اصول اشاریہ سازی کے لحاظ سے یہ ایک بڑی کمی ہے۔

اشاریہ سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی:

ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی علی گڈھ کا ترجمان سہ ماہی تحقیقات اسلامی ۱۹۸۲ء میں جاری ہوا اور اب تک اپنے بلند معیار پر مسلسل شائع ہو رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رسالہ اپنے مشمولات اور تحقیقی مقالات کے اعتبار سے انفرادیت کا حامل ہے۔ اس نے گذشتہ پچیس سالوں میں علم وتحقیق کا گراں قدر سرمایہ اہل علم ودانش کے لیے مہیا کیا ہے۔ سولہ سال (۱۹۸۲-۱۹۹۷ء) پر مشتمل اس کا ایک اشاریہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی نے مرتب کیا ہے۔

اس اشاریہ کی ترتیب موضوعاتی ہے۔ اس کی اشاعت پہلے خدا بخش لائبریری جرنل پٹنہ، شمارہ ۱۱۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء میں ہوئی، بعد میں الگ سے کتابچہ کی شکل میں شائع ہوا۔ جلد، شمارہ، ماہ وسال اور صفحات کی بھی نشان دہی کی گئی ہے۔ مشمولات کے نمبر شمار دے کر ''اشاریۂ مصنفین'' بھی آخر میں دیا گیا ہے، تبصرۂ کتب (اردو۔ عربی۔ انگریزی) کی تفصیلات علیٰحدہ دی گئی ہیں۔ آخر میں ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی ودیگر متفرقات کا اشاریہ ہے۔ یقیناً اہل علم کے لیے یہ ایک مفید اشاریہ ہے۔

اشاریہ ششماہی علوم القرآن:

خدمتِ قرآن کے لیے ادارۂ علوم القرآن علی گڈھ کا قیام عمل میں آیا اور علوم

القرآن کے نام سے اس کا ترجمان جاری ہوا اور اب تک تاخیر سے سہی، شائع ہو رہا ہے۔ گذشتہ بیس سالوں میں اس مجلّہ نے قرآن اور علوم القرآن پر سیکڑوں علمی و تحقیقی اور فکر انگیز مقالات شائع کیے۔ قرآنیات سے متعلق متعدد کتابوں کے تبصرے و جائزے اور دنیا بھر میں قرآنیات پر ہونے والے سمیناروں، مسابقوں اور دیگر سرگرمیوں کی تفصیلات بھی اس میں پابندی سے شائع ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی نے اس کا اشاریہ مرتب کیا ہے۔

یہ اشاریہ رسالہ کے مستقل عنوانات اور موضوعات کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں جلد اور شمارہ نمبر کے علاوہ ماہ و سال کا بھی اندراج ہے۔ اس سے علوم القرآن سے استفادہ میں یقیناً سہولت ہوگی، تاہم اس میں پورے طور پر اشاریہ سازی کے فن کا لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ موضوعات کے ساتھ اگر عنوانات اور مصنفین کے لحاظ سے اسے مرتب کیا گیا ہوتا تو اس کی افادیت یقیناً اور بڑھ جاتی۔

اشاریہ عالم اسلام اور عیسائیت:

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد کے تحت اس رسالہ کا اجراء جولائی ۱۹۹۰ء میں ہوا۔ یہ دراصل اسلامک فاؤنڈیشن لیسٹر برطانیہ کے جریدہ 'فوکس' کا ترجمہ تھا اور اسی کے تعاون سے اس کا آغاز ہوا۔ ابتدا میں ماہ نامہ تھا، پھر سہ ماہی ہوا۔ اہم مضامین و مقالات اور خاص طور سے موضوع کی انفرادیت کی وجہ سے بہت جلد اس نے مقبولیت پائی، فوکس کی اشاعت موقوف ہو جانے کے بعد بھی یہ جاری رہا۔ اس کے اجرا کا بنیادی مقصد ''مسیحی برادری کی سرگرمیوں کو معروضی انداز میں پیش کرنا تھا''۔ چنانچہ اس میں مطالعۂ مسیحیت کے ساتھ مسلم عیسائی تعلقات پر مشتمل مضامین و مقالات بھی شائع ہوتے تھے۔ مغربی دنیا کے بدلتے رجحان کے پیش نظر انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے ایک اور رسالہ 'مغرب اور اسلام' شائع کرنے کا فیصلہ کیا تو موضوع کی یکسانیت کی وجہ سے 'عالم اسلام اور عیسائیت' کی اشاعت روک دی گئی۔ جنوری ۲۰۰۰ء کا رسالہ اس کا آخری شمارہ تھا جو اس رسالہ کے تمام شمولات کا اشاریہ ہے۔ اسے ڈاکٹر سفیر اختر نے مرتب کیا ہے۔

اس اشاریہ کی ترتیب یہ ہے کہ اس کے مستقل عنوانات (کالم) کے تحت شائع ہونے والی تحریروں کو شماروں اور ماہ وسال کی ترتیب سے درج کیا گیا ہے، البتہ مقالات اور تبصرۂ کتب کا اشاریہ مقالہ نگاروں اور مصنفین کے لحاظ سے الف بائی ترتیب پر ہے۔ آخر میں مصنفین اور موضوعات کے لحاظ سے دو فہرستیں دی گئی ہیں۔ زیادہ بہتر یہ ہوتا کہ اس کے تمام مشمولات پہلے الف بائی ترتیب پر ہوتے، پھر موضوعات اور مصنفین کے لحاظ سے ان کا اندراج کیا جاتا۔ تبصرۂ کتب کا علیحدہ اندراج بھی اسی ترتیب کے مطابق ہوتا۔

ان رسائل کے علاوہ بھی بعض اہم رسائل کے اشاریے شائع ہو چکے ہیں، مگر وہ راقم کو دست یاب نہ ہو سکے اور ان کا ذکر رہ گیا، تاہم چونکہ یہ رسائل اردو کے موقر ترین رسائل ہیں۔ ان کے جو اشاریے مرتب کیے گئے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اردو اشاریے کس پائے کے ہیں۔

اشاریہ سازی پتہ ماری کا کام ہے، دوسرے یہ کہ انہیں شائع کرنے والے ادارے میسر نہیں ہیں، ناشرین انہی کتابوں کو شائع کرنا پسند کرتے ہیں جو نفع بخش ہوں، یہی وجہ ہے کہ متعدد رسائل کے اشاریے، جو یونیورسٹیوں میں تیار کرائے گئے وہ بھی اب تک شائع نہ ہو سکے۔ اس کے ساتھ یونیورسٹیوں اور کالجوں میں علمی اشتراک نہ ہونے کی وجہ سے ایک رسالے کے کئی اشاریے مرتب ہو گئے اور بعض رسائل جن کے اشاریے کی ضرورت تھی ان کا اشاریہ مرتب نہ ہو سکا۔ اس وجہ سے بھی اردو اشاریہ سازی کو کم فروغ ملا۔

اشاریے کا بنیادی مقصد مطلوبہ مواد تک بآسانی رسائی واستفادہ ہے۔ اگر یہ خوبی کسی اشاریے میں نہ پائی جائے تو اسے یقیناً غیر مفید کہا جائے گا۔ اردو کے متعدد ایسے اشاریے ہیں جن سے استفادے کے لیے ایک اور اشاریہ درکار ہوگا۔ ظاہر ہے، یہ اشاریہ نگاروں کا نقص اور کوتاہی ہے، اس لیے اشاریہ سازی کے ساتھ فنی حیثیت سے بھی اس پر غور کرنا ہوگا۔ یقیناً اس سے اشاریہ سازی و کتابیات کے فن کو فروغ ملے گا۔

☆ ☆ ☆

'تحقیقاتِ اسلامی' کا استقبال

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ سہ ماہی 'تحقیقات اسلامی' کا علمی حلقوں میں شروع ہی سے بڑی فراخ دلی اور عالی ظرفی سے استقبال ہوا۔ بزرگوں اور دوستوں نے زبانی طور پر اسے وقت کی ایک اہم ضرورت قرار دیا اور تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے ابتدائی دو ایک شماروں پر جو تاثرات یا تبصرے شائع ہوئے ان سے بھی اسی جذبۂ اخلاص کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں ان کے بعض اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔

معروف عالم دین اور سابق مدیر ماہ نامہ زندگی رام پور مولانا سید احمد عروج قادری مرحوم نے لکھا:

''سہ ماہی تحقیقات اسلامی ادارۂ تصنیف وتالیف علی گڑھ کا ترجمان ہے۔ اس وقت اس کے دو شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ دونوں شماروں کے مطالعہ کے بعد مجموعی تاثر یہ پیدا ہوتا ہے کہ فاضل مدیر نے رسالہ کے پیش نظر مقصد کو سامنے رکھا ہے۔ یہ رسالہ ایک ایسی جگہ سے شائع ہو رہا ہے جو اس وقت ''علم جدید'' کا ایک بہت بڑا مرکز ہے اور علم جدید کے ہر شعبے میں مسلمان دانش وروں کی تعداد بھی اچھی خاصی ہے۔ اس لیے امید کرنی چاہیے کہ رسالہ کو معیاری مضامین ملتے رہیں گے۔ یہ دونوں زیر تبصرہ شمارے اہل علم کے مطالعہ کے لائق ہیں اور ان میں بھرتی کی کوئی چیز نہیں ہے۔ (ماہ نامہ زندگی نو رام پور، مئی جون ۱۹۸۲ء)

مولانا محمد تقی امینی مرحوم سابق ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا یہ تبصرہ تھا:

''یہ سہ ماہی رسالہ ادارۂ تحقق وتصنیف اسلامی علی گڑھ نے نکالنا شروع کیا ہے، جس کے دو شمارے اب تک نکل چکے ہیں۔ ادھر کئی سال سے یہ ادارہ نہایت خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف ہے اور ہر سال باقاعدہ وظیفہ دے کر کئی طالب عالموں کی تربیت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اب اس نے ایک قدم آگے بڑھا کر خوش نما و دیدہ زیب اور علمی مضامین پر مشتمل یہ رسالہ نکالا ہے۔ اس میں بیش تر لکھنے والے اچھے اہل قلم ہیں، جن سے بجا

طور پر ملت کی بڑی توقعات وابستہ ہیں۔ رسالہ کے لیے علمی مضامین حاصل کرنا آسان نہیں ہے، لیکن مدیر رسالہ قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے اس میں کامیابی حاصل کی ہے۔ مضمون نگاروں کا تعارف مجھے بہت پسند آیا۔ (پندرہ روزہ احتساب، علی گڑھ، یکم اور ۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء)

معروف اسکالر اور محقق ڈاکٹر عبدالمغنی مرحوم کا تبصرہ کافی طویل تھا۔ اس کا ابتدائی حصہ یہاں پیش کیا جارہا ہے:

''عصر حاضر میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا چرچا عام ہے، یہاں تک کہ بعض ان حضرات نے بھی اس موضوع پر کام شروع کیا جو اسلامی نظریۂ زندگی اور نظامِ حیات سے کم ہی واقفیت رکھتے ہیں اور کچھ زیادہ دل چسپی بھی نہیں رکھتے، بلکہ ان کا مقصد زیادہ تر اسلام میں جدید خیالات کا پیوند لگا کر مسلمانوں کو کسی نام نہاد ترقی کی دوڑ میں لگانا ہے، یا پھر دنیا کے سامنے اپنے مسلمان ہونے کا عذر پیش کرنا ہے۔ دوسری قسم کے حضرات وہ ہیں جو عصر حاضر کے مسائل کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے اور ان سے آگاہ بھی کم ہی ہیں، بس پرانی باتوں کو ایک ڈھنگ سے جمع کرتے چلے جاتے ہیں، لیکن نئے زمانے میں ان کا مصرف اور موجودہ حالات پر ان کا انطباق دکھانے کی کوشش نہیں کرتے۔

بلاشبہ ماضی قریب میں علامہ شبلیؒ، علامہ ابوالکلام آزادؒ، علامہ سید سلیمان ندویؒ اور سب سے زیادہ علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے اسلام کے نظریہ ونظام کی بہترین ترجمانی عصر حاضر میں کی ہے اور علامہ اقبالؒ نے اس کی ترجمانی کو اپنی دقیقہ سنجی اور نغمہ آفرینی سے دلوں کی دھڑکن بنادیا ہے۔ لہٰذا یہی بزرگ کم از کم ہندوپاک کی حد تک اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے معمار ہیں اور انہی کے کارناموں نے وہ فضا بنائی ہے جس میں نئی نسلوں کی اسلام پسندی پروان چڑھی ہے۔

اس فضا کو پھیلانے اور بڑھانے کے لیے ایسے مستعد صالح ذہنوں کی ضرورت تھی جو ایک ٹیم بن کر کسی ادارۂ تصنیف واشاعت کے ذریعہ تازہ بہ تازہ موضوعات ومسائل پر اسلامی تعلیمات ومعلومات کو بلاخوف وخطر اور بلا رورعایت پیش کریں اور قدیم وجدید کو باہم دگر مربوط کر کے اقدامی انداز سے بات کریں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قدیم علوم اور ان کی معلومات کے عظیم الشان خزانے کو جدید اسلوب سے دنیا کے سامنے لاکر دورِ حاضر کی

ذہنی کم مائگی اور اس سے ہونے والی کم ظرفی کا علاج کریں، تاکہ بیسویں صدی کا علمی توازن درست ہو، جو کم نظر، مرعوب اور کم علم مستشرقین کے غرورِ نفس اور فریب کاریوں کے سبب درہم برہم ہو چکا ہے۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ اور اس کا ترجمان 'تحقیقاتِ اسلامی' اسی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ ادارہ کے نگراں مولانا صدرالدین اصلاحی صاحب اپنے علمی و تصنیفی کمالات اور کارناموں کے لیے دینی حلقوں میں معروف ہیں اور اس کے مدیر مولانا سید جلال الدین عمری اس کارِ عظیم کے لیے بہت ہی موزوں بھی ہیں اور مستعد بھی، جو اس ادارے اور رسالے نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ مجلّہ میں مستقل و مبسوط مقالے بھی ہیں اور مختصر و مفصل تبصرے بھی۔ خالص علمی موضوعات بھی ہیں اور عملی مسائل بھی۔ لکھنے والوں میں ہندوستان کے بھی علماء ہیں اور عالم عرب کے بھی۔ قدیم فقیہ بھی ہیں اور جدید دانش ور بھی۔ اداریہ، مقالہ، تلخیص، تعارف سب کچھ ہے۔ مذہبی، تاریخی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی ہر قسم کے مباحث ہیں۔ ان تمام تحریروں میں قدرِ مشترک اسلامی نقطۂ نظر اور علمی طرزِ بیان ہے، جو اول تا آخر ہر شمارے اور سبھی شماروں میں موجود ہے۔ (تحقیقات اسلامی، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء)

لاہور کے علمی و ادبی مجلّہ 'سیارہ' کے فاضل مدیر پروفیسر حفیظ الرحمٰن احسن نے اپنے تاثرات و احساسات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

''ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ بیش قیمت علمی و تحقیقی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس کے موقر ترجمان سہ ماہی تحقیقات اسلامی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ہر شمار اپنے دامن میں نہایت فاضل اہل علم کے بلند پایہ تحقیقی مقالات کو سمیٹے نہایت آب و تاب سے منظر عام پر آتا ہے اور علم و تحقیق کے شائقین کی پیاس بجھاتا ہے۔ ہمارے علم کی حد تک اس وقت اردو زبان میں برِّعظیم پاکستان و بھارت میں اس معیار کا کوئی اور علمی و دینی جریدہ شائع نہیں ہوتا۔ سہ ماہی تحقیقات اسلامی کے ہر شمارہ اور سلسلۂ مطبوعات کی ہر کتاب کو دیکھ کر ان کے فاضل مرتبین و مؤلفین کے حق میں دل سے دعا نکلتی ہے۔ خدا کرے یہ سلسلۂ خیر اسی طرح کامیابی کے ساتھ اپنے مقاصد کی تکمیل میں جاری رہے۔ بلکہ دوسروں کے لیے بھی راہ نمائی کا فریضہ انجام دیتا رہے۔ (ماہ نامہ سیارہ، لاہور، اشاعت خاص فروری ۱۹۹۱ء)

پاکستان کے ایک صاحبِ قلم جناب سلیم منصور خالد رقم طراز ہیں۔

''مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے 'ترجمان القرآن' کے اجرا، 'دارالاسلام' کے قیام اور جماعت اسلامی کے آغاز سے جس دعوتی، علمی اور فکری تحریک کا آغاز کیا تھا، علی گڑھ کا ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی اسی کے تسلسل میں جماعت اسلامی ہند کی اعانت اور فکر اسلامی کے بہترین عالم جناب صدر الدین اصلاحی کی سرپرستی میں قائم اور سرگرم علم ہے۔ یہ علمی ادارہ نہ صرف برعظیم بلکہ دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں میں نمایاں مقام کا حامل ہے۔ اس ادارے کی صورت گری، قیادت، تنظیم اور تحقیقی سرگرمیوں کے قافلہ سالار جناب سید جلال الدین عمری ہیں، جنھوں نے سہ ماہی 'تحقیقات اسلامی' کی صورت میں تحقیق وجستجو کے بہت سے امکانات کو بیدار بھی کیا ہے اور ان کی قلمی تشکیل بھی کی ہے۔ یہ جریدہ عوامی نہیں، علمی ہے۔ اس کا اسلوب تجزیاتی وتحقیقی ہے۔

سہ ماہی 'تحقیقاتِ اسلامی' میں پیش کردہ تحریریں ایک جانب مقلدانہ طرز فکر کی نفی کرتی ہیں، تو دوسری طرف یہ تحریریں اسلامی روایت سے بھی پختگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مجلّے میں عموماً ایسے موضوعات کو زیر تحقیق لایا جاتا ہے جن پر بالعموم روایتی مذہبی ادارے اور پرچے سوچنا بھی گوارا نہیں کرتے۔ اس کے مشمولات میں سیرت پاکؐ، مسلم تاریخ کی اسلامی تعبیر، اسلامی معاشیات، تصوف، مسئلہ جنس، غیر مسلموں سے مسلمانوں کے باہم ربط وتعلق جیسے موضوعات پر جان دار تحریریں ملتی ہیں۔ عربی سے بعض قیمتی مضامین کے عمدہ اردو تراجم اس پر مستزاد ہیں۔ حیات اجتماعی کے بعض جدید مسائل اور الجھاووں پر اسلامی تحریکات کے لٹریچر میں کچھ خلا سا محسوس ہوتا ہے۔ اس مجلّے کے دامن میں اس کمی کو دور کرنے کے امکانات نظر آتے ہیں۔ ہماری تجویز ہے کہ ہر شمارے میں اسلام اور عالم اسلام سے متعلق کسی کتاب پر مفصل ریویو اور برعظیم یا بیرونی یونی ورسٹیوں میں ان موضوعات پر تحقیقی مقالات کے نتیجۂ فکر کو پیش کرنے کا آغاز کیا جائے۔ اس پرچے کا پاکستانی ایڈیشن شائع ہو، یا پھر اس کی اشاعت سے دل چسپی رکھنے والے افراد اور اداروں کو پرچے کی ترسیل باقاعدہ بنائی جاسکے، تو یہ ایک مفید خدمت ہوگی۔ (ماہ نامہ ترجمان القرآن لاہور، ستمبر ۱۹۹۶ء)

ادارۂ تحقیق اور مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے بارے میں

اصحابِ علم و تحقیق کے تاثرات و مشورے

مجلّہ ''تحقیقاتِ اسلامی'' اس شمارے کے ساتھ اپنی عمر کے پچیس (۲۵) سال جب پورے کر رہا ہے تو خیال ہوا کہ اس کے متعلق اہل علم اور اپنے قلمی معاونین کے تاثرات معلوم کیے جائیں۔ اس کا مقصد 'تحقیقاتِ اسلامی' کی خدمات کو نمایاں کرنا نہیں ہے بلکہ غرض صرف یہ ہے کہ ان کی روشنی میں اسے مزید بہتر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ان تاثرات میں بعض دوستوں نے تعریف و توصیف کے کلمات بھی استعمال کیے ہیں۔ یہ ان کا خلوص و محبت ہے۔ اس سے یقیناً مسرت محسوس ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس میں کبرِ نفس پیدا ہونے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے اور اپنے دین کی خدمت کی مزید توفیق عنایت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے برادرم ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کو کہ انھوں نے ان تاثرات کو حاصل کرنے کے لیے بڑی محنت کی۔ بعض حضرات کو یاد دہانی کے خطوط بھی انھیں لکھنے پڑے۔ بعض اصحاب کی تحریریں کسی قدر طویل تھیں، انھیں صفحات کی قلت کی وجہ سے مختصر کرنا پڑا۔ امید ہے کہ اسے وہ گوارا فرمائیں گے۔ بعض حضرات نے مفید مشورے دیے ہیں۔ انشاء اللہ ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے گی۔ جن اصحاب کے تاثرات وصول ہوئے ہیں وہ سب ہمارے لیے معزز و محترم ہیں۔ ان کے درمیان کوئی فرق ہم گوارا نہیں کرتے۔ البتہ ترتیب میں اسماء گرامی کی رعایت کی گئی ہے۔ انھیں حروف تہجی کے لحاظ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ ہم ان سب کے شکر گزار ہیں جنھوں نے اپنے تاثرات روانہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ (جلال الدین)

پروفیسر احمد سجاد

سابق صدر شعبۂ اردو رانچی یونیورسٹی

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کا ترجمان سہ ماہی مجلّہ 'تحقیقاتِ اسلامی' اردو دنیا کا ایک وقیع اسلامی رسالہ ہے جو پابندی کے ساتھ پچھلے پچیس برسوں سے مسلسل شائع ہورہا ہے۔ راقم الحروف اس رسالہ کے اولین شمارہ سے آج تک اس کا قاری ہے۔ اس کی چار خصوصیات قابل ذکر ہیں:

اوّل موضوعات کے اعتبار سے اس کی ہمہ گیری۔ یہ اس کے تقسیم مباحث ہی سے واضح ہے اور وہ ہیں: ''تحقیق وتنقید، بحث ونظر، سیر وسوانح، ترجمہ وتلخیص، نقد و استدراک اور تعارف وتبصرہ'' ان عنوانات کے تحت ملکی وعالمی شہرت یافتہ محققین ومقالہ نگار اصحاب کے مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔

دوم، عصر حاضر کے جدید تر چیلنجوں اور مسائل پر قرآن وسنت اور تاریخ اسلامی کے تناظر میں مدلل بحث۔

سوم، دعوت دین کے مختلف پہلوؤں کا تحلیل وتجزیہ اور

چہارم، زبان وبیان کے اعتبار سے باوقار اور اعلیٰ معیار۔

یہی وجہ ہے کہ صدر ادارہ اور مدیر محترم مولانا سید جلال الدین عمری اور ان کے بعض رفقاء کے مضامین اور تصانیف متعدد زبانوں میں ترجمہ ہوکر دنیا کے مختلف علاقوں میں ہاتھوں ہاتھ لی جاتی ہیں اور انھیں عالمی اسلامی سمیناروں اور اجتماعات میں پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ مدعو بھی کیا جاتا ہے۔

ہر سال کے آخری شمارے میں چاروں شماروں کی فہرستیں موضوعات اور مقالہ نگاروں کے نام کے ساتھ شائع کی جاتی ہیں۔ صرف پچھلے سال ۲۰۰۵ء ہی کی فہرست پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے تو مذکورہ بالا عنوانات کے تحت ۲۳ گراں قدر مقالات شائع ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ، اردو اور انگریزی زبانوں کی ۱۲ اہم اسلامی تصنیفات پر رفقائے

ادارہ کے بے لاگ تعارف وتبصرے بھی شامل ہیں۔ 'حرف آغاز' کے زیرعنوان، مدیرمحترم صفحہ دوصفحہ کی رسمی تحریر پر کبھی اکتفانہیں کرتے۔ پچھلے سال کے پہلے ہی شمارے میں مولانا صدرالدین اصلاحیؒ (۱۹۱۶-۱۹۹۸ء) ماہرقرآنیات، ممتاز مصنف، مخلص داعی دین اوراس ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کے اولین صدر کی حیات وخدمات پر فاضل مدیر کا ایک جامع مقالہ شائع ہوا ہے۔ ۲۰۰۵ء کے تیسرے شمارے میں ''دارالاسلام اور دارالحرب کا تصور (جدید عالمی پس منظر میں)'' پر ایک علمی مقالہ ہمارے مطالعہ میں آتا ہے۔ چوتھے شمارے میں مدیرمحترم کے قلم سے ایک اہم علمی اور تاریخی بحث ہمیں ملتی ہے۔ وہ ہے 'عرب کا قبائلی نظام اور اسلام کی اصلاحات' ان کے علاوہ ''اختلاف قرات اور احادیث نبوی، تفسیر قرآن میں اسباب نزول کا مقام، دین الٰہی کا تحقیقی مطالعہ، قرآن مجید اور تسخیر کائنات، سیاست عادلہ، غیرمسلموں سے سماجی تعلقات، شیخ احمد سرہندی کے تجدیدی کارنامے، اصحاب صفہ اور اشاعت اسلام'' وغیرہ جیسے وقیع مقالات سے اس مجلّہ کے وزن ووقار کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ادارہ کی کامیاب پچیس سالہ گراں قدر علمی وتحقیقی خدمات پر راقم الحروف صدرمحترم اور دیگر معزز رفقائے ادارہ کی خدمت میں دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔

پروفیسر اقتدار حسین صدیقی

سابق صدر شعبۂ تاریخ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

میرا تعارف مولانا سید جلال الدین عمری سے ۱۹۸۶ء میں ہوا تھا۔ اس کا وسیلہ ایک کا مقالہ تھا جو کہ صدر شعبۂ دینیات (سنّی) مولانا تقی امینی صاحب مرحوم کی صدارت میں ان کے شعبے کے ایک لیکچرر نے پڑھا تھا۔ غالباً مقالہ کا موضوع سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کی اصلاحی تحریک تھا۔ جب مقالہ پر بحث اور تبصرہ ہوا تو اس میں میں نے بھی حصہ لیا۔ اگلے دن شام کے وقت مولانا پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی کے ساتھ غریب خانے پر تشریف لائے۔ بعد تعارف انھوں نے مجھے تحقیقات اسلامی کا تازہ شمارہ عنایت کیا اور

یہ بھی فرمائش کی کہ اس مجلّہ کے لیے میں بھی لکھوں۔ میں نے یہ کہتے ہوئے معذرت چاہی کہ اردو میں لکھنے کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس سلسلے میں میری کوشش کام یاب نہیں ہوگی۔ لیکن مولانا نے اصرار کیا کہ جو کچھ آپ نے مقالہ کے بارے میں کہا تھا اسی کو تحریر کر دیجیے، وہی مقالہ ہو جائے گا۔ میں پہلی ہی ملاقات میں مولانا کے خلوص اور علم دوستی سے متاثر ہو چکا تھا، لہٰذا میں نے احتراماً وعدہ کرلیا۔ کئی دن سوچنے کے بعد طے کیا کہ میں اردو میں تاریخ نگاری کے آغاز پر لکھوں اور لٹریچر کا اسلامی تناظر میں تجزیہ پیش کروں۔ میرے مقالہ کو مولانا نے دو قسطوں میں چھاپا۔ اس کے بعد وہ مجلّہ کی کاپیاں بھیجتے رہے اور ملاقات کے ذریعے نیاز بھی حاصل ہوتا رہا۔

تحقیقات اسلامی ایک اعلیٰ معیاری تحقیقی مجلّہ ہے۔ اس کی قابل تعریف خصوصیت یہ ہے کہ مولانا نے اس کو مسلکی اختلافات اور تنازعات سے پاک رکھا ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے اصحاب کے مقالات چھپتے رہتے ہیں، بشرطے کہ لکھنے والے کا مقصد بحث و تمحیص ہو، مناظرہ نہ ہو۔ مولانا کی دل چسپی اس امر میں رہتی ہے کہ اسلامی ثقافت کے درخشندہ پہلوؤں کو اجاگر کیا جائے۔ ان کی نظر میں مسلمانوں میں جو فکری جمود پایا جاتا ہے وہ مذہب اسلام کی بنا پر نہیں، بلکہ اس کا صحیح شعور اور علم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ درحقیقت اسلام کا نظام فکر تخلیقی ذہن پیدا کرتا ہے اور جب تک باب اجتہاد بند نہیں ہوا مسلمان ترقی کی راہ پر گام زن رہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ تحقیقات اسلامی دین کا صحیح تصور پیش کرتا ہے۔ اور ہندوستان اور بیرونی ممالک میں مجلّہ کی مقبولیت روز افزوں ہے۔ میں اس موقع پر مولانا سید جلال الدین عمری اور ان کے رفقاء کار کو دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد

چیرمین انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز اسلام آباد و مدیر سہ ماہی ترجمان القرآن لاہور

یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی کہ ''تحقیقاتِ اسلامی'' کی اشاعت کے پچیس سال

پورے ہونے پر آپ ایک خصوصی شمارہ شائع کر رہے ہیں۔ میں 'تحقیقاتِ اسلامی' کا مطالعہ شروع ہی سے کر رہا ہوں اور شاید چند ہی ایسے شمارے ہوں گے جو کہ میری نظر سے نہ گزرے ہوں۔ اس مجلّے نے علمی انداز میں اسلام کی دعوت اور دین کے موضوعات پر فکر کو جلا بخشنے والی قیمتی خدمات انجام دی ہیں۔

میرے محترم بھائی مولانا سید جلال الدین عمری علم واخلاق میں اسلاف کی مثال ہیں اطال اللہ عمرہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو دل اور دماغ کی جن اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے ان کے ذریعے انھوں نے اس کام کو جاری رکھا ہے جس کا آغاز بیسویں صدی میں مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ اور ان کے اولین رفقائے کار نے کیا تھا۔ مولانا سید جلال الدین عمری کی زیرِ سرپرستی 'تحقیقات اسلامی' کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے پرانے چراغ ہی روشن نہیں رکھے، بلکہ نئے چراغ بھی جلائے ہیں اور ان موضوعات پر دادِ تحقیق دی ہے جن پر تحریک کے السابقون الاولون نے کھل کر کلام نہیں کیا، یا صرف اجمالی اشارات تک محدود رہے تھے۔ 'تحقیقاتِ اسلامی' کے ذریعے چند بڑے نادر موضوعات پر بھی کام سامنے آیا ہے، جیسے اسلام اور خدمت خلق، اسلام اور غیر مسلموں کے تعلقات اور یہ اسی مجلّے اور اس کے مدیر کا منفرد کارنامہ ہے۔

میں آپ سب کو ان علمی خدمات پر، جو صرف علمی ہی نہیں بلکہ اسلام کے انقلابی پیغام کو دورِ حاضر کے مسائل اور ضرورتوں کی روشنی میں پیش کرنے کا ذریعہ ہیں، دل کی گہرائیوں سے ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ یہ کام نہ صرف جاری رہے، بلکہ اس میں دن دگنی اور رات چوگنی ترقی واقع ہو۔

آئندہ کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ تہذیبی تصادم سے جو مسائل پیدا ہو رہے ہیں وہ ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح پر بڑی اہمیت کے حامل ہیں، ان پر فکر و بحث، جستجو اور تحقیق اور اجتہادی بصیرت کے ساتھ کام کیا جائے۔ اُن معاشی، سماجی اور ثقافتی موضوعات پر بھی کام کی ضرورت ہے جن کا حق ابھی تک ادا نہیں ہوسکا۔ یہ سب اس جدوجہد کے لیے ضروری ہے جس کا ہدف یہ ہے کہ اسلام کی رہنمائی کی روشنی میں آج کی

انسانی دنیا کی تشکیلِ نو اور حق و انصاف کے غلبے کو ممکن بنایا جا سکے۔

بلاشبہ ہمارا کام جدوجہد کرنا ہے، لیکن جدوجہد ہی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ منزل اور اہداف اور سفرِ راہ کے تمام ضروری پہلوؤں کو سامنے رکھا جائے۔ ایک اور بات جو اس موقع پر آپ سے عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ تحقیقاتِ اسلامی میں جہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام کے احکام، انداز اور اصولوں کی روشنی میں زندگی کے سلگتے ہوئے مسائل کے بارے میں رہنمائی فراہم کی جائے اور دلیل کے ساتھ اس کی افادیت کو واضح کیا جائے وہیں ہمارے مضامین میں descriptions کے ساتھ ساتھ analysis اور پھر تقابل اور اس کے ساتھ آگے بڑھ کر اگر ہو سکے تو Emperical Evidence کی روشنی میں ہمارے اپنے خیالات، تصورات اور تجاویز کا احتساب، توثیق و تسوید سے بھی گریز نہ کیا جائے۔ جدید اسلامی تحقیق میں اس پہلو سے خاصی کمی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح 'تحقیقاتِ اسلامی' کے ذریعہ اس کے مضمون نگار حضرات گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں انشاء اللہ اس کے نتیجہ کے طور پر اگلے مرحلے میں لکھنے والوں کی ایک نئی کھیپ بھی اس مجلّے کے ذریعے ہمارے فکری اور علمی محاذ پر رونما ہوتی رہے گی، تاکہ یہ سلسلہ جاری و ساری رہ سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب سے اور ہم سے وہ کام لے جو دنیا میں انسانوں کے لیے بہتری کا اور آخرت میں ہمارے لیے نجات اور کامیابی کا ذریعہ ہو۔

(۲)

آپ آج کل جن موضوعات پر قلم اٹھا رہے ہیں درحقیقت وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس ذخیرہ کو دیگر زبانوں خصوصاً انگریزی میں منتقل کرانے کے کام پر توجہ دی جائے، تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے حوالے سے آج کے زمانے میں پھیلی اور پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔ 'غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق' کے ترجمہ کے بارے میں ہمارے یہاں پہلے بھی کچھ مشورہ ہوا تھا۔ آپ کے ہاں اس کے ترجمے کے سلسلے میں کوئی کام ہو رہا ہو تو براہ کرم مطلع فرما دیجیے۔

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن الاعظمی

مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ و مدیر مجلّہ البعث الاسلامی۔

یہ معلوم کرکے انتہائی مسرت اور سعادت کا احساس ہوا کہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کا سہ ماہی ترجمان 'تحقیقاتِ اسلامی' سال رواں کے اختتام کے ساتھ اپنی عمر کے پچیس سال پورے کرلے گا، اور اس مناسبت سے آپ اس سال کے آخری شمارے کو خصوصی شمارے کی حیثیت سے شائع کریں گے اور اس میں ان شاء اللہ مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے مدیر محترم مولانا سید جلال الدین عمری مدظلہ کے قلم سے ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی کی پچیس سالہ خدمات کا تعارف پیش کیا جائے گا اور مجلّہ کا پچیس سالہ موضوعاتی اشاریہ بھی قارئینِ کرام کی خدمت میں اہدا کیا جائے گا۔

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی عام مجلّات اور رسائل سے الگ ایک بامقصد اور ذمہ دارانہ تحریک اسلامی کے ترجمان کی حیثیت سے تقریباً پچیس سال سے مسلسل شائع ہورہا ہے، اور فکر اسلامی کی اشاعت اور دعوت اسلامی کی تشریح وتبلیغ اور عصری مسائل کی تحقیق وتوضیح اسلامی نقطۂ نظر سے پیش کرنے کی اہم ترین خدمت انجام دے رہا ہے۔ تحریکِ اسلامی کے ترجمان کی حیثیت سے اس نے اپنا ایک خاص مقام بنالیا ہے، اور نہ صرف عوام بلکہ امت کے خواص بھی اس کے موضوعات سے مستفید ہوتے ہیں۔

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی جن مقاصد کے ماتحت جاری کیا گیا تھا الحمد للہ اس کا وہ پوری طرح پابند ہے اور دوسروں کے لیے مشعلِ راہ اور قابل تقلید ہے۔ ہم نے شروع سے اس رسالے کے اجراء کو فکرِ اسلامی کے میدان میں ایک اہم قدم تصور کیا تھا اور اس کے بہت سے مضامین کو عربی زبان کا جامہ پہنا کر اپنے عربی مجلّہ ''البعث الاسلامی'' میں شائع کیا تھا، اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔

مقام مسرت ہے کہ مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی اپنے عظیم مقصد میں پوری طرح کامیاب ہے۔ اس نے اسلامی تعلیمات کو صحیح شکل اور بہترین علمی اسلوب میں پیش کرنے

کی ذمہ داری قبول کی ہے، تاکہ دورِ جدید میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا علمی انداز میں ازالہ ہو سکے اور اسلام کو ایک زندہ اور انقلابی پیغام کی حیثیت سے دنیا میں پیش کیا جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ عالم انسانیت کے تمام مسائل، خواہ وہ زندگی کے کسی شعبہ سے تعلق رکھتے ہوں، ان کا فطری حل اسلام اور صرف اسلام میں موجود ہے، اس کے علاوہ تمام کوششیں بے سود ہیں، بلکہ وہ انسانی زندگی کو پیچیدہ تر بنا کر ایک مایوسی کی فضا تیار کرنے کی ذمہ دار ہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ آج انسانی زندگی کی کوئی قیمت باقی نہیں رہ گئی اور انسانیت کو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے، جیسا کہ آج دنیا کے مختلف خطوں میں مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

میں دل کی گہرائیوں سے ہدیۂ تہنیت و تبریک پیش کر رہا ہوں اور تمنا رکھتا ہوں کہ آپ حضرات کے ذریعہ اسلامی دعوت و فکر کی نشر و اشاعت کا جو کام ہو رہا ہے اس کا دائرہ اور زیادہ وسیع ہو اور اسلام کو زندگی اور کائنات کے تمام مسائل کے عملی حل کے طور پر پیش کر کے خیر امت کا فریضہ انجام دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اور تحقیقاتِ اسلامی کے مدیر اعلیٰ کو اپنی خاص توفیق سے سرفراز فرمائیں اور آپ حضرات کی خدمت کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع فرما کر امت ہندیہ پر احسان فرمائیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی

ناظم دار المصنفین و مدیر ماہنامہ معارف اعظم گڑھ

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی نے اپنی عمر کے ۲۵ سال میں اسلام اور اس کے متعلقات پر نہایت عالمانہ اور محققانہ مضامین شائع کیے ہیں اور اس کی یہ بھی خصوصیت رہی ہے کہ اس نے اسلام اور اس سے متعلق چیزوں کو مثبت انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے اوپر کوئی لیبل چسپاں نہیں کیا ہے۔ آپ کے مقالہ نگاروں میں بھی وہ اہل علم شامل رہے ہیں جو معروضی اور سائنٹفک انداز میں اسلامی اور علمی مسائل پر بحث و تبصرہ کے عادی ہیں اور جو باتیں لکھتے ہیں ان کو نقل و عقل سے ہم آہنگ کر کے لکھتے ہیں۔ خدا کرے آپ جو نمبر

نکال رہے ہیں وہ ہر طرح اپنے مقصد میں کامیاب اور باوقار ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی کوششوں کو بارآور کرے۔ آمین۔

پروفیسر عبدالرحیم قدوائی

شعبۂ انگریزی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یہ امر بڑی ہی مسرت اور طمانیت کا باعث ہے کہ بحمد اللہ آپ کے موقر مجلّے 'تحقیقاتِ اسلامی' کی اشاعت کے ۲۵ سال مکمل ہو گئے۔ ربع صدی تک یہ مجلّہ پابندی اور اپنے اعلیٰ معیار اور امتیازات کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ اس کے لیے آپ لائقِ صد تبریک ہیں۔

اپنے آغاز ہی سے اس مجلّے نے اپنا مقام پیدا کیا اور اسے برقرار بھی رکھا، بلکہ اس کی آب وتاب میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ اس میں ایک موقر علمی مجلّے کی خصوصیات بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں۔ اسلام کے بنیادی مآخذ بالخصوص تفسیر، حدیث، سیرت اور دیگر اسلامی موضوعات پر طبع زاد، سنجیدہ اور بصیرت افروز مقالے، جن میں تحقیق وتنقید کا حق ادا کیا جاتا ہے، اس کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ خاص بات یہ کہ اس کے مقالات مسلکی عصبیت اور گروہی مناظرہ بازی سے پاک ہوتے ہیں۔ سطحیت، سنسنی خیزی، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں کی افسانہ طرازی اور اپنی کم زوریوں کے لیے اغیار کو موردِ الزام ٹھہرانا اور انھیں مطعون کرنا اس مجلّے کا کبھی وطیرہ نہ رہا۔ سیاست اور جذباتیت کی گرم بازاری میں راہِ اعتدال بلکہ صراطِ مستقیم پر قائم رہنا اس مجلّے کو دیگر رسائل پر نمایاں فوقیت عطا کرتا ہے۔

'تحقیقاتِ اسلامی' کے اعلیٰ علمی معیار کا میں بذاتِ خود شاہد ہوں کہ انگلستان کی بعض جامعات میں اردو سے واقف اسلامیات کے طالب علم اس مجلّے کو بہ طور ماخذ استعمال کرتے ہیں۔

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی اور اس کے اربابِ حل وعقد اس قابلِ رشک کاوش کے لیے دلی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللھم زد فزد۔

ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی

مرکز ابحاث الاقتصاد الاسلامی، جامعۃ الملک عبدالعزیز جدہ

ہماری اردو صحافت کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ ایک شخص نے کوئی رسالہ جاری کیا جو اس کی زندگی میں آن بان سے چلتا رہا، لیکن اس کے اس دنیا سے رخصت ہوتے ہی رسالہ بھی چل بسا۔ لیکن ایسی مثالیں کم ملیں گی کہ کسی نے کوئی رسالہ نکالا اور اس کے ساتھ ایک لائق و فائق ٹیم بھی تیار کی ہو جو بانی مبانی کے بعد اس کو جاری و ساری رکھ سکے۔ اسی طرح ایسی مثالیں بھی کم یاب ہیں کہ رسالہ کا جو معیار آغاز میں رکھا وہ آخر تک برقرار رہا ہو۔ اس کی خاص وجہ یہ رہی ہے کہ ایک ہی شخصیت شروع سے آخر تک چھائی رہی اور جانشینوں کی تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی۔ جہاں دو ایک جگہوں پر اس طرف توجہ ہوئی وہاں نتیجہ بھی بڑا اچھا رہا۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کا ترجمان مجلّہ 'تحقیقاتِ اسلامی' دوسری قسم میں آتا ہے۔ ربع صدی سے آب و تاب کے ساتھ اس کی اشاعت اور بحث و تحقیق کا اس جیسا معیار کم رسائل کو نصیب ہوا ہے۔ ادارہ نے نہ صرف اپنے اسکالرس کو تربیت دے کر اس معیار کو پہنچایا ہے، بلکہ تحقیقاتِ اسلامی کے قارئین اور مقالہ نگاروں میں بھی علمی و تحقیقی مواد کی تلاش و جستجو اور پیش کش کا ذوق و مزاج پروان چڑھایا ہے۔ یہ حلقہ ان شاء اللہ اس بات کی ضمانت ہوگا کہ رسالہ اپنے وجود اور معیار کو برقرار رکھ سکے۔

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے ربع صدی مکمل کرنے کی تقریب پر اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ مجلّہ کے پیغام کو ہم بدلتے ہوئے حالات میں کس طرح اور بھی موثر اور عام کر سکتے ہیں۔ اس موقع پر میں ذمہ داران ادارہ و رسالہ کی توجہ انٹرنیٹ کے استعمال اور ادارہ کے ایک شبکۂ عنکبوتیہ (WEB SITE) کی ضرورت کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا۔ تحقیقاتِ اسلامی نے گذشتہ پچیس سالوں میں جو گوناگوں موضوعات پر گراں قدر تحریریں شائع کی ہیں وہ لائبریری کے اندر محفوظ/ دفن ہو کر نگاہوں سے اوجھل نہ ہو جائیں،

یا ان سے استفادہ انہی تک محدود نہ رہے جو براہ راست رسائی رکھتے ہیں، بلکہ ان کا فیض عام ہو اور وہ بحث وتمحیص کرنے والوں کی نگاہوں میں ہمیشہ رہیں، اس کے لیے ضروری ہے کہ ادارۂ تحقیق وتصنیف کی ایک ویب سائٹ ہو جس پر ادارہ کے تعارف، خبروں، ضرورتوں اور سرگرمیوں کے علاوہ ادارہ کی مطبوعات کی فہرست اور خاص طور پر مجلّہ کی تحقیقات بھی موجود ہوں۔ پورے پچیس سالوں کے مجلّہ کو انٹرنیٹ پر ڈال دینا کافی زحمت طلب اور گراں بار ہوگا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ صرف ان کی فہرست کو اس نوٹ کے ساتھ دے دیا جائے کہ خواہش مند حضرات اپنی پسند کے مقالہ کو ادارہ سے براہ راست طلب کر سکتے ہیں۔ ادارہ نے جو اس موقع پر اشاریہ تیار کیا ہے اس کا انٹرنیٹ پر آنا مفید رہے گا، تاکہ دنیا کے ہر کونے میں موجود اردو داں جان سکیں کہ اب تک تحقیقات اسلامی نے کن موضوعات پر کیا چیزیں شائع کی ہیں۔ آگے چل کر اس سائٹ پر تبصرے اور مذاکرے کا سلسلہ بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ اس سے مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کا حلقہ وسیع تر ہوگا اور وہ اپنے مشن کو اور اچھی طرح پورا کر سکے گا۔ وباللہ التوفیق۔

مولانا عمید الزماں قاسمی کیرانوی

کارگزار صدر تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند، وجنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ کے ۲۵ سال پورے ہونے پر میں سب سے پہلے دل کی گہرائیوں سے مجلّہ تحقیقات اسلامی اس کے فاضل مدیر مشہور اہل قلم مولانا سید جلال الدین عمری مدظلہ اور معاون مدیر مولانا محمد رضی الاسلام ندوی اور دیگر ذمہ داران واصحاب کار کو اپنی نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔ موجودہ دور میں جب کہ سنجیدہ اور فکری موضوعات پر مطالعے کے رجحان میں نمایاں کمی آئی ہے، تفریحی اور پیشہ ورانہ کتاب خوانی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے؛ کسی سنجیدہ دینی اصلاحی اردو مجلّے کا ربع صدی کی مدت پوری کرلینا بھی کچھ کم حیرت کی بات نہیں۔ یہ اپنے آپ میں ہی ایک بڑا کارنامہ لگتا ہے۔

رسالہ 'تحقیقات اسلامی' اسم بامسمّٰی ہے۔ صحافتی ضرورت کے لیے اخباری نوعیت کے بجائے اس کے مضامین تحقیقی اور تفصیلی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ موضوعات بھی ایسے ہوتے ہیں جن پر واقعی تحقیق ومطالعے کی ضرورت ہے۔ یہ اس رسالے کی انفرادیت نہ سہی، کہ دوسرے رسائل بھی۔ اگرچہ قلیل تعداد میں۔ اس زمرے میں آتے ہیں، تاہم ان قلیل تعداد کے رسائل میں بھی تحقیقات اسلامی کا نام فہرست کے شروع حصے میں ہی آئے گا۔ بہر حال یہ فضل خداوندی کے علاوہ ادارے کے ذمہ داران ومنتسبین کی محنت وجاں کاہی اور لیاقت وقابلیت ہی نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

اہم موضوعات پر علمی کتابوں کی اشاعت کے علاوہ اس کا ایک انتہائی اہم کام دینی مدارس وعصری جامعات کے فضلاء کو تصنیفی تربیت دینا ہے۔ یہ کام جس اہمیت کا حامل ہے، اس کی انجام دہی کے لیے ایسی ہی اہمیت کے حامل ادارے کی ضرورت تھی جس کی جگہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی نے لی ہے۔

اس بات کی ضرورت تو اگرچہ مدتوں بلکہ صدیوں سے محسوس کی جاتی رہی ہے، بالخصوص جب سے یورپ کو دنیا پر غلبہ اور اقوام عالم پر سیادت حاصل ہوئی ہے کہ اسلام کو ایک فطری مذہب اور مکمل ومتوازن نظام حیات کے طور پر معروضی انداز میں دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ آپ اپنی کسی شے (Product) کا دوسروں کو خریدار کس طرح بناتے ہیں، اس کا بہت کچھ انحصار پیش کش کے طریقے پر ہے۔ اسلامی مفکرین، دعاۃ اور اہل لسان وقلم کے لیے سب سے اہمیت کی حامل چیز معاصر ذہن ومزاج کے مطابق اسی اسلوب کی تلاش ودریافت ہے۔ تحقیقات اسلامی کے ایک قاری کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا اسلوب اس منہج اور معیار سے قریب تر ہے۔ تاہم خوب سے خوب تر کی جستجو تو بہر حال رہنی ہی چاہیے۔

میں یہاں چند تجاویز پیش کرنا چاہوں گا۔

(۱) ادھر چند سالوں میں اسلام پر تنقید واعتراض کی ایک وسیع لہر چل پڑی ہے۔ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے قضیے زبردستی ابھارے اور زندہ کئے جارہے ہیں جن میں کچھ

بھی نیا پن نہیں اور جن پر کافی کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یورپ اور امریکہ خود ابنائے اسلام پر مشتمل ایسے مستغربین کی ٹیم تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے جو شب و روز اسلامی عقائد و نظریات کی گھات میں لگے ہیں۔ اس کا بہت کچھ اندازہ حالیہ برسوں میں مغربی پریس سے چھپ کر آنے والی کتابوں سے ہوتا ہے۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اسلام پر تازہ لکھی جانے والی ایسی تحریروں / کتابوں پر نظر رکھی جائے اور ان کا جائزہ لیا جائے۔ ہر شمارے میں کم از کم ایسی کسی ایک کتاب کو منتخب کیا جا سکتا ہے۔

(۲) اہم معاصر فکری موضوعات پر خصوصی شمارے نکالنے کی روایت پرانی ہے، لیکن اسے یہ رخ دیا جانا چاہیے کہ پہلے اس پر مختلف شماروں میں بحث و مباحثہ ہو، اہم علماء اور اہل قلم کو اس مباحثے میں شرکت کی دعوت دی جائے اور ان سے مضامین لکھوائے جائیں، پھر ان میں سے اہم تحریروں اور دیگر نئے پرانے مضامین کو شامل کر کے باضابطہ ایک عدد خاص یا کتاب کی شکل دے دی جائے۔

(۳) تحقیقات اسلامی میں اہم عربی مضامین کے ترجمے نظر آتے ہیں۔ عربی کے علاوہ دوسری زبانوں مثلاً انگریزی کی بھی اچھی تحریروں اور مقالات کے تراجم شائع ہونے چاہیں۔

(۴) ایک اہم کام یہ کیا جا سکتا ہے کہ ان ۲۵ سالوں کے درمیان چھپنے والے اہم اور مفید ترین علمی مقالات کا انتخاب ایک کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے۔ کیوں کہ بعض دفعہ بہت اہم چیزیں وقت گزرنے کے بعد مجلّات و رسائل میں مدفون ہو کر رہ جاتی ہیں۔

تقریباً ہر ادارے پر اس کے علمی پروگرام کے اعتبار سے قلت وسائل کی تلوار ہمیشہ لٹکتی رہتی ہے۔ (جس کا کچھ تجربہ خود راقم الحروف کو بھی ہے) ورنہ میرا اور دوسرے قارئین کا غالباً سب سے پہلا مشورہ یہ ہوتا کہ جتنی جلد ممکن ہو 'تحقیقات اسلامی' کو سہ ماہی سے ماہانہ کر دیا جائے۔

بہر حال یہ چند باتیں تھیں جو تجاویز کی شکل میں نوک قلم پر آ گئیں۔ ان پر غور

کیا جاسکتا ہے۔ اخیر میں ایک بار پھر میں مجلّہ تحقیقات اسلامی کے مدیران وذمہ داران بالخصوص محترم مولانا سید جلال الدین عمری کو اس پرمسرت موقع پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور مجلّے کی مزید افادیت ومقبولیت کے لیے دعا گو ہوں۔

پروفیسر کبیر احمد جائسی

سابق ڈائرکٹر ادارۂ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

اگر چہ میری حیثیت غبارِ کارواں سے زیادہ نہیں، مگر مجھ کو فخر ہے کہ ادارۂ تحقیق و تصنیفِ اسلامی کا شریکِ سفر میں بھی ہوں۔ مجلّہ 'تحقیقاتِ اسلامی' میں میرا اولین مضمون ۱۹۸۴ء میں (قسط اول جولائی-قسط دوم اکتوبر) شایع ہوا تھا۔ اللہ کا کرم ہے کہ 'تحقیقاتِ اسلامی' سے میرا قلمی تعاون آج بھی برقرار ہے۔

جس وقت 'تحقیقاتِ اسلامی' کی اشاعت کا آغاز ہوا تھا اُس زمانے میں ہندوستان میں کئی اہم علمی اور مذہبی رسالے شایع ہو رہے تھے۔ روزِ اول سے مجلّہ 'تحقیقاتِ اسلامی' نے سب سے جدا اپنی راہ بنائی اور آہستہ خرامی کے ساتھ اپنی متعین کردہ منزل کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی زمانے میں آب وتاب سے نکلنے والے کئی علمی رسالے اب بند ہو چکے ہیں اور جو زندہ ہیں وہ بھی یوں کہیے کہ سسک سسک کر جی رہے ہیں۔ ان نازک حالات میں ''تحقیقاتِ اسلامی'' ٹھوس علمی اور مذہبی مجلّہ ہونے کے باوجود اپنے روزِ آغاز ہی سے آب وتاب سے شایع ہو رہا ہے۔ اس نے اپنے معیارِ تحقیق کو برقرار رکھتے ہوئے اردو دنیا کو متعدد علمی قلم کار دیے ہیں۔ یہ وہ قلم کار ہیں جو مولانا سید جلال الدین عمری کی تشویق اور پذیرائی سے پہلے صرف انگریزی زبان میں اظہارِ خیال کیا کرتے تھے۔ مولانا نے اُن کو اردو زبان میں لکھنے کے لیے متوجہ کیا، اپنا پورا وقت صرف کرکے اُن کی تحریروں کے ''کھانچوں'' کو نکال کر دل آویز بنا دیا، اس طرح وہ اپنا کارواں بنانے میں کامیاب ہوئے، جس میں ہر عمر کے قلم کار سرگرم سفر ہیں۔

مولانا سید جلال الدین عمری نے مجلّہ ''تحقیقاتِ اسلامی'' کو صرف اِلٰہیات اور مذہبیات کا مجلّہ نہیں بنایا، بلکہ انھوں نے اسلامی نقطۂ نظر سے سائنسی اور سماجی علوم پر بھی مضامین

شایع کر کے اس کے دامن کو جو وسعت دی ہے وہ قابل تعریف بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

میں چوں کہ خود کاروانِ تحقیقاتِ اسلامی کے پیچھے پیچھے گامزن ہوں اِس لیے میرا اِس سے زیادہ کچھ کہنا مناسب نہیں معلوم ہوتا۔

مولانا ڈاکٹر سید کلب صادق

نائب صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، وسکریٹری توحید المسلمین ٹرسٹ لکھنؤ

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی کوشش وکاوش قابلِ ستائش ہے۔ میں اس ادارہ کی خدمات کا قدرداں ہوں۔ ربِ کریم توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وناظم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

آپ کا خط ملا جس میں رسالہ 'تحقیقاتِ اسلامی' کے اپنی علمی افادیت کی ۲۵ سالہ مدت پوری کر لینے پر رسالہ کا ایک خصوصی نمبر نکالنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور اس میں میرے بھی تذکرہ وتبصرہ کو طلب کیا ہے۔

''ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی جو کہ اپنے مقصد کی ترجمانی اور نوخیز نسل کی علمی تربیت کے لیے یہ مؤقر علمی رسالہ نکالتا ہے، امت مسلمہ کی فکری غذا اور اسلامی فکر کی آبیاری کے ایک مفید مرکزِ عمل کے طور پر کام انجام دے رہا ہے، نیز وہ اپنے رسالہ کے ذریعہ اسلام کے فکری مقام کی وضاحت اور عصر حاضر کی ضرورت کے مطابق معاصر علمی سطح پر ترجمانی کا اچھا کام انجام دینے کی خصوصی کوشش کر رہا ہے، اور ادارہ کے دیگر شعبے بھی جہاں تک میرے علم میں ہے، مفید طریقۂ کار اختیار کرنے پر کاربند ہیں۔ مولانا سید جلال الدین عمری کی سرپرستی قیمتی سرپرستی ہے، امید ہے کہ ادارہ اور رسالہ کی ۲۵ رسالہ کارگذاری کے اظہار کے لیے اس کا خصوصی نمبر نکالنا ایک اچھا اقدام ثابت ہوگا، اس کے لیے میری نیک توقعات قبول کریں۔''

پروفیسر محمد سعود عالم قاسمی

صدر شعبۂ سنی دینیات، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

۱۹۸۱ء کی گلابی سردیوں میں ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی علی گڑھ سے بحیثیت ریسرچ اسکالر میری وابستگی علمی وایمانی حرارت کا سامان بن گئی تھی، پان والی کوٹھی کے عقبی حصہ میں تین کمرے، ایک برآمدہ اور ایک دالان پر مشتمل خستہ سی عمارت بصورت کہتر اور بقیمت بہتر کا مصداق تھی۔ میں اور میرے سینئر ساتھی ڈاکٹر حمید نسیم رفیع آبادی (پروفیسر شعبۂ اسلامیات، کشمیر یونیورسٹی) اور جناب اسرار احمد خان (پروفیسر انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، ملیشیا) دن میں مطالعہ کرتے، نوٹس لیتے اور شام کو اپنے مطالعات اور تجربات کا مذاکرہ کرتے۔ ادارہ میں آنے والے مجلّات ورسائل کے قابل ذکر مضامین پر تبادلۂ خیال کرتے اور اپنے علمی ذوق کی آبیاری کرتے۔ دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ قیام میں الجہاد فی الاسلام، پردہ، مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش، خطبات اور دوسرے تحریکی لٹریچر کا مطالعہ کیا تھا، مگر متفرق اور بے ترتیب۔ یہاں آکر مرکزی مکتبۂ اسلامی دہلی اور ذیلی تحریکی اداروں کی شائع کردہ تحریکی کتب کا ترتیب سے مطالعہ کا موقع ملا، متعین نصاب کے تحت تفسیر ابن کثیر، صحیح بخاری، بلوغ المرام اور اس کی شرح اور مولانا فراہی کے اجزائے تفاسیر کا بھی بالاستیعاب مطالعہ کیا، اس سے فکر میں وسعت کے ساتھ علمی پختگی اور مشاہدہ میں باریکی آنے لگی۔ ان مطالعات کی بنیاد پر ہر ماہ چھوٹے چھوٹے مضامین لکھنے کی کوشش نے لذتِ اظہار اور سلیقۂ تحریر پیدا کرنا شروع کیا۔ خوش قسمتی یہ تھی کہ مربّی کی حیثیت سے سکریٹری ادارہ مولانا سید جلال الدین عمری میسر آئے تھے۔ وہ مضامین کو دیکھتے اور مفید مشورے دیتے۔ مولانا کی شخصیت علی گڑھ کے تحریکی حلقہ کے لیے روحانی پیشوا کی، عام مسلمانوں کے لیے متقی عالم کی اور ہم جیسے خوشہ چینوں کے لیے علمی وفکری مرشد کی تھی۔ میری نگاہوں میں آج ۲۵ رسال بعد بھی وہ مناظر تروتازہ ہیں جب مولانا عمری اتوار کے دن قرآن کا درس دیتے اور مزمّل منزل کی مسجد میں کبھی کبھی جہری نمازوں کی امامت کرتے۔ ان کی

آنکھیں اشک بار اور آواز گلوگیر ہو جاتی، ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کی کیفیت ہم لوگوں پر طاری ہونے لگتی۔ جو لوگ جماعت اسلامی سے اختلاف رکھتے وہ بھی مولانا کی شخصیت کا اثر محسوس کرتے، مولانا جب علی گڑھ سے نائب امیرِ جماعت بن کر دہلی چلے گئے، تب ایک بار میں ادارۂ تحقیق میں حاضر ہوا، دیوار و در وہی تھے مگر زبان حال سے کہہ رہے تھے:

نہیں وہ پھول تو سینہ کا داغ کیا ہوگا
میری بہار گئی تو چراغ کیا ہوگا

ادارہ کے علمی کام کے ساتھ مولانا عمری کی دل نواز شخصیت کے باعث مسلم یونیورسٹی کے اسکالرس اور پروفیسرس بکثرت ادارہ تشریف لاتے، علمی موضوعات پر تبادلۂ خیال ہوتا، مباحثہ و مذاکرہ ہوتا اور سنجیدہ علمی ماحول کی چاندنی پھیل جاتی، اب جب کبھی ادارہ میں جانا ہوتا ہے تو مولانا کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

۱۹۸۲ء سے ادارہ کا ترجمہ سہ ماہی مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی نکلنا شروع ہوا۔ اس مجلّہ نے علم و تحقیق کی دنیا میں اپنا معیار اور ادارہ کے وابستگان کا وقار قائم کیا۔ تحقیقاتِ اسلامی کی اشاعت کا پہلا ہی سال تھا کہ مختصر سی علمی نشست میں پروفیسر سعید احمد اکبر آبادی (سابق ڈین فیکلٹی دینیات، اے ایم یو) پروفیسر محمد تقی امینی (سابق ناظم دینیات، اے ایم یو) پروفیسر نجم الحسن (سابق صدر شعبۂ بزنس ایڈمنسٹریشن، اے ایم یو) پروفیسر حکیم ظل الرحمان (سابق ڈین طبیہ کالج) پروفیسر اشتیاق احمد ظلی (صدر ادارۂ علوم القرآن، علی گڑھ) پروفیسر احمد سجاد (سابق ڈین ہومنیٹز رانچی یونیورسٹی) پروفیسر یٰسین مظہر صدیقی (سابق صدر شعبۂ اسلامیات) پروفیسر اقتدار حسین صدیقی (سابق صدر شعبۂ تاریخ، اے ایم یو) وغیرہ شریک ہوئے تھے۔ ان حضرات نے اس علمی مجلّہ کی شروعات کو علمی دنیا کے لیے فال نیک قرار دیا تھا، اور سچ مچ اس مجلّہ نے علمی دنیا کے فکر و تحقیق کے ان گنت گوشوں کو منور کیا اور اصحاب علم و فکر کی کہکشاں اس سے جڑ گئی، مجلّہ نے بحث و نظر کے دروازے کھولے، علمی موضوعات پر جو گرد پڑی تھی اسے صاف کیا اور حریت علم و فکر کا پرچم بلند کیا۔ اس کے موضوعات اگرچہ اسلامی علوم اور دینی مباحث سے متعلق تھے، مگر اس نے ہم عصر مجلوں میں

سلامتیٔ فکر اور معیار و تحقیق کے لحاظ سے نمایاں برتری حاصل کرلی اور ہند و بیرونِ ہند میں اس کے مشتملات کی پذیرائی کی گئی اور اس کے مقالات کو نقل کیا گیا۔ اس مجلّہ کا اگرچہ ایک تحریکی پس منظر تھا، مگر اس نے اہل قلم کو اس کا پابند نہیں کیا، بلکہ انھیں فکر و خیال کے اظہار کی آزادی دی اور تنقیدی مقالات کو بھی خوش آمدید کہا۔ بہت سے مقالات پر علمی تنقیدیں بھی ہوئیں، مگر مجلّہ نے اپنا افق بلند اور کشادہ رکھا، اسی وجہ سے ایک وسیع علمی حلقہ کا تعاون اسے حاصل ہوا۔ اس مجلّہ نے نئے اہل قلم کا ذہن فکری و تحقیقی مقالات لکھنے اور سنجیدہ علمی مباحث کو موضوعِ سخن بنانے کی طرف موڑا۔ یہ بات باعث انبساط واطمینان ہے کہ مجلّہ نے پختہ قلم کاروں اور دانش وروں کے ساتھ تازہ دم نوجوان محققوں کی ایک ٹیم تیار کی۔ مجلّہ کی ایک خوبی یہ تھی کہ بہت سے وہ دانش ور جو یونیورسٹی میں اپنی تحقیقی کاوشیں انگریزی میں پیش کرتے رہنے کے باعث اردو سے بے تعلق سے ہوگئے تھے، مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی نے ان کو پھر سے اردو دنیا سے وابستہ کردیا، اور اس طرح اردو کے تحقیقی سرمایہ میں اضافہ کا سبب بنا۔ ادارہ سے وابستہ اصحاب مولانا سلطان احمد اصلاحی، ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی اور مولانا محمد جرجیس کریمی وغیرہ نے بھی اپنی نگارشات سے مجلّہ کو مزین کیا، ان کی نگارشات نے دیگر علمی حلقوں کو بھی فیض یاب کیا، ان کا علمی اعتبار درحقیقت ادارۂ تحقیق کے لیے خراج تحسین ہے، اللہ کرے یہ ادارہ اور اس کا مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی دنیا میں فکری قیادت کرتا رہے اور اس کا نظم و نسق بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

پروفیسر محمد عبدالحق انصاری

امیر جماعت اسلامی ہند

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی علی گڑھ کے ترجمان مجلّہ 'تحقیقات اسلامی' نے اپنی زندگی کے پچیس سال پورے کرلیے ہیں۔ چوتھائی صدی کا یہ سفر جن صبر آزما حالات میں ادارہ نے طے کیا ہے، مختلف دشواریوں کے باوجود رسالہ کا علمی معیار جس طرح باقی رکھا ہے اور مضامین میں جس تنوع کا اہتمام کیا ہے وہ انتہائی قابل تعریف و ستائش ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، تاریخ اسلامی اور دیگر قدیم و جدید موضوعات پر جو تحریریں رسالے کے

صفحات کی زینت بنتی رہی ہیں، قدیم وجدید مولفین ومحققین کی زندگیوں اور کارناموں سے قارئین کو جو آگہی بہم پہنچائی جاتی رہی ہے اور روزمرہ کے مسائل میں جو فقہی رہنمائی دی جاتی رہی ہے، اس نے رسالے کو برصغیر ہند کے علمی رسالوں میں ایک ممتاز مقام عطا کیا ہے۔

مدیر مسئول مولانا جلال الدین عمری کو تحقیقاتِ اسلامی کے لیے ملک وملت کے ممتاز اہل قلم کا تعاون حاصل رہا ہے۔ خود ان کی بیش تر کتابیں بھی اوّلاً قسط وار رسالہ میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ادارے کے دوسرے رفقاء کے بیش تر مقالے اور کتابیں بھی رسالے کے ذریعہ قارئین تک پہنچ رہے ہیں

رب کریم ادارہ کی کاوشوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے لکھنے والوں کو قدیم کے ساتھ عصر حاضر کے مسائل اور امور پر بھی توجہ کی توفیق بخشے۔

مولانا محمد فاروق خاں

سابق صدر ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ومترجم ہندی قرآن مجید

یہ خبر نہایت مسرت افزا ہے کہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کے ترجمان 'تحقیقاتِ اسلامی' نے اپنی اشاعت کے ۲۵ سال پورے کرلیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مدیر رسالہ مولانا سید جلال الدین عمری کی جاں فشانی اور خلوص ہے کہ اس مجلّہ کا اجرا جس اعلیٰ مقصد کے تحت ہوا تھا اس طویل عرصے میں کبھی اسے نظر انداز نہیں کیا گیا۔ ادارہ کے پیش نظر اسلامی موضوعات پر تحقیقی اور معیاری مقالات کی اشاعت رہی ہے جس سے مختلف امور میں امت کی رہنمائی ہوسکے۔ بحمداللہ مجلّہ نے اپنے معیار کو قائم رکھنے کی کوشش کی اور ملک اور بیرون ملک کے اہل علم حضرات کی نگاہ میں وقعت حاصل کرنے میں اسے پوری کامیابی حاصل ہوئی۔

اس مجلّہ میں تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ، شخصیات، سیاست، معیشت اور دیگر اہم موضوعات پر مختلف اہلِ قلم اور محققین کے مقالات شائع ہوتے رہے ہیں۔ حرف آغاز کے عنوان کے تحت مدیر رسالہ کی جو کاوشیں شائع ہوئی ہیں ان کا تعلق زیادہ تر وقت کے اہم دینی یا ملّی مسائل سے رہا ہے۔ ان مسائل کے سلسلہ میں جو کچھ اظہار خیال کیا گیا ہے اس میں علمی اور تحقیقی شان کو ملحوظ رکھنے کی کوشش رہی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ 'تحقیقاتِ اسلامی' اور ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی کی علمی خدمات کا سلسلہ قائم ودائم رہے، اس کی راہ کی مشکلات اور دشواریوں کو خدا رفع فرمائے اور اس کی دینی وعلمی خدمت کو شرفِ قبولیت بخشے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی

مشہور ماہر اقتصادیات وشاہ فیصل ایوارڈ یافتہ

اردو میں تحقیقی مجلات کا اجراء آسان کام نہیں۔ مالی طور پر انھیں لازماً خارجی سہارا درکار ہوتا ہے، ایسے رسالوں کا خود کفیل ہونا ممکن نہیں۔ دوسرا مرحلہ لکھنے والوں کا ہے۔ اکثر لکھنے والوں کی نظر اس پر رہتی ہے کہ پڑھنے والے کیا پسند کرتے ہیں، علم اور سچائی کی دریافت میں آگے بڑھنا مقصود ہو، یہ مفقود نہیں مگر کم یاب ضرور ہے۔ چند لکھنے والے مل گئے تو ایسے پڑھنے والوں کی تلاش بھی ایک مستقل جدّ وجہد کی طالب ہے جن سے کسی بازگشت feedback کی امید کی جائے۔ تحقیقی مجلّے یک طرفہ ابلاغ کے لئے نہیں ہوتے۔ انہیں قارئین اور اصحابِ قلم کے درمیان مکالمہ کا ذریعہ بنایا جانا چاہیے۔

ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی کے ترجمان سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی نے ان مراحل کو عبور کرتے ہوئے اپنی عمر کے پچیس سال پورے کر لئے۔ معروف مصنف ومحقق، مولانا سیّد جلال الدین عمری کی زیرادارت اور مولانا کے دہلی منتقل ہوجانے کے بعد ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کی معاونت کے ساتھ اس رسالے نے اب تک تقریباً ڈیڑھ سو مختلف اہل قلم کے پانچ سو مقالے (جن میں ۴۹ ترجمے بھی ہیں) شائع کئے ہیں۔ ہندوستان کے باہر بھی پانچ، چھ ممالک میں کچھ نسخے پہنچ جاتے ہیں۔ مقالات کے علاوہ نئی شایع شدہ کتابوں پر تبصرے بھی کئے جاتے ہیں اور متوسّلین کی دلچسپی کے لئے ایک کالم خبرنامہ کا بھی ہوتا ہے جس میں ادارہ کی دیگر سرگرمیوں کا ذکر آتا ہے۔ موضوعات کے اعتبار سے مقالات کا دائرہ خاصا وسیع رہا ہے۔ مقالہ نگاروں کی بڑی تعداد دینی درس گاہوں کے فارغین کی رہی ہے، لیکن جدید تعلیم یافتہ لوگوں نے بھی کافی تعداد میں حصّہ لیا۔ اور متعدّد مصنّفین ایسے بھی ہیں جنھیں قدیم وجدید دونوں طرح کے علوم میں دست رس حاصل ہے۔

ذاتی طور پر مجھے تحقیقات اسلامی سے استفادہ کا مسلسل موقع ملتا رہا ہے، اگر چہ اس پورے عرصہ میں ملک سے باہر مقیم رہا ہوں۔ گھر کی بات ہونے کی وجہ سے میری طبیعت مدح وستائش کی طرف نہیں مائل ہو رہی ہے، بلکہ مجلّہ کی افادیت بڑھانے والی تجاویز ذہن میں آرہی ہیں۔ سماجی علوم، بالخصوص اقتصادیات کا طالب علم ہونے کی وجہ سے انگریزی میں شائع ہونے والے علمی مجلّات سے استفادہ کا اہتمام رہا ہے۔ ان سے مقارنہ کرنے پر پہلی بات تو یہ ہے کہ اس بات کا اہتمام کیا جانا چاہئے کہ قاری حضرات اپنی رائے ظاہر کریں۔ ظاہر ہے کہ تمام مقالہ نگار بھی اس میں شامل ہیں۔ اس سے کئی فائدے ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ لکھنے والے ذرا سنبھل کر لکھتے ہیں۔ دوسرے، ایسے لوگ بھی لکھتے ہیں جو دوسرے اہلِ علم کی آراء جان کر ان سے مستفید ہونا چاہتے ہیں۔ تیسرے عام قاری کو ایک ہی موضوع پر متعدّد آراء مل جاتی ہیں۔ سلسلۂ بحث جاری رہتا ہے اور کسی کو یہ مغالطہ نہیں ہوتا کہ اس کی بات اس موضوع پر حرفِ آخر ہے۔ تحقیقاتِ اسلامی میں گزشتہ ۲۵ برسوں میں ۲۴/ استدراکات بھی شائع ہوئے ہیں، جن سے مذکورہ بالا مقصد کسی حد تک پورا ہوتا ہے۔ مگر استدراکات کا فیض کچھ ہی مضامین تک محدود رہتا ہے۔ اردو زبان میں، بالخصوص اسلامیات کے دائرے میں ایک نئی روایت ڈالنے کے لئے کچھ اور کوشش ضروری ہے۔

تحقیقاتِ اسلامی کے مضامین میں کبھی کبھی ثانوی مراجع پر انحصار دیکھ کر اچھا نہیں لگتا۔ مدیر حضرات کو مقالہ نگاروں پر دباؤ ڈال کر صورت حال بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

آخری لیکن اہم ترین بات موضوعات بحث کے انتخاب میں ترجیحات اور بحث کے میدان کے تنوّع سے متعلّق ہے۔ روایتی دینی موضوعات کا غلبہ واضح ہے۔ بمشکل دس فی صد مقالے جدید مسائل اور جدید علوم سے متعلّق ہیں۔ متعدّد علوم ایسے ہیں جن کی کوئی نمائندگی نہیں (مثلاً نفسیات، علومِ اداریہ، Demography) اور مسائل جدیدہ کے کئی دائرے ایسے ہیں جن سے کسی نے تعرّض نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ اس صورت حال کی اصلاح تبھی ممکن ہے جب ادارہ اپنی ترجیحات کا اعلان کرے اور ایسے اہلِ علم کی طرف رجوع کرتا رہے جو اس کی ترجیحات کے مطابق مقالے پیش کر سکیں۔

تحقیق کا منتہیٰ یہ نہیں کہ روایتی طور پر معروف مواقف کے حق میں دلائل کا انبار لگا دیا جائے، خواہ یہ دلائل نئے کیوں نہ ہوں۔ حالات کی تبدیلی کے ساتھ ماحول اور ہدایت الٰہی، جو قرآن وسنت کی شکل میں موجود ہے، دونوں کے نئے فہم کی ضرورت پڑتی ہے۔ معاشرت ہو یا سیاست، معاشی معاملت ہو یا بین الاقوامی تعلقات، سب میں نئے حقائق دریافت کرنے ہوتے ہیں، تب زندگی کی ایسی تنظیم نو عمل میں آسکتی ہے جو اسلامی بھی ہو اور ترقی پذیر بھی۔ گزشتہ کچھ عرصہ میں حالات میں بعض جوہری تبدیلیاں نمودار ہوئی ہیں جن کا اسلامی تحقیقات میں کما حقہٗ نوٹس نہیں لیا جا سکا ہے۔

مثلاً انسانی آبادیاں جو پہلے نسل و مذہب اور زبان کی بنیاد پر بنے مجموعوں میں الگ الگ جغرافیائی علاقوں میں بسی ہوئی تھیں، اب ایک دوسرے میں مدغم ہوتی جارہی ہیں۔ ہر سماج تکثیری سماج بنتا جارہا ہے۔ ذرائع نقل وحمل اور وسائلِ ابلاغ میں انقلابی ترقی کے نتیجہ میں فاصلے کم ہوئے اور باہم ربط اور افہام وتفہیم آسان ہوا۔ علم بڑھا اور معلومات عام ہوئیں۔ اس کا فیض عورتوں کو بھی پہنچا۔ خاص طور پر مسلمان معاشروں میں عورت اب وہاں نہیں جہاں نصف صدی قبل تھی۔ شہری علاقوں میں تعلیم اور عورتوں کا گھر سے باہر ایسا کام کرنا جس سے آمدنی ہو، بڑھتا جارہا ہے۔ دیہی علاقوں میں ایسا ہونے میں وقت ضرور لگے گا، لیکن حالات کا رخ ظاہر ہے۔ تعلیم یافتہ دین دار عورتیں دعوتی اور علمی کاموں میں حصہ لے رہی ہیں۔ مگر ہمارا دینی فکر بحیثیتِ مجموعی اب بھی 'عورت کا دائرۂ کار گھر کے اندر ہے' کے کلیہ کا پابند ہے۔

اس تحریر کو میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ کرے ہم آنے والے زمانہ میں ان امور سے متعلق ریسرچ کا حق ادا کرسکیں۔

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی ندوی

ڈائرکٹر شاہ ولی اللہ ریسرچ سیل، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی علی گڑھ سے خاکسار کا تعلقِ خاطر روزِ اول سے ہے۔ اسے پروان چڑھانے اور مضبوط بنانے میں ادارہ کے روحِ رواں مولانا سید جلال

الدین عمریؔ دامت برکاتہم کا اصل ہاتھ ہے۔ اس خاکسار کا تعلق بس عقیدت و محبت ہی کا ہے۔ مولانا موصوف اس زمانے میں انصرؔ کا لقب و تخلص استعمال فرماتے تھے اور ہم جیسے وابستگانِ دامن اس کو اسمِ گرامی کا جز و سمجھتے تھے۔[1] وہ نصرت و محبت اور بندہ پروری اور ذرہ نوازی کی کارفرمائی سے خوب واقف ہیں اور اس سے کام بھی خوب لیتے ہیں۔ سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی ان کی اس صفت کا مادی پیکر ہے۔ تحقیقاتِ اسلامی اور مولانا سید جلال الدین عمری مدظلہ العالی سرورق کے دو صفحاتِ زریں ہیں۔ اس سے خاکسار کی وابستگی روزِ اول سے ہے۔ اس کا تھوڑا سا ذکر شاید بے جا نہ ہوگا۔

تحقیقاتِ اسلامی کے اجراء سے قبل مولانا موصوف اپنے ایک صدیقِ محترم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب کے ساتھ غریب خانے پر تشریف لائے اور علمی و قلمی تعاون کا حکم دیا جس کی فوری تعمیل کرنی تھی۔ خاکسار کے پاس ایک نہایت تنقیدی مقالہ موجود تھا۔ اس میں مفکرِ اسلام، بانی جماعتِ اسلامی اور عہدِ جدید کے داعی کبیر مولانا مودودیؒ سے شدید علمی اختلاف کیا گیا تھا۔ ڈرتے ڈرتے وہ مقالہ پیش کیا، انداز بھی معذرت خواہانہ تھا۔ مگر مولانا عمری نے خوش دلی سے قبول فرمایا اور وعدہ کیا کہ مطالعہ کے بعد رائے سے نوازیں گے۔ ایک عرصۂ انتظار گذر گیا، نوازش نہ ہوئی۔ خیال گذرا کہ شاید مقالہ 'نذرِ دفترِ بے معنیٰ' ہو گیا، مگر اچانک ایک دن مولانا موصوف پہلے شمارے کے ساتھ تشریف لائے اور اس میں مقالہ کی اولین قسط موجود تھی اور دوسری قسط کا وعدہ بھی کیا گیا تھا۔ قسطِ اول کے چھپتے ہی سخت ردِ عمل کا مظاہرہ ہوا اور شدید اصرار تھا کہ دوسری قسط چھاپی نہ جائے، لیکن اس کے باوجود مولانا نے دوسری قسط بھی چھاپی اور اپنا نام انصاف و علم، دیانت و امانت کے دفتر میں لکھوالیا۔ ہم خاکساروں نے عرض کیا کہ آپ نے لوح و قلم کی عزت رکھ لی اور پرورشِ خاکسارانِ علم کی ایک نئی طرح ڈالی ہے جو شبلی روایات کی عکاس ہے۔

صاحبِ دل اور صاحبِ طرز عالم و ادیب مولانا عبد الماجد دریابادیؒ نے مولانا

---

[1] اس عاجز کی والدہ مرحومہ نے، اللہ ان کی قبر پر تا قیامت رحمت کی بارش برساتا رہے اور جنت الفردوس میں جگہ دے، میرا نام سید انصر رکھا۔ خاندان کے ایک بزرگ عالم دین نے سید جلال الدین پسند فرمایا۔ میں نے مضمون نویسی اور تصنیف و تالیف کے لیے اسی کا انتخاب کیا ہے۔ اب اسی نام سے لوگ جاننے بھی لگے ہیں۔ قدیم دوست و احباب از راہِ محبت پہلے نام سے یاد فرماتے ہیں۔ بعض حضرات اسے تخلص سمجھ کر جلال الدین کے ساتھ اس کا اضافہ ضروری خیال کرتے ہیں۔ (جلال الدین)

شبلیؒ کو مصنف وادیب گر مدیر قرار دیا ہے۔ مولانا شبلیؒ کی مصنف وآدم گری تو صرف سنی اور پڑھی تھی، مولانا عمری کی ذرہ نوازی اور بندہ پروری آنکھوں سے دیکھ بھی لی ہے۔ مولانا نے اول شمارے سے خاکسار کے مقالات ومضامین بڑی آب وتاب اور بہت محبت وخلوص سے چھاپے اور شاید ہی کوئی جلد خاکسارانہ تحقیقات وبیانات سے خالی رہی ہو۔ اس پر ایک چھبتی بھی دونوں کو سننی پڑی کہ مدیر یا مقالہ نگار کچھ ''دیتے دلاتے ہیں''۔ خاکسار یہ عرض کرسکتا ہے کہ اس نے مدیرِ گرامی کو سخت آزمائشوں کے سوا اور کچھ نہ دیا۔ البتہ مدیرِ گرامی نے اس مقالہ نگار کو تحقیقاتِ اسلامی کی صحیح راہ پر لگادیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ مصنف و عالم نہ بن سکا، البتہ مقالات اور کتابوں کا ڈھیر لگانے میں کامیاب ضرور رہا۔ ان میں مدیرانِ گرامی کا خاص عطیہ واحسان ہے۔ مولانا جلال الدین عمری مدظلہ کے علاوہ مدیر برہان مولانا سعید احمد اکبرآبادیؒ، مدیرِ نقوش محمد طفیل مرحوم، مدیرِ معارف مولانا ضیاء الدین اصلاحی اور دوسرے نہ جانے کتنے بندہ پروری کرگئے اور کررہے ہیں۔

مولانا اکبرآبادیؒ اکثر مولانا عمری کی ''ادارتی مساعی'' پر حیرت اور تعجب کا اظہار فرماتے تھے کہ سارے مقالات نہ صرف پڑھتے ہیں، بلکہ ان کی تصحیح بھی کرتے ہیں۔ وہ محمد طفیل مرحوم کی مانند ''فنافی التحقیقات الاسلامی'' ہیں۔ مقالات ومضامین کی طلب میں گھر گھر کی خاک چھانتے ہیں اور بعض ایسے لوگوں کے گھروں پر بھی دستک دیتے ہیں جو ان کی فکر کے مخالف اور ہر طرح فروتر ہیں۔ ان کے ذاتی تعلقات، نجی ملاقات اور محبت بھرے تقاضوں نے نہ جانے کتنوں کو مقالہ نگار اور مضامین نویس بنادیا ہے۔ بہ حیثیت مدیر یہ مولانا عمری مدظلہ العالی ہی کی کاوش وکاہش ہے کہ تحقیقاتِ اسلامی اپنے انداز کا سب سے معیاری، علمی اور تحقیقی مجلّہ بن گیا ہے۔ اس کی تعریف وتحسین تو بڑے بڑے مدیرانِ گرامی اور علماء و محققین اسلامی نے کی ہے۔ اور جنھوں نے نہیں کی وہ بخل سے کام لیتے ہیں کہ زبان سے کلمۂ خیر بھی نہیں نکال سکتے، یا بغض وحسد کا شکار ہیں۔ اس سے آدمی کا اپنا ہی نقصان ہوتا ہے دوسروں کا کچھ نہیں بگڑتا۔

مدیر تحقیقاتِ اسلامی نے قرآن وحدیث، فقہ وکلام، تصوف وشریعت، سیرت و

تاریخ اور دوسرے متعدد موضوعات پر بڑے عظیم الشان مقالات ومضامین شائع کیے ہیں۔ نئی معلومات، تازہ تحقیقات اور دل نشیں تعبیرات سے علمی ذوق کی پرورش کی ہے۔ وہ کبھی کبھی کسی مقالے پر اپنا ادارتی نوٹ بھی لکھ دیتے ہیں، خاکسار کے مقالات پر سب سے ''تنقیدی پیش تبصرے'' لکھے ہیں۔ خود تو کم لیکن زیادہ تر دوسروں سے لکھوائے ہیں۔ مولانا مدظلہ اپنی فکر وفلسفہ کے خلاف مضامین تو شائع کر دیتے ہیں، لیکن ناقدوں کو زبردستی دعوتِ مبارزت بھی دے ڈالتے ہیں۔ نقد وتبصرہ والے، صاحبانِ علم بھلے ہوں بالعموم انصاف پسند نہیں ہوتے۔ مگر یہ کیا کم ہے کہ اس سے علم وتحقیق آگے بڑھتی ہے۔ تحقیقاتِ اسلامی کا یہ کمال کیا کم ہے کہ وہ مخالف نقطۂ نظر نہ صرف سن لیتا ہے، بلکہ چھاپ بھی دیتا ہے، بہت سوں میں یہ ظرف کہاں؟

پروفیسر مسعود الرحمٰن خان ندوی (بھوپال)

سابق صدر شعبۂ دراسات ایشائے غربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

مؤقر سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ کی تحقیقی علمی دینی خدمات کے سنہرے پچیس برس (۱۹۸۲-۲۰۰۶ء) پلک جھپکتے بیت گئے اور اس وقت پتہ چلا جب معلوم ہوا کہ کارکنانِ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی غالباً اپنے محاسبہ کے لیے مضمون نگاروں اور قارئین کے تأثرات برائے اشاعت معلوم کرنے کے خواہش مند ہیں۔

میرے نزدیک سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ کے امتیازی اوصاف درج ذیل ہیں۔ ان کو باقی رکھنے کی امکانی کوشش کرنی چاہیے:

۱- سرِ ورق پر کسی قسم کے علمی، دینی، ادبی دعوے کے بغیر وہ اسلامی علوم وفنون کی معیاری تحقیقات کی اشاعت پابندی کے ساتھ خاموشی سے انجام دے رہا ہے۔

۲- ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی علی گڑھ کی خوش قسمتی ہے کہ اس کے کارکنوں کی مخلصانہ ذاتی محنت اور تحقیقی تحریری کاوشوں کے علاوہ اس کو علی گڑھ جیسا محلِ وقوع ملا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا جوار سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ کی لائف لائن کی زرخیزی اور دوام کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ علوم دینی واسلامی سے وابستہ یونیورسٹی کے متعدد شعبوں کی

خامیوں سے سب ہی واقف ہیں، لیکن اس کے باوجود ان شعبوں کے باعلم وعمل طلباء واساتذہ کا بابرکت وجود ہمیشہ رسالہ کو صحت مند غذا فراہم کرتا رہے گا، خاص کر اس صورت میں کہ ملک میں اس نوعیت کے خالص علمی رسائل کا وجود ناپید ہے۔ میں معارف کے ساتھ تحقیقاتِ اسلامی کو ثانی اثنین مانتا ہوں، وہ تو یہ کہیے کہ سنجیدہ علمی تحقیقات میں مشغول اہلِ علم کا وجود بھی نادر ہوتا جارہا ہے، ورنہ ملک میں ان کی اردو زبان میں علمی تحقیقات کی اشاعت کا مسئلہ کھڑا ہوجاتا۔

۳- کارکنانِ ادارہ کی جماعتِ اسلامی ہند سے بامقصد وابستگی معروف اور خیر کا باعث ہے۔ تحقیقاتِ اسلامی پر اس کا اثر ہونا موجبِ حیرت نہیں، فطری ہے اور ہونا چاہیے، لیکن خوش آئند بات ہے کہ یہ وابستگی واثر اب تک ایسی چھاپ میں تبدیل نہیں ہوا کہ غیر جماعتی نقطۂ نظر یا آزاد تحقیقات (بشرطیکہ علمی تحقیقی معیار پر پوری اترتی ہوں) کی اشاعت میں رکاوٹ بنے۔ یہ صحت مند رجحان قائم رہنا چاہیے، مگر ایسا بھی نہیں کہ مسلّمہ دینی حقائق پر سوال کھڑے کئے جانے لگیں، جیسا کہ گذشتہ چند سال میں بعض معتبر رسائل کی ضرورت سے زیادہ لبرل پالیسی کے سلسلہ میں تجربہ ہوچکا ہے۔

۴- میرے نزدیک تحقیقاتِ اسلامی کی پچیس سالہ علمی خدمات کے جائزہ میں ایک مفید کام یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی صاحبِ علم اسکالر اہم مقالات میں سے ''واقعی غیر مسبوق نئی تحقیقات کا خلاصہ'' تیار کرے جو ہم جیسے لوگوں کی یاددہانی کے کام آتا۔ یقین ہے کہ یہ کام کسی نے نہ کیا ہوگا۔

۵- علمی پرچوں کا سائز، سرورق، کاغذ، کتابت وطباعت، الغرض مکمل گیٹ اپ مقبول حد تک معیاری مگر سادہ ہمیشہ کے لیے طے ہوجاتا ہے، پھر وہی طویل مدت تک جاری رہتا ہے، تاکہ دور سے پہچانا جائے، گویا وہ اس کی شناخت بن جاتا ہے۔ بازاری پرچوں کی روز بروز چمک بھڑک کے ساتھ نئی نئی شکل وصورت عوامی توجہ حاصل کرنے کے لیے ہوتی ہے۔ سنجیدہ اہلِ علم کو اس سے غرض نہیں ہوتی۔ شکر ہے کہ تحقیقات اسلامی کافی حد تک اس نہج پر قائم ہے۔ سادگی کے ساتھ پُرکاری مطلوب ہے اور بار بار چولے بدلنا ناپسندیدہ ہے۔

☆

فہرست مضامین سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی علی گڑھ، جلد ۲۵، ۲۰۰۶ء

حرف آغاز

قرآن کا پیغام انسانیت کے نام	سید جلال الدین عمری	۱	۵-۱۶
تیسیر القرآن کا مطالعہ	،،	۲	۱۲۵-۱۵۶
خاندان-تاریخ، ضرورت اور اہمیت	،،	۳	۲۴۵-۲۵۸
ادارۂ تحقیق اور تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس سال	،،	۴	۳۶۵-۳۷۸

تحقیق وتنقید

عارضی حکومت ہند میں مولانا برکت اللہ بھوپالی کا کردار	پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی	۱	۱۷-۳۶
عہد وسطیٰ کا فقہی لٹریچر	پروفیسر اقتدار حسین صدیقی	۱	۳۷-۴۴
اندلس میں فقہی مذاہب کا تعارف اور ارتقاء	ڈاکٹر محمد احمد زبیری	۲	۱۵۷-۱۶۷
ماپلا مسلمانوں میں تعلیمی تحریک کا ارتقاء	ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی	۲	۱۶۸-۱۸۰
تفسیر شریف لاہجی	پروفیسر کبیر احمد جائسی	۳	۲۵۹-۲۷۸
فہرست سازی پر عربی میں مسلمانوں کی خدمات	ڈاکٹر جمشید احمد ندوی	۴	۳۷۹-۳۹۸
اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل کے اشاریے	ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی	۴	۳۹۹-۴۱۴

بحث ونظر

قرآن وسنت اور نسخ	مولانا محمد ناصر ایوب اصلاحی	۱	۴۵-۶۰
نظریۂ آبادی سے متعلق مالتھس کے افکار کا جائزہ	جناب عرفان شاہد فلاحی	۱	۶۱-۶۷
اسلام اور تہذیب جنس (۱)	مولانا سلطان احمد اصلاحی	۱	۶۹-۹۲
،، ،، (۲)	،،	۲	۲۰۵-۲۲۲
صفات الٰہی کے بیان کا قرآنی اسلوب اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمسی	۲	۱۸۱-۲۰۴
معیشت اور اخلاقی اقدار	قاضی حافظ فرقان احمد	۳	۲۷۹-۲۹۷
قرآن کریم کی تفسیر اور اس کے مسائل (شاہ ولی اللہ دہلوی کے افکار کا مطالعہ)	ڈاکٹر احسان اللہ فہد	۳	۲۹۸-۳۱۳
فکر اقبال میں اجتہاد کی اہمیت	ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی	۳	۳۱۴-۳۳۲

سیر وسوانح

شریف لاہجی-حیات وخدمات	پروفیسر کبیر احمد جائسی	۲	۲۲۳-۲۳۲

ترجمہ وتلخیص

ذخیراندوزی کا خاتمہ حکومت کی ذمہ داری ہے	ڈاکٹر سلام عبدالکریم سمیسم ترجمہ: پروفیسر مسعودالرحمٰن خاں ندوی	۱	۹۳-۱۱۰
امام شاطبیؒ کا نظریۂ اجتہاد	ڈاکٹر فریدہ زوزو ترجمہ: پروفیسر مسعودالرحمٰن خاں ندوی	۳	۳۳۳-۳۵۴

تعارف وتبصرہ

خطبۂ حجۃ الوداع (ڈاکٹر نثار احمد)	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی	۱	۱۱۱-۱۱۳
عربی اسلامی علوم اور مستشرقین (ڈاکٹر محمد ثناء اللہ ندوی)	،،	۱	۱۱۳-۱۱۴
اقامت دین (مولانا نظام الدین اصلاحی)	،،	۱	۱۱۵-x
مولانا وحیدالدین خاں اور مسئلہ بابری مسجد (محمد اشفاق حسین)	مولانا محمد جرجیس کریمی	۱	۱۱۵-۱۱۶
اشاریہ مجلّہ علوم القرآن (ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی)	،،	۱	۱۱۷-x
نغماتِ حمد ونعت (مولانا ابوالبیان حماد عمری)	مولانا جاوید احسن فلاحی	۱	۱۱۸-۱۱۹
کمی اسوۂ نبوی۔ مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل (پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی)	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی	۲	۲۳۳-۲۳۳
تازیانے (مولانا ابوالبیان حماد)	،،	۲	۲۳۴-۲۳۵
اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ (ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی)	،،	۲	۲۳۵-۲۳۷
حركة الترجمة في العصر العباسي (اورنگ زیب الاعظمی)	،،	۲	۲۳۷-۲۳۸
''تدبر قرآن'' پر ایک نظر (مولانا جلیل احسن ندوی)	،،	۳	۳۵۵-۳۵۶
فتح المطالب في مناقب علي بن ابي طالب (خسرو قاسم)	،،	۳	۳۵۶-۳۵۷
مطالعات قرآن (ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی)	مولانا محمد جرجیس کریمی	۳	۳۵۷-۳۵۸
نقد غزل (ڈاکٹر تابش مہدی)	جناب محمد شہاب الدین	۳	۳۵۸-۳۵۹

ادارۂ تحقیق ومجلّہ تحقیقاتِ اسلامی

تحقیقاتِ اسلامی کا استقبال		۴	۴۱۵-۴۱۸
اصحابِ علم وتحقیق کے تاثرات اور مشورے		۴	۴۱۹-۴۴۴
اشاریہ تحقیقاتِ اسلامی (۱۹۸۲-۲۰۰۶ء)	ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی	۴	۴۴۹-۵۲۰
خبرنامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی (۱)	ادارہ	۱	۱۲۰-x
،، ،، (۲)	،،	۲	۲۳۹-۲۴۰
،، ،، (۳)	،،	۳	۳۶۰-x

فہرست مضمون نگاران سہ ماہی تحقیقات اسلامی علی گڑھ، جلد ۲۵، ۲۰۰۶ء

اصلاحی، سلطان احمد	اسلام اور تہذیب جنس (۱)	۱	۹۲-۶۹
،،	،، (۲)	۲	۲۲۲-۲۰۵
اصلاحی، محمد ناصر ایوب	قرآن وسنت اور نسخ	۱	۶۰-۴۵
اعظمی، محمد الیاس	اسلامیات کے چند اہم اردو رسائل کے اشاریے	۴	۴۱۴-۳۹۹
جائسی، کبیر احمد	تفسیر شریف لاہیجی	۳	۲۷۸-۲۵۹
،،	شریف لاہیجی - حیات وخدمات	۲	۲۳۲-۲۲۳
زبیری، محمد احمد	اندلس میں فقہی مذاہب کا تعارف اور ارتقاء	۲	۱۶۷-۱۵۷
سمیسم، سلام عبدالکریم	ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ حکومت کی ذمہ داری ہے	۱	۱۱۰-۹۳
شہاب الدین، محمد	نقد غزل (تبصرہ)	۳	۳۵۹-۳۵۸
شمس، محمد ہمایوں عباس	صفاتِ الٰہی کے بیان کا قرآنی اسلوب اور انسانی زندگی پر اس کے اثرات	۲	۲۰۴-۱۸۱
صدیقی، اقتدار حسین	عہد وسطیٰ کا فقہی لٹریچر	۱	۴۴-۳۷
صدیقی، محمد یٰسین مظہر	عارضی حکومتِ ہند میں مولانا برکت اللہ بھوپالی کا کردار	۱	۳۶-۱۷
عمری، سید جلال الدین	قرآن کا پیغام انسانیت کے نام	۱	۱۶-۵
،،	تیسیر القرآن کا مطالعہ	۲	۱۵۶-۱۲۵
،،	خاندان - تاریخ، ضرورت اور اہمیت	۳	۲۵۸-۲۴۵
،،	ادارۂ تحقیق اور مجلہ تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس سال	۴	۳۷۸-۳۶۵
فرقان احمد، قاضی حافظ	معیشت اور اخلاقی اقدار	۳	۲۹۷-۲۷۹
فریدہ زوزو	امام شاطبیؒ کا نظریۂ اجتہاد	۳	۳۵۴-۳۳۳
فلاحی، جاوید احسن	نغمات حمد ونعت (تبصرہ)	۲	۱۱۹-۱۱۸
فلاحی، عرفان شاہد	نظریۂ آبادی سے متعلق مالتھس کے افکار کا جائزہ	۱	۶۷-۶۱

فہد، احسان اللہ	قرآن کی تفسیر اور اس کے مسائل (شاہ ولی اللہ دہلوی کے افکار کا مطالعہ)	۳	۲۹۸-۳۱۳
کریمی، محمد جرجیس	مولانا وحید الدین خاں اور مسئلہ بابری مسجد (تبصرہ)	۱	۱۱۵-۱۱۶
،،	اشاریہ مجلہ علوم القرآن (تبصرہ)	۱	۱۱۷-x
،،	مطالعات قرآن (تبصرہ)	۳	۳۵۷-۳۵۸
گنائی، مشتاق احمد	فکر اقبال میں اجتہاد کی اہمیت	۳	۳۱۴-۳۳۲
ندوی، جمشید احمد	فہرست سازی پر عربی میں مسلمانوں کی خدمات	۴	۳۷۹-۳۹۸
ندوی، احتشام احمد	ماپلا مسلمانوں میں تعلیمی تحریک کا ارتقاء	۲	۱۶۸-۱۸۰
ندوی، محمد رضی الاسلام	خطبۂ حجۃ الوداع (تبصرہ)	۱	۱۱۱-۱۱۳
،،	عربی اسلامی علوم اور مستشرقین (،،)	۱	۱۱۳-۱۱۴
،،	اقامتِ دین (،،)	۱	x-۱۱۵
،،	مکی اسوۂ نبوی۔ مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل (،،)	۲	۲۳۳-۲۳۴
،،	تازیانے (،،)	۲	۲۳۴-۲۳۵
،،	اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ (،،)	۲	۲۳۵-۲۳۷
،،	حركة الترجمة في العصر العباسي (،،)	۲	۲۳۷-۲۳۸
،،	تدبر قرآن پر ایک نظر (،،)	۳	۳۵۵-۳۵۶
،،	فتح المطلب في مناقب علي بن ابي طالب (،،)	۳	۳۵۶-۳۵۷
	اشاریہ تحقیقاتِ اسلامی (۱۹۸۲-۲۰۰۶ء)	۴	۴۴۹-۵۲۰
ندوی، مسعود الرحمٰن	امام شاطبی کا نظریہ اجتہاد (ترجمہ)	۳	۳۳۳-۳۵۴
،،	ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ حکومت کی ذمہ داری ہے (ترجمہ)	۱	۹۳-۱۱۰

جموں وکشمیر میں سہ ماہی تحقیقاتِ اسلامی اور دیگر تحریکی اخبارات ورسائل ملنے کا پتا

Iqra Publications

2nd Floor, Iqbal Shopping Complex,Opp. Iqbal Park,Srinagar-9(J.K)

Phone: (O) 0194-2475728 , Mob: 9419017149, 9419537008

اشاریہ تحقیقاتِ اسلامی

(۱۹۸۲ء تا ۲۰۰۶ء)

محمد رضی الاسلام ندوی

کچھ اس اشاریہ کے بارے میں

مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کی اشاعت کا آغاز جنوری ۱۹۸۲ء سے ہوا۔ گزشتہ پچیس سالوں میں یہ مجلّہ پورے تسلسل اور وقت کی پابندی کے ساتھ شائع ہوتا رہا ہے۔ اس عرصے میں اس میں تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت وسوانح، تاریخ، تصوف، معاشیات، سماجیات، مذاہب، طب وصحت اور سیاسیات وغیرہ کے تقریباً ساڑھے پانچ سو مقالات شائع ہوئے ہیں۔ ایک خاص بات یہ کہ اس کا ہر مقالہ نیا ہے اور پہلی مرتبہ اسکی زینت بنا ہے۔ اس کا کوئی مقالہ کسی دوسرے رسالہ سے نقل نہیں ہوا۔ یہ مقالے دستاویزی اہمیت کے حامل ہیں۔ ضرورت تھی کہ ان کا ایک اشاریہ مرتب کردیا جائے، تاکہ تحقیقی کام کرنے والوں اور شائقینِ علم کو ان کے مشتملات کا علم ہوجائے اور وہ ان سے حسب ضرورت استفادہ کرسکیں۔

راقم سطور نے اس سے قبل ''تحقیقاتِ اسلامی'' کا سولہ سالہ موضوعاتی اشاریہ (۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۷ء) مرتب کیا تھا، جو پہلے سہ ماہی خدابخش جرنل پٹنہ، شمارہ: ۱۱۱ (مارچ ۱۹۹۸ء) میں اور بعد میں الگ سے کتابچہ کی صورت میں شائع ہوا تھا۔ اُس اشاریہ کو جدول کی شکل میں مرتب کیا گیا تھا اور اس کی ترتیب میں پہلے عنوان، پھر مضمون نگار کا نام رکھا گیا تھا۔ نیز صفحات کے وہ نمبر ذکر دیے گئے تھے جو مجلّہ میں ہر صفحہ کے نیچے درج ہیں (ایک جلد- چار شماروں کے مسلسل نمبر)۔ اِس اشاریہ میں پہلے مضمون نگار کا نام، پھر عنوان رکھا گیا ہے اور صفحات کے وہ نمبر دیے گئے ہیں جو ہر شمارہ میں اوپر درج کیے جاتے ہیں۔ (ہر شمارے کا الگ نمبر)۔

اس اشاریہ کے سلسلے میں چند ضروری باتوں کی وضاحت مناسب معلوم ہوتی ہے:

۱- پہلے سے یہ بات طے کرلی گئی کہ اشاریہ کی ضخامت ۷۰،۵۷ صفحات سے زائد نہیں ہونے دی جائے گی۔ اس بنا پر اس کی ترتیب صرف موضوعات کے اعتبار سے کی گئی ہے اور موضوعات کی تعداد بھی محدود رکھی گئی ہے۔ مصنفین، عناوین اور زمانی ترتیب کے اعتبار سے اسے مرتب نہیں کیا گیا۔ اگر ایسا کیا جاتا تو اشاریہ کی ضخامت کئی گنا بڑھ جاتی۔ البتہ افادیت کے پیش نظر آخر میں فہرست مصنفین وفہرست مترجمین مرتب کرکے ان کے مضامین وتراجم کے نمبر شمار ذکر کردیے گئے ہیں۔

۲- بہت سے مقالات متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہیں۔ انھیں ایک سے زائد موضوعات کے ضمن میں ذکر کیا جانا چاہیے تھا، لیکن اگر ایسا کیا جاتا تو ان کے اندراجات کئی مقامات پر کرنے پڑتے اور اس طرح اشاریہ کی ضخامت بڑھتی۔ اس لیے ایسے مقالات کو ان کے نمایاں پہلو کی رعایت کرتے ہوئے صرف ایک جگہ ہی درج کیا گیا ہے۔

۳- شخصیات کا اشاریہ یکجا نہیں درج کیا گیا ہے۔ صحابۂ کرام، مفسرین، محدثین، فقہاء اور مورخین کا تذکرہ الگ الگ کیا گیا ہے۔ بقیہ شخصیات کو الگ رکھا گیا ہے۔ ان میں بھی شخصیات کے ناموں کو حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کرنے کے بجائے مضمون نگاران کی ترتیب ملحوظ رہی ہے۔

اس اشاریہ میں فن کتابیات کے اعتبار سے خامیاں ضرور محسوس ہوں گی، اس لیے کہ راقم سطور اس فن کا آدمی نہیں ہے۔ لیکن مقام مسرت ہے کہ پاکستان میں جناب محمد شاہد حنیف صاحب انچارج شعبۂ رسائل و جرائد، مجلس التحقیق الاسلامی لاہور تحقیقاتِ اسلامی کا ایک جامع اور مبسوط اشاریہ تیار کررہے ہیں۔ وہ اس میدان کا بہتر تجربہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے ہندو پاک کے اسلامیات کے متعدد اہم رسائل و مجلّات کے اشاریے تیار کیے ہیں۔ امید ہے ان کا تیار کردہ اشاریہ زیادہ جامع، مبسوط، مکمل اور فنی لحاظ سے زیادہ معیاری ہوگا۔

اشاریہ کی ترتیب کے دوران کارڈس کی تیاری میں برادر جاوید احمد ندوی معاون منیجر تحقیقات اسلامی نے اور مندرجات پر نظر ثانی کرنے میں برادر زبیر عالم اصلاحی اسکالر ادارۂ علوم القرآن علی گڑھ نے تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

محمد رضی الاسلام ندوی

فہرست موضوعات

۱-قرآنیات
۱ء۱ -قرآنی علوم ومباحث
۱ء۲ -تاویل آیات
۱ء۳-نظم قرآن
۱ء۴ -قرآن اور صحف سماوی واہلِ کتاب
۱ء۵-قرآن اور سائنس
۱ء۶-کتب تفسیر ومفسرین
۲-حدیث وسنت
۲ء۱-احادیث: تحقیق وتنقید
۲ء۲-کتب حدیث ومحدثین
۳-سیرت نبوی
۴-سیرتِ صحابہ
۵-مذاہب
۶-عقائد
۷-عبادات
۷ء۱-نماز
۷ء۲-زکوٰۃ
۷ء۳-حج وعمرہ
۸-فقہ
۸ء۱ -اختلاف فقہاء
۸ء۲- اجتہاد
۸ء۳- جہاد
۸ء۴-رویت ہلال
۸ء۵-جدید مسائل
۸ء۶-فقہاء وقضاۃ
۹-سماجیات
۹ء۱-عائلی نظام
۹ء۲-جنس(Sex)
۹ء۳-نکاح وطلاق وخلع
۹ء۴-تعدد ازدواج
۹ء۵-حقوق نسواں
۹ء۶-آزادی نسواں/اباحیت
۹ء۷-کفاءت
۹ء۸-مساوات
۹ء۹-کم زور طبقات کے حقوق
۹ء۱۰-شہریت پسندی
۹ء۱۱-خدمت خلق
۹ء۱۲-مسلم غیر مسلم تعلقات
۹ء۱۳-معاشرہ
۱۰-معاشیات
۱۱-سیاسیات
۱۲-تصوف
۱۳-فلسفہ وکلام
۱۴-طب وصحت
۱۵-تہذیب
۱۶-اخلاق

۱۷-ادب وتنقید

۱ء۱۷-اردو زبان وادب

۲ء۱۷-عربی زبان وادب

۳ء۱۷-فارسی زبان وادب

۱۸-تاریخ ومؤرخین

۱۹-شخصیات وافکار

۲۰-ممالک

۱ء۲۰-اسپین/اندلس

۲ء۲۰-ترکی

۳ء۲۰-روس

۴ء۲۰-ہندوستان

۲۱-اسلامی علوم

۲۲-اسلامی تحریکیں

۲۳-اسلام دشمن تحریکیں

۲۴-اسلام اور مستشرقین

۲۵-متفرقات

۱ء۲۵-دعوت

۲ء۲۵-حالات حاضرہ

۳ء۲۵-سمینار/سمپوزیم

۴ء۲۵-سفرنامہ

۵ء۲۵-طباعت

۶ء۲۵-مخطوطات شناسی

۷ء۲۵-اشاریہ/فہرست سازی

۸ء۲۵-کتابت وخطاطی

۹ء۲۵-مطالعہ وتحقیق

۱۰ء۲۵-خواب

۱۱ء۲۵-حیوانات کے حقوق

۲۶-تبصرے

۱ء۲۶-تبصرے(اردو کتب)

۲ء۲۶-تبصرے(عربی کتب)

۳ء۲۶-تبصرے(انگریزی کتب)

۲۷-ادارۂ تحقیق ومجلہ تحقیقاتِ اسلامی

☆

۱-قرآنیات

۱ء۱-قرآنی علوم ومباحث

✦ ابراہیم عادل

۱- منسوخ آیات کے تعلق سے مزید توضیح،۱۲/۲،اپریل-جون۱۹۹۳ء،ص۱۱۱-۱۱۴

۲- نسخ فی القرآن کا مسئلہ،۱۱/۳، جولائی-ستمبر۱۹۹۲ء،ص۷۸-۱۰۷

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۳-قرآن مجید کی مکی سورتوں کے مضامین،۵/۱،جنوری-مارچ،۱۹۸۶ء،ص۵۳-۷۶

✦ اصلاحی، محمد اجمل

۴-تکرار-قرآن کا ایک اہم اسلوب (نقد واستدراک)،۴/۳، جولائی-ستمبر۱۹۸۵ء،ص۸۰-۹۸

✦ اصلاحی، محمد ناصر ایوب

۵- قرآن وسنت اور نسخ،۲۵/۱،جنوری-مارچ۲۰۰۶ء،ص۴۵-۶۰

✦ امینی، محمد تقی

۶-قرآنی علم وفہم کا درجۂ حکمت،۱/۲،اپریل-جون۱۹۸۲ء،ص۶۳-۷۶

✦ حسن البنا (شہید)

۷-تفسیرِ قرآن میں بعض لغزشیں، (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)،۹/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۰ء،ص۹۰-۱۲۰

✦ الخولی، عبدالعزیز

۸-قرآن و سنت کا باہمی ربط،(مترجم: محمد مشتاق تجاروی)،۱۰/۲، اپریل - جون ۱۹۹۱ء، ص۱۰۱-۱۱۴

✦ شمس، محمد ہمایوں عباس

۹-صفاتِ الٰہی کے بیان کا قرآنی اسلوب اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات،۲۵/۲،اپریل-جون ۲۰۰۶ء،ص۶۱-۸۴

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۱۰-تاریخ اسلام میں فنِ شان نزول کی اہمیت - ایک تنقیدی نظر، (۱) ۱/۱، جنوری - مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۱۴-۲۹ (۲) ۲/۱، اپریل - جون ۱۹۸۲ء، ص ۵۰-۶۲

✦ الطحان، اسماعیل احمد

۱۱-تاریخ تدوین و جمعِ قرآن - مسلمانوں کی سہل نگاری اور مستشرقین کے شبہات کا جائزہ، (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی) (۱) ۲۲/ ۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۸۵- ۱۰۷، (۲) ۲۲/۴، اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۸۷-۱۰۹

✦ عبدالرحیم - ف

۱۲-قرآن مجید کے املا و قواعد سے متعلق بعض مسائل کی توضیح (نقد و استدراک) ۶/۲، اپریل - جون ۱۹۸۷ء، ص ۱۱۱-۱۱۵

✦ عبدالمغنی

۱۳-قرآن کا تصور جنس، ۶/۳، جولائی - ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۷۱-۱۰۲

۱۴-قرآن کا فلسفۂ تاریخ، ۸/۳، جولائی - ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۶۴-۸۳

۱۵-قرآن مجید کی ادبیت، ۷/۴، اکتوبر - دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۷۴-۱۰۴

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۶-قرآن مجید کا تصور حکمت، ۲/۳، جولائی - ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۵۱-۷۰

۱۷-قرآن کا پیغام انسانیت کے نام، ۲۵/۱، جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۵-۱۶

✦ فلاحی، عبیداللہ فہد

۱۸-تکرار - قرآن کا ایک اہم اسلوب (افکار فراہی کا مطالعہ)، ۳/۳، [illegible] ۱۹۸۴ء، ص ۸۴-۶۸

۱۹-قرآن پاک میں قصوں کی تکرار، ۴/۱، جنوری - مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۵۰-۶۷

۲۰-قرآن مبین کے بعض اسالیب (مولانا فراہی کے افکار کا مطالعہ)، ۲/۳، اپریل - جون ۱۹۸۴ء، ص ۵۹-۷۵

✦ قاسمی، محمد سعود عالم

۲۱- قرآن کریم میں پرندوں سے استشہاد، ۲۳/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۵۷-۷۰

✦ محمود اختر

۲۲- عہدِ عثمانؓ میں جمع قرآن- چند اعتراضات کا جائزہ، ۱۳/۲، اپریل- جون ۱۹۹۴ء، ص ۵۲-۷۶

✦ مفتاحی، محمد ظفیر الدین

۲۳- نسخ فی القرآن کا مسئلہ (نقد و استدراک)، ۱۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۸-۱۰۹

✦ ندوی، اشہد رفیق

۲۴- قرآن مجید میں سورتوں کی ترتیب، ۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۳۸-۵۵

۲۵- قرآنی سورتوں کی ترتیب اور اجتہاد صحابہ، ۸/۲، اپریل- جون ۱۹۸۹ء، ص ۳۷-۵۴

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۲۶- تفسیرِ قرآن میں اسبابِ نزول کا مقام، ۲۴/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۱-۳۴

✦ نذیر احمد

۲۷- قرآن مجید کے املا و قواعد سے متعلق بعض مسائل، ۵/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۲۳-۳۶

۲ء۱- تاویلِ آیات

✦ اصلاحی، صدر الدین

۲۸- کیا بنی اسرائیل مصر واپس چلے گئے تھے؟، ۱/۲، اپریل- جون ۱۹۸۲ء، ص ۱۲-۱۹

✦ البانی، ناصر الدین

۲۹- قصۂ غرانیق علا پر ایک نظر، (مترجم: محمد ثناء اللہ ندوی)، ۸/۲، اپریل- جون ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۴-۱۱۶

✦ سبحانی، محمد عنایت اللہ

۳۰- دو قرآنی الفاظ ('حجارۃ' اور 'ارسل علیٰ') - ان کا صحیح مفہوم، ۱۶/۲، اپریل- جون ۱۹۹۷ء، ص ۹۷-۱۱۶

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۳۱- تخلیقِ انسانی کی غرض و غایت (سورۂ ہود کی دو آیات (۱۱۸-۱۱۹) کا صحیح مفہوم)، ۱۲/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۱۳-۴۰

۳۲- طاقت کے توازن کا قرآنی اصول (سورۂ انفال کی دو آیات ۶۵، ۶۶ کی روشنی میں)

(۱)۱۷/۳، جولائی -ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۷- ۴۷ (۲) ۱۷/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۲۱-۴۵

✦ عمری، سید جلال الدین

۳۳- ایمان اور عمل صالح سے مرد اور عورت کامیاب ہو سکتے ہیں، ۱/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۱۱-۱۶

۳۴- حجت کس طرح قائم ہوتی ہے؟، ۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۵-۸

۳۵- راہ حق میں عورتوں کی استقامت، ۳/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۱۳-۱۷

۳۶- قرآن مجید کا اہلِ کتاب سے خطاب، ۱۶/۲، اپریل-جون ۱۹۹۷ء، ص ۵-۱۷

۳۷- قصۂ آدم وحوا قرآن میں، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۸-۱۳

۳۸-قومیں کیوں ہلاک ہوتی ہیں؟ (قرآن مجید کا مطالعہ)، ۲۱/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۵-۱۸

۳۹- مخالفین سے عدم تعلق کے قرآنی احکام کا پسِ منظر-بعض آیات کی تشریح وتوضیح، ۱۳/۳ جولائی-ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۵-۲۱

۴۰-مرد اور عورت کے لیے مطلوبہ صفات، ۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۳-۲۰

✦ فلاحی، محمد ادریس

۴۱-آیت ''لیطمئن قلبی'' (البقرۃ-۲۶۰) کی ایک تاویل، ۱۱/۲، اپریل-جون ۱۹۹۲ء، ص ۲۲-۴۰

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۴۲- آیت ''لیطمئن قلبی'' کی ایک تاویل (نقد واستدراک)، ۱۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۲-۱۱۶

۴۳- بعض قرآنی الفاظ ('حجارۃ'، 'ارسل علیٰ') کے مواقعِ استعمال، ۱۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۲-۱۲۰

۴۴- معروضات (محمد عنایت اللہ سبحانی کے مضمون ''دو قرآنی الفاظ-ان کا صحیح مفہوم'' پر نقد و استدراک)، ۱۶/۲، اپریل-جون ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۴۵- میثاق الٰہی، ۱۴/۲، اپریل-جون ۱۹۹۵ء، ص ۷۴-۹۵

✦ ندوی، محمد شہاب الدین

۴۶-دلائلِ ربوبیت اور خلافتِ ارض (سورۂ نور کے بعض حیرت انگیز حقائق)، ۲۱/۲، اپریل-جون ۲۰۰۲ء، ص ۸۳-۱۰۶

۳ء۱-نظم قرآن

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۴۷- فلسفۂ نظم قرآن-متوازن نقطۂ نظر، ۱۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۶۷-۹۰

۴۸- فلسفۂ نظم قرآن-نظر بر نظر، ۱۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۲-۱۱۴

✦ اصلاحی، طلحہ ایوب

۴۹- فلسفۂ نظم قرآن-ایک تنقیدی جائزہ (نقد و استدراک)، ۱۴/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۶۶-۷۱

✦ اصلاحی، نازش احتشام

۵۰- نظم اور تناسب کا فرق، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۶۵-۷۵

✦ سبحانی، محمد عنایت اللہ

۵۱- فلسفۂ نظم قرآن (نقد و استدراک)، ۱۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۰۹-۱۱۸

۵۲- فلسفۂ نظم قرآن-ایک تنقیدی جائزہ، ۱۴/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۳۸-۶۶

✦ فلاحی، عبید اللہ فہد

۵۳- قرآن کا نظم-اس کا ایک معجزہ، ۱۵/۲، اپریل-جون ۱۹۹۶ء، ص ۷۶-۹۴

۴ء۱-قرآن اور صحفِ سماوی و اہل کتاب

✦ ادریس، محمد جلاء

۵۴- تورات پر تنقید کی قرآنی اصطلاحات، (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۲۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۷۳-۱۰۴

✦ الہ آبادی، محمود حسن

۵۵- قرآن مجید اور بائبل کے تراجم- ایک مختصر تقابلی مطالعہ، ۹/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۷۱-۸۶

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۵۶- اہلِ کتاب-مسلمانوں کے لیے نمونۂ عبرت، (۱) ۱۵/۲، اپریل-جون ۱۹۹۶ء، ص ۵۲-۷۵، (۲) ۱۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۷۳-۹۶

۵۷- حضرت اسماعیلؑ اور یہود، ۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۳۴-۵۵
۵۸- صالح اہل کتاب کے اوصاف، ۱۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۴۲-۷۰
۵۹- ملت ابراہیمی اور اسلام، ۱۸/۲، اپریل-جون ۱۹۹۹ء، ص ۷۱-۹۶
۶۰- ملتِ ابراہیمی کے ترکیبی عناصر، ۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۱۱-۴۲
۶۱- نصاریٰ اور قرآن، ۱۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۶۷-۹۵

۱۵ء-قرآن اور سائنس

✧ عبدالمغنی

۶۲- قرآن کا نظریۂ کائنات، ۱۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۹۳-۱۱۸

✧ فاروقی، محمد معین

۶۳- تخلیق انسانی کے مراحل-قرآن، حدیث اور سائنس کی روشنی میں، (باشتراک: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۷/۲، اپریل-جون ۱۹۸۸ء، ص ۵۹-۹۳

✧ کرمانی، محمد ریاض

۶۴- قرآن مجید اور تسخیرِ کائنات، ۲۴/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۴۰-۶۲

✧ مسعود احمد، سید

۶۵- سائنسی تحقیقات کا قرآنی محرک، ۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۱۰۳-۱۱۵
۶۶- قرآن اور سائنس، ۳/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۴۳-۶۰
۶۷- قرآن کا تصورِ علم، ۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۷۹-۹۹

۱۶ء-کتب تفسیر و مفسرین

✧ اصلاحی، ابوسفیان

۶۸- 'تدبر قرآن' میں کلام عرب سے استشہاد، ۲۱/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۲، ص ۴۷-۶۸

✧ اصلاحی، نسیم ظہیر

۶۹- مولانا فراہی کا طریقۂ تفسیر (نقد و استدراک)، (۱) ۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۳-۱۱۶، (۲) ۹/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۳-۱۱۲

۷۰- مولانا فراہی کی تفسیر سورۂ فیل پر اعتراضات کا ایک جائزہ، ۶/۲، اپریل-جون ۱۹۸۷ء، ص ۴۸-۷۲

✦ اعظمی، عبداللطیف

۷۱- ''عبداللہ یوسف علی کا ترجمۂ قرآن مجید: چند اصلاح طلب مقامات'' کا ایک تنقیدی جائزہ، (نقد و استدراک)، ۱۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۹۶-۱۱۶

✦ الاعظمی، محمد الیاس

۷۲- امام علی بن حمزہ کسائی اور ان کی علمی و دینی خدمات، ۱۵/۲، اپریل- جون ۱۹۹۶ء، ص ۹۵-۱۱۸

✦ بلال حسین، محمد

۷۳- علامہ ابو حیان اندلسی- حیات و خدمات، (مترجم: مولانا محمد جرجیس کریمی)، ۲۱/۲، اپریل- جون ۲۰۰۲ء، ص ۱۰۷-۱۱۹

✦ جائسی، کبیر احمد

۷۴- اسرار الفاتحہ-ایک تعارف، ۱۹/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۳۵-۶۵

۷۵- تفسیر روض الجنان-ایک تجزیاتی مطالعہ، (۱) ۱۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۲۲-۴۱، (۲) ۱۷/۲، اپریل-جون ۱۹۹۸ء، ص ۲۶-۵۶

۷۶- تفسیر شاہی، (۱) ۲۴/۲، اپریل-جون ۲۰۰۵ء، ص ۳۱-۵۵ (۲) ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۳۵-۵۳

۷۷- تفسیر شریف لاہیجی (سورۂ فتح کی ابتدائی آیات کا مطالعہ)، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۹-۳۸

۷۸- تفسیر نسفی-ایک تحقیقی مطالعہ، (۱) ۱۶/۲، اپریل-جون ۱۹۹۷ء، ص ۱۹-۳۳، (۲) ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۴۱-۶۱

۷۹- شریف لاہیجی-حیات و خدمات، ۲۵/۲، اپریل-جون ۲۰۰۶ء ص ۱۰۳-۱۱۲

۸۰- معین الدین فراہی ہروی، کی تفسیر سورۂ یوسف، ۲۰/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۹-۵۰

✦ رضوی، سید امین الحسن

۸۱- عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمۂ قرآن (چند اصلاح طلب مقامات)، ۱۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۵۷-۷۳

✦ رضوی، سید خورشید حسن

۸۲- تدبر قرآن (جلد اول) کا مطالعہ، ۲۰/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۴۴-۷۲

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۸۳- 'فتح الرحمٰن' کا ایک تجزیاتی مطالعہ، ۲۴/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۲۹-۶۰

✦ عمری، سید جلال الدین

۸۴- تیسیر القرآن کا مطالعہ، ۲۵/۲، اپریل- جون ۲۰۰۶ء، ص ۵-۳۶

۸۵- قرآن مجید کے ماہر صحابۂ کرام، ۹/۲، اپریل- جون ۱۹۹۰ء، ص ۵-۲۰

۸۶- مولانا فراہی کا طریقہ تفسیر، ۱۰/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۸۴-۹۴

✦ ظفر، عبدالرؤف

۸۷- امام بغوی اور ان کی تفسیر معالم التنزیل، (مترجم: محمد جرجیس کریمی)، ۱۲/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۴۳-۵۹

✦ غزالی، مظفر حسین

۸۸- مولانا عبدالماجد دریابادی کی اردو اور انگریزی کی تفسیری خدمات، ۱۰/۲، اپریل- جون ۱۹۹۱ء، ص ۷۰-۸۲

✦ قاسمی، محمد سعود عالم

۸۹- 'ترجمان القرآن' میں جمالِ فطرت کا مطالعہ، ۲۳/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۶۷-۸۷

۹۰- شاہ ولی اللہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کی تفسیروں کا تقابلی مطالعہ، (۱)۲۱/۲، اپریل- جون ۲۰۰۲ء، ص ۳۹-۶۰، (۲)۲۱/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۵۶-۷۴

✦ قدوائی، عبدالرحیم

۹۱- قرآن مجید کے انگریزی تراجم وتفاسیر، ۴/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۷۴-۸۸

✦ الکبیسی، عیادہ بن ایوب

۹۲- تفسیر خازن اور اسرائیلی روایات، (مترجم: الطاف احمد مالانی)، ۱۶/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۸۹-۱۱۲

✦ گتوری، فضل الرحمٰن

۹۳- سرسید کی تفسیر کا بنیادی اصول: نیچر اور لا آف نیچر، ۹/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۵۷-۷۰

✦ محمود حسن

۹۴- ترجمہ وتفسیر غرائب القرآن (از ڈپٹی نذیر احمد دہلوی)، ۲/۱۹، اپریل- جون ۱۹۹۰ء، ص۵۳-۸۸

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۹۵- بیسویں صدی عیسوی میں علمائے ہند کی تفسیری خدمات (عربی زبان میں)، ۴/۱۶، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۷ء، ص۲۵-۴۱

✦ نذیر احمد

۹۶- فارسی کی قدیم ترین تفسیر یعنی ترجمۂ تفسیر طبری، ۳/۲، جولائی-ستمبر ۱۹۸۳ء، ص۸-۳۱

۲- حدیث وسنت

۲ء۱- احادیث: تحقیق وتنقید

✦ احمد، محبوب فروغ

۹۷- مسئلہ خلق قرآن اور جرح وتعدیل پر اس کے اثرات، ۲/۲۲، اپریل- جون ۲۰۰۳ء، ص۲۵-۵۰

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۹۸- ترجمان القرآن مولانا فراہی کا مسلک حدیث، (۱) ۱/۱۳، جنوری-مارچ ۱۹۹۴ء، ص۶۵-۹۲، (۲) ۲/۱۳، اپریل- جون ۱۹۹۴ء، ص۷۷-۹۶

✦ افتخار احمد، حافظ

۹۹- تخریج احادیث- ایک تعارف، ۴/۱۹، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۰ء، ص۳۱-۴۵

✦ داؤدی، خالد ظفر اللہ

۱۰۰- نقد حدیث: ضرورت و ماہیت (ایک تاریخی، تحقیقی اور تنقیدی جائزہ) ۲/۱۹، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، ص۲۴-۴۶

✦ صدیقی، ظفر احمد

۱۰۱- جرح و تعدیل کا تاریخی ارتقاء، (۱) ۱/۱۰، جنوری- مارچ ۱۹۹۱ء، ص۸۸-۹۹، (۲) ۲/۱۰، اپریل- جون ۱۹۹۱ء، ص۵۲-۶۹

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۱۰۲- اختلافِ قراءت اور احادیثِ نبوی، ۲۴/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۲۰-۳۹

۱۰۳- 'تدبر قرآن' میں استنادِ حدیث، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۴۳-۶۴

۱۰۴- محدثین کرام کی توقیتِ غزوات کا ایک تجزیہ، ۱۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۲۵-۵۳

۱۰۵- مصاحفِ عثمانی کی ترتیب و تدوین- احادیث کی روشنی میں، ۲۳/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۱۷-۳۲

✦ ظفر، عبدالرؤف

۱۰۶- اندلس میں علم حدیث کا ارتقاء (پہلی صدی ہجری سے چھٹی صدی ہجری تک) (مترجم: عبدالاول مومن ندوی)، ۱۴/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۷۳-۱۰۰

۱۰۷- محدثین کے نزدیک علم الاسناد کی اہمیت، (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۱۷/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۹۳-۱۰۱

✦ عویضہ، محمد عبداللہ

۱۰۸- اصحابِ رسول اور خبرِ واحد کی حجیت، (مترجم: محمد اسلام عمری)، ۱۶/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۸۴-۱۱۳

✦ غازی عزیز

۱۰۹- طلبِ علم سے متعلق ایک روایت (اطلبو العلم ولو کان بالصین) کی تحقیق، ۱۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۲۲-۳۷

✦ قاسمی، محمد سعود عالم

۱۱۰- فنِ حدیث میں منہاجِ تحقیق، ۱۷/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۸-۶۳

✦ محمد سلیم

۱۱۱- احادیثِ فضائل-ایک تنقیدی جائزہ، ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۶۲-۸۵

۱۱۲- علمِ درایت اور موضوع روایات، ۱۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۲۱-۳۳

۱۱۳- کتب میلاد کی روایات اور ان کا استناد، ۱۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۶۰-۸۲

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۱۱۴- مولانا فراہی اور حدیث، (۱) ۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۲۶- ۵۷، (۲) ۱۰/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۱ء، ص ۶۷-۸۷

۲ء۲- کتب حدیث ومحدثین

✦ اعظمی، محمد مصطفیٰ

۱۱۵- علی ابن مدینی - احوال اور علمی آثار، (مترجم: محمد اسلام عمری)، ۱۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۹۷-۱۱۱

✦ داؤدی، خالد ظفر اللہ

۱۱۶- حسن بن محمد صغانی، ۱۸/۲، اپریل- جون ۱۹۹۹ء، ص ۹۷-۱۱۲

✦ صدیقی، ظفر احمد

۱۱۷- ابو بسطام شعبہ بن الحجاج- جرح وتعدیل کے امام، ۱۰/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۲۵-۴۴

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۱۱۸- امام طبری اور محدثین کرام: احادیث کا تقابلی مطالعہ، ۱۸/۲، اپریل- جون ۱۹۹۹ء، ص ۳۰-۷۰

۱۱۹- حضرت مروان بن حکم اموی اور امام بخاری، ۲۰/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۲۲-۴۳

✦ عبدالباری، سید

۱۲۰- ہندوستان میں بخاری شریف کی عربی شرحیں، ۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۲۰-۲۹

✦ عتیق الرحمٰن، محمد

۱۲۱- مسند سعد بن ابی وقاصؓ- ایک تعارف، ۱۸/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۲۱-۳۵

✦ غازی عزیز

۱۲۲- ہندوستان میں علماء و محدثین کی دینی خدمات، (۱) ۱۱/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۵۵-۷۷، (۲) ۱۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۲۷-۵۶

✦ کامل حسین، محمد

۱۲۳- امام مالک بن انس اور ان کی تصنیف الموطا، (مترجم: منور حسین فلاحی)، ۱۶/۲، اپریل- جون ۱۹۹۷ء، ص ۷۹-۹۶

۳-سیرت نبوی

✦ ابراہیم الابیاری

۱۲۴- سیرت نگاری کی تاریخ پر ایک نظر (باشتراک: مصطفٰی السقا، عبدالحفیظ شلبی)، (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۱۹/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۷۲-۹۶

✦ اسرار احمد

۱۲۵- عہدِ نبوی کی مسلم معیشت میں اموال غنیمت کا تناسب (نقد واستدراک) ۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۱۲۶- ازواج مطہرات کے مکانوں کا مسئلہ، ۹/۲، اپریل-جون ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۲-۱۱۴

✦ اصلاحی، محمد اجمل

۱۲۷- سیرت نبوی پر اندلسی تصنیفات، (۱) ۱۲/۲، اپریل-جون ۱۹۹۳ء، ص ۱۱-۳۳، (۲) ۱۲/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۱۲-۳۴، (۳) ۱۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۱۸-۳۶

✦ انصاری، شہاب الدین

۱۲۸- حضرت محمد ﷺ کی تاریخ ولادت کا تحقیقی جائزہ، ۱۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۹-۲۵

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۱۲۹- ازواج مطہرات کے مکانات-ایک تجزیاتی مطالعہ، ۱۰/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۱ء، ص ۲۱-۶۶

۱۳۰- اسفار وغزوات نبوی میں ازواج مطہرات کی رفاقت، ۱۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۲۱-۴۱

۱۳۱- اندلس میں سیرتی ادب کا ارتقاء، ۱۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۱۷-۴۲

۱۳۲- جواب آں استدراک ('عہد نبوی کی مسلم معیشت میں اموال غنیمت کا تناسب' پر ڈاکٹر اسرار احمد کے استدراک کا جواب)، ۳/۲، جولائی-ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

۱۳۳- خاندانِ بنو عبد مناف کے دو سماجی طبقات، ۲۲/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۲۳-۴۵

۱۳۴- دعوتِ نبوی کے طریقے، (۱) ۱۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۳۵-۶۶، (۲) ۱۴/۲، اپریل-جون ۱۹۹۵ء، ص ۱۹-۵۷

۱۳۵- سیرت نبوی پر مغربی مصنفین کی انگریزی نگارشات، ۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۱۴-۴۷
۱۳۶- سیرت نگاری کا صحیح منہج، ۲۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۹-۴۸
۱۳۷- شبلی کی سیرت النبی کا مطالعہ-نقد سلیمانی کی روشنی میں، ۲/۳، اپریل-جون ۱۹۸۴ء، ص ۳۴-۵۸
۱۳۸- عبدالمطلب ہاشمی اور خاندان رسالت کے بعض افراد کے اصل نام، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۴۳-۵۵
۱۳۹- عم نبوی زبیر بن عبدالمطلب اور سیرت نبوی، ۱۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۲۷-۶۰
۱۴۰- کیا مہاجرینِ مکہ خالی ہاتھ مدینہ آئے تھے؟ ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۱۱-۲۵
۱۴۱- عہدِ نبوی کا انتظامیہ-حکام کے تقرر کی پالیسی، ۲/۴، اپریل-جون ۱۹۸۵ء، ص ۱۲-۳۳
۱۴۲- عہد نبوی کا مالی نظام-عمالِ صدقات کے عزل ونصب کی پالیسی، ۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۱۲-۳۴
۱۴۳- عہد نبوی کا مذہبی نظام-مذہبی عمال کے تقرر کی حکمت عملی، ۵/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۱۵-۳۱
۱۴۴- عہدِ نبوی کی مسلم معیشت میں اموالِ غنیمت کا تناسب، ۴/۱، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء، ص ۱۰-۳۴
۱۴۵- عہد نبوی میں سماجی تحفظ کا نظام، (جوار کی روایت) ۲۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۲۱-۴۷
۱۴۶- عہد نبوی میں فوجی تنظیم-افسروں کے عزل ونصب کی حکمت عملی، ۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۱۱-۳۲
۱۴۷- عہد نبوی میں مدنی مسلم معیشت، ۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۲۱-۴۳
۱۴۸- کفالت نبوی کی وصیتِ عبدالمطلبی، ۲۲/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۱-۲۸
۱۴۹- معیشتِ نبوی مدینہ منورہ میں، (۱) ۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۲-۳۵، (۲) ۹/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۱۵-۴۱
۱۵۰- معیشتِ نبوی مکی عہد میں، ۹/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۴-۵۶
۱۵۱- مکہ اور مدینہ کے تعلقات، ۲۱/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۲۰-۵۵
۱۵۲- مکی عہد نبوی میں مسلم آبادی-ایک تجزیاتی مطالعہ، (۱) ۶/۲، اپریل-جون ۱۹۸۷ء، ص ۱۱-۳۲، (۲) ۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۳۰-۵۷

۱۵۳-نبوی دعوت وسیرت اور قریشی مجالس، ۳/۱۴، جولائی-ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۷-۳۷

۱۵۴-ہندوستان میں عربی سیرت نگاری-آغاز وارتقاء، ۴/۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۹-۲۱

✦ العسلی، خالد صالح

۱۵۵-رسول اکرم ﷺ کا سن ولادت (ایک تاریخی مطالعہ)، (مترجم: طارق جمیل فلاحی)، ۱۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۹۹-۱۰۷

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۵۶-رسول اکرم ﷺ کے تبلیغی احکام وہدایات، ۴/۶، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۵-۱۵

۱۵۷- رسول اکرم ﷺ کے دعوتی مکاتیب، (۱) ۲/۷، اپریل- جون ۱۹۸۸ء، ص ۵-۱۳، (۲) ۳/۷، جولائی-ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۵-۱۹

۱۵۸-رسول اللہ ﷺ کے مکی دور کے بعض اہم واقعات، (۱) ۱/۱۹، جنوری- مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۵-۳۴، (۲) ۲/۱۹، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، ص ۵-۲۳، (۳) ۳/۱۹، جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۵-۲۴

۱۵۹- عرب کے وفود دربار رسالت میں، ۱/۱۷، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۵-۱۶

۱۶۰-عہدِ نبوی کی سواریاں اور مقابلے، ۳/۱۰، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۵-۲۴

۱۶۱-محمد عربی ﷺ کے علمی احسانات، ۱/۶، جنوری-مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۵-۲۱

۱۶۲-مکی دور میں رسول اللہ ﷺ کی دعوتی حکمت عملی، (۱) ۲/۱۷، اپریل- جون ۱۹۹۸ء، ص ۵-۲۵، (۲) ۴/۱۷، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۵-۲۰

۱۶۳-ہجرت حبشہ، ۴/۱۹، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۵-۳۰

✦ عمری، محمد صلاح الدین

۱۶۴-محمد ﷺ: کیا یہ نام آپ سے پہلے رائج نہیں تھا؟ ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۲۶-۳۷

۱۶۵-ہندوستان میں عربی سیرت نگاری-ایک جائزہ، ۲/۱۶، اپریل-جون ۱۹۹۷ء، ص ۳۴-۴۸

✦ محمد ذکی

۱۶۶-مستشرقین کا فنِ سیرت نگاری اور مسلمانوں کی ذمہ داری، ۲/۳، اپریل- جون ۱۹۸۴ء، ص ۹۰-۱۱۰

۱۶۷-''وہ نبی'' جس کا انتظار تھا، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۳۰-۴۳

✦ محمد سلیم، سید

۱۶۸- رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت، ۳/۱۱، جولائی- ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۶-x

✦ ندوی، جمشید احمد

۱۶۹- فن سیرت نگاری پر ابن سحاق کے اثرات، ۴/۲۲، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۳۱-۴۱

۱۷۰- موسیٰ بن عقبہ اور ان کی مغازی، ۲/۱۷، اپریل- جون ۱۹۹۸ء، ص ۸۷-۱۱۶

✦ ندوی، سرور عالم

۱۷۱- فن تنقید میں رسول عربی ﷺ کے رہنما اصول، ۴/۱۷، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۶۵-۷۷

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۱۷۲- رسول کریم ﷺ کی ازدواجی زندگی- اعتراضات کا جائزہ، ۲/۱۹، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، ص ۴۷-۷۵

۱۷۳- صلح حدیبیہ کی بعض شرائط کی منسوخی کا مسئلہ، ۳/۲۰، جولائی- ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۹۳-۱۰۲

۱۷۴- حلف الفضول- عصری معنویت، ۲/۲۱، اپریل- جون ۲۰۰۲ء، ص ۶۱-۸۲

✦ نعیمی، ریاض ہاشم

۱۷۵- مکہ مکرمہ پر ابرہہ کے حملے کے مقاصد و نتائج- ایک تنقیدی مطالعہ، (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۳/۲۱، جولائی- ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۹۷-۱۱۳

۴- سیرتِ صحابہ

✦ برکاتی، محمد نعیم

۱۷۶- حضرت ابی ابن کعبؓ، ۴/۲۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۷۶-۹۲

✦ الضاری، حارث سلیمان

۱۷۷- اصحاب صفہ اور اشاعتِ اسلام (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۱/۲۴، جنوری- مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۹۰-۱۱۶

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۷۸- اصحابِ صفہ- تعلیمی اور معاشی جائزہ، ۴/۶، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۳۰-۴۵

✦ محمد ذکی

۱۷۹- خلیفہ کے انتخاب کا طریقہ- فاروق اعظمؓ کی بے مثال رہ نمائی، ۱/۳، جنوری- مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۱۸-۲۷

✦ ندوی، احتشام احمد

۱۸۰-عسکری نظام میں حضرت عمرؓ کے اجتہادات (علامہ شبلی کی تصنیف الفاروق کی روشنی میں)، ۲/۲۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، ص ۵۱-۶۱

✦ ندوی، محمد سرور عالم

۱۸۱-صحابۂ کرام کا ادبی ذوق اور تنقیدی بصیرت، ۳/۲۰، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۵۱-۷۰

✦ نعمانی، محمد الیاس، ندوی

۱۸۲-حضرت بلالؓ-عہدِ نبوی میں شعبۂ مالیات کے ذمہ دار، ۳/۲۲، جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۰۸-۱۱۷

۵-مذاہب

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۱۸۳-محدود تصور مذہب کا پس منظر، ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۷۶-۹۸

۱۸۴-محدود تصور مذہب-مذاہبِ عالم کی شہادت، ۲/۳، اپریل-جون ۱۹۸۴ء، ص ۷۶-۸۹

۱۸۵-مذہب کا اسلامی تصور، (۱) ۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۶۸-۸۵، (۲) ۲/۴، اپریل-جون ۱۹۸۵ء، ص ۶۷-۷۸

۱۸۶-یورپ میں چرچ اور اسٹیٹ کی علیحدگی-ایک جائزہ، ۳/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۶۱-۷۸

۱۸۷-یورپ میں محکمۂ احتسابِ عقائد کے ستم خوردوں پر ایک نظر، ۲/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۷۱-۸۹

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۸۸-اہل مذاہب سے بعض گزارشات، ۲/۱۲، اپریل-جون ۱۹۹۳ء، ص ۵-۱۰

۶-عقائد

✦ احمد صدیق

۱۸۹-تصورِ خدا پر تحقیق کی اہمیت، ۲/۱۰، اپریل-جون ۱۹۹۱ء، ص ۲۱-۳۱

✦ احمد، محبوب فروغ

۱۹۰-فکر اسلامی پر مسئلہ ارجاء کے اثرات، ۲/۲۳، اپریل-جون ۲۰۰۴ء، ص ۲۰-۴۴

✦ اصلاحی، ضیاء الدین

۱۹۱- اسلام کا عقیدۂ توحید اور اس کے قرآنی دلائل، ۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۶۰-۸۶

✦ عبدالقادر، سید

۱۹۲- رؤیت باری تعالیٰ (فرقۂ مہدویہ کے عقیدے کا جائزہ) ۲۲/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۶۶-۸۵

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۹۳- انکارِ خدا کے نتائج، ۲/۳، اپریل- جون ۱۹۸۴ء، ص ۵-۱۳

۷- عبادات

✦ اعظمی، الطاف احمد

۱۹۴- اسلام کا تصورِ عبادت، ۴/۲، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۴۴-۷۷

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۹۵- ذکر کی حقیقت، (۱) ۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۵-۱۳، (۲) ۱۰/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۱ء، ص ۵-۲۰

۷ء۱- نماز

✦ حسن الدین

۱۹۶- اوقاتِ صلوٰۃ برائے اعلیٰ عرض البلد- تشریح و توضیح، ۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۷-۱۱۰

✦ طارق منیر

۱۹۷- اوقاتِ صلوٰۃ برائے اعلیٰ عرض البلد، (مترجم: سید محفوظ علی)، ۸/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۱-۱۰۷

✦ عمری، سید جلال الدین

۱۹۸- نماز کی حکمت و معنویت، ۲۰/۲، اپریل- جون ۲۰۰۱ء، ص ۵-۲۲

۷ء۲- زکوٰۃ

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۱۹۹- اسلامی زکوٰۃ- انفرادی یا اجتماعی؟، ۱۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۴۷-۶۹

۲۰۰- زکوٰۃ کا مصرف فی سبیل اللہ اور دینی اداروں اور تحریکات کا مسئلہ، ۱۲/۲، اپریل- جون ۱۹۹۳ء، ص ۷۹-۹۵

✦ اصلاحی، عبدالعظیم

۲۰۱- زکوٰۃ کی معاشی اہمیت کے چند پہلو (علامہ ابن قیم کی نظر میں) ۴/۲، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۷۸-۹۳

۲۰۲- کمپنیوں کے حصص پر زکوٰۃ کا مسئلہ، ۱۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۸۴-۹۷

✦ سبیلی، سید اسرار الحق

۲۰۳- سونے چاندی کا نصابِ زکوٰۃ، ۲۰/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۹۲-۱۰۱

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۲۰۴- نصابِ زکوٰۃ کی تعیین (چند اصولی مباحث)، ۱۹/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۸۸-۹۷

✦ ظل الرحمٰن، حکیم

۲۰۵- نصابِ زکوٰۃ (نقد و استدراک)، ۲۰/۲، اپریل- جون ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۳ء۷- حج و عمرہ

✦ الہٰ آبادی، محمود حسن

۲۰۶- عارضی مقیمینِ مکہ (آفاقی) کی میقات، ۲۳/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۹-۳۵

✦ العظیمی، عبداللہ بن حمد

۲۰۷- عمرہ کی تکرار اور کثرت (فقہی مباحث کا تقابلی مطالعہ) (مترجم: خدا بخش کلیار)، ۲۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۸۲-۱۱۱

✦ فوزان، کبیر الدین

۲۰۸- قمری ماہ و ایام میں عالمی وحدت و یکسانیت- ایک نقطۂ نظر، ۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۵۸-۷۶

✦ قادری، سید معین الدین

۲۰۹- تمام اقطاعِ عالم میں عید الاضحیٰ حج کے ایامِ معدودات کی متابعت و مطابقت میں منائی جانی چاہیے، ۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۵۶-۸۹

۸-فقہ

✦ اصلاحی، ظفر الاسلام

۲۱۰- اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں اور مزید محاصل کا مسئلہ (ایک فقہی تجزیہ)، ۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۷۵-۸۹

۲۱۱- سفتجہ (بل آف ایکسچینج) کی فقہی حیثیت، ۲/۳، اپریل-جون ۱۹۸۴ء، ص ۱۴-۳۳

✦ بلخوجہ، محمد حبیب

۲۱۲- عالم اسلام میں مغربی قوانین کی یلغار اور فقہ اسلامی کے احیاء کی ضرورت، (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، (۱) ۱۷/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۹۸-۱۱۳، (۲) ۱۷/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۰۲-۱۱۳

✦ عادل، اختر امام

۲۱۳- شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے اہم فقہی نظریات، (۱) ۲۳/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۴، ص ۳۳-۶۶ (۲) ۲۳/۲، اپریل-جون ۲۰۰۴ء، ص ۴۵-۷۰

✦ عافیہ، عبدالقادر

۲۱۴- مسئلہ قیاس میں ابن عبد البر کا موقف، (مترجم: محمد اسلام عمری)، ۱۱/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۸-۱۱۵

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۱۵- احکام شریعت میں حکمت کا صحیح تصور، ۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء، ص ۵-۸

۲۱۶- اسلام کا قانون قصاص، ۳/۴، جولائی-ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۶۱-۷۹

۲۱۷- شریعت کی ابدیت، ۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۵-۱۰

✦ عودہ، عبدالقادر (مصری)

۲۱۸- دفاع کی شرعی حیثیت، (مترجم: محمد جرجیس کریمی)، ۱۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۰۵-۱۱۶

✦ غازی، محی الدین

۲۱۹- ''ارہاب'' ایک شرعی اصطلاح، ۲۲/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۴۶-۶۱

✦ فلاحی، ضیاء الدین ملک

۲۲۰- اردو زبان میں فقہی لٹریچر- آغاز وارتقاء، ۱۷/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۴۲-۵۱

✦ فلاحی، محمد صباح الدین، قاسمی

۲۲۱- احکام ذبح شریعت کی نگاہ میں، ۱۴/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۷۲-۱۰۱

✦ قادری، سید معین الدین

۲۲۲- مرتد اور شاتمِ رسول- شریعت کی نظر میں، ۸/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۶۶-۸۰

✦ قاسمی، ولی اللہ مجید

۲۲۳- اسلام کا نظامِ وراثت، (۱) ۲۱/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۷۵-۹۶، (۲) ۲۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۶۶-۸۱، (۳) ۲۲/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۸۶-۹۵

۲۲۴- عرف وعادات، ۱۷/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۵۲-۸۶

✦ القحطانی، مسفر بن علی محمد

۲۲۵- فتاویٰ اور استنباطِ مسائل میں شدت پسندی کا رجحان، (مترجم: احمد نادر القاسمی)، ۲۳/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۹۱-۱۰۴

✦ کریمی، محمد جرجیس

۲۲۶- اسلامی تعزیرات اور ان کے نفاذ کے اصول وآداب (فقہ اسلامی کی روشنی میں)، ۱۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۶۴-۸۳

✦ ہاشمی، سید ازکیا

۲۲۷- قرائنی شہادت کی شرعی حیثیت اور عصر حاضر کے تناظر میں اس کی اہمیت، ۱۹/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۷۷-۹۶

۱۸ء- اختلاف فقہاء

✦ ابن تیمیہؒ

۲۲۸- احادیث اور اقوالِ ائمہ میں تعارض کے اسباب، (مترجم: الطاف احمد مالانی عمری)، ۱۹/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۹۸-۱۱۸

✦ اسماعیل کوکصال

۲۲۹- فقہی مذاہب کے درمیان تلفیق، (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲۳/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۹۰-۱۱۲

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۲۳۰- شاہ ولی اللہ کا رسالہ ''غایۃ الانصاف''، ۲۴/۲، اپریل- جون ۲۰۰۵ء، ص ۵۶-۶۵

✦ فلاحی، محمد صباح الدین، قاسمی

۲۳۱- فقہاء کے درمیان اختلاف کے اسباب، ۲۲/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۲۹-۵۰

✦ ندوی، محمد فہیم اختر

۲۳۲- فقہی اختلافات میں شاہ ولی اللہ کا معتدل موقف، ۲۲/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۶۲-۸۴

۲ء۸- اجتہاد

✦ تجاروی، محمد مشتاق

۲۳۳- اجتہاد عہدِ خلفاء راشدین میں، ۱۷/۲، اپریل- جون ۱۹۹۸ء، ص ۵۷-۷۲

✦ العبد خلیل

۲۳۴- موجودہ دور میں اجتماعی اجتہاد کی اہمیت وضرورت، (مترجم: محمد جرجیس کریمی)، ۱۳/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۴ء، ص ۹۳-۱۲۰

✦ قاسمی، محمد سعود عالم

۲۳۵- عہد حاضر میں اجتہاد کی معنویت اور نوعیت، ۱۳/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۶۶-۷۷

۳ء۸- جہاد

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۳۶- جہاد اور اس کی اقسام، ۲۰/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۵-۱۸

۲۳۷- جہاد اور شرائط جہاد، ۲۱/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۲ء، ص ۵-۲۳

۲۳۸- جہاد کے احکام، ۲۲/۲، اپریل- جون ۲۰۰۳ء، ص ۵-۲۴

۲۳۹- جہاد کے احکام (جنگی تیاری کی نوعیت) ۲۲/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۵-۲۲

۲۴۰- جہاد کے بعض احکام، ۲۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۵-۲۰

۲۴۱-معذور پر جہاد فرض نہیں ہے،۲۳/۱،جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء،ص ۵-۱۶

۲۴۲-مقاصد جہاد،۲۲/۴،اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء،ص ۵-۳۰

۸ء۴-رؤیت ہلال

✧ طارق منیر

۲۴۳-رؤیت ہلال پر سائنسی تحقیق،۱۵/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء،ص ۱۰۵-۱۰۸

✧ عبداللہ بن محمد بن حمید

۲۴۴-رؤیت ہلال کا مسئلہ،(مترجم:محمد امین اثری)،(۱)۱/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء،ص ۱۰۳-۱۰۸، (۲)۲/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۹۹-۱۱۰، (۳) ۲/۲، اپریل - جون ۱۹۸۳ء،ص ۱۰۷-۱۱۵

✧ عمر افضل

۲۴۵-رؤیت ہلال کے مسائل کا ایک نیا تجزیہ،۱۱/۱،جنوری-مارچ ۱۹۹۲ء،ص ۴۳-۹۷

✧ فلاحی،محمد صباح الدین،قاسمی

۲۴۶-رؤیت ہلال-اختلاف مطالع اور فلکی حساب،(۱)۱۸/۳،جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء،ص ۵۴-۸۶، (۲)۱۸/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء،ص ۳۶-۶۶

۸ء۵-جدید مسائل

✧ الہٰ آبادی،محمود حسن

۲۴۷-اسلام میں کسی قسم کی اداکاری جائز نہیں (نقد واستدراک)۲۴/۴،اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۱-۱۱۲

✧ امانی،عبدالقادر

۲۴۸-مصنوعی حمل کاری کی شرعی حیثیت،(مترجم:محمد شیث محمد ادریس تیمی)،۲۱/۱،جنوری-مارچ ۲۰۰۲ء،ص ۱۱۱-۱۱۵

✧ عادل،اختر امام

۲۴۹-قلب ماہیت-حقائق اور احکام،۲۱/۱،جنوری-مارچ ۲۰۰۲ء،ص ۶۹-۱۱۰

✦ فلاحی، محمد صباح الدین، قاسمی

۲۵۰- مشینی ذبیحہ- شریعت کی نگاہ میں، ۱۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۷۰-۸۴

✦ الکاف، حبیب حامد عبدالرحمٰن

۲۵۱- کریڈٹ کارڈ کے کاروبار کو اسلامیانے کا طریقہ (مترجم: عبدالمعز منظر)، ۲/۵، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۹۰-۱۱۱

✦ محمود خلیل

۲۵۲- صحابۂ کرام کی اداکاری- شریعت کی نظر میں، (مترجم: گل زادہ شیر پاؤ)، ۳/۲۴، جولائی- ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۹۷-۱۱۲

۸ء۶- فقہاء وقضاۃ

✦ اصلاحی، ظفر الاسلام

۲۵۳- عہدِ وسطیٰ کے ہندوستانی علماء کی فقہی و اجتہادی خدمات، ۴/۶، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۴۶-۶۱

✦ اقبال حسین

۲۵۴- مفتی محمد عیوضؒ، ۲/۲، اپریل- جون ۱۹۸۳ء، ص ۹۹-۱۰۶

✦ شاہتاز، نور احمد

۲۵۵- علامہ ابن سلّام ہرویؒ (حیات وخدمات)، ۴/۱۸، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۱-۱۱۲

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۲۵۶- مورخ یعقوبی اور فقہائے اسلامی، ۴/۱۵، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۳۴-۴۷

✦ فلاحی، محمد احمد

۲۵۷- مسلم اسپین کے بعض نام ور فقہاء، ۴/۱۷، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۷۸-۹۲

✦ فہد، بدری محمد

۲۵۸- مسلمان قاضیوں کے تذکرے، (مترجم: ابوسعد اصلاحی)، (۱) ۱/۲، اپریل- جون ۱۹۸۲ء، ص ۱۰۱-۱۱۴، (۲) ۲/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۹۰-۱۱۰، (۳) ۳/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۱۰۲-۱۱۷

✦ قاسمی، احتشام الحق

۲۵۹- حنبلی فقیہ شیخ موفق الدین ابن قدامہ مقدسی، ۱/۱۷، جنوری- مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۸۷-۱۰۴

۲۶۰- شافعی فقیہ شیخ ابواسحاق شیرازیؒ، ۳/۱۵، جولائی- ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۹۷-۱۰۸

۹-سماجیات

۹ء۱-عائلی نظام

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۲۶۱-مشترکہ خاندانی نظام اور اسلام (۱) ۵/۲، اپریل- جون ۱۹۸۶ء. ص ۷۴-۸۹ (۲) ۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۸۷-۱۱۴

✦ اصلاحی، صدرالدین

۲۶۲-ماں باپ کی ذمہ داریاں، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۴۴-۶۳

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۶۳-جہیز کا بحران، ۴/۲، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۵-۱۱

۲۶۴-خاندان-اسلامی نقطۂ نظر کا مطالعہ، ۲/۲۳، اپریل-جون ۲۰۰۴ء، ص ۵-۱۹

۲۶۵-خاندان-تاریخ، ضرورت اور اہمیت، ۳/۲۵، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۵-۱۸

۲۶۶-عرب کا قبائلی نظام اور اسلام کی اصلاحات، ۴/۲۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۵-۲۸

۲۶۷-لڑکی سسرال میں، ۴/۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۵-۸

۹ء۲-جنس (Sex)

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۲۶۸- اسلام اور تہذیب جنس، (۱) ۱/۲۵، جنوری- مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۶۹-۹۲ (۲) ۲/۲۵، اپریل- جون ۲۰۰۶ء، ص ۸۵-۱۰۲

۲۶۹- جماع کے آداب، ۱/۹، جنوری- مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۶۰-۸۹ (اس مضمون کی صرف پہلی قسط شائع ہوئی)

۹ء۳-نکاح وطلاق وخلع

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۷۰-خلع اور اس کے احکام، ۲/۴، اپریل-جون ۱۹۸۵ء، ص ۷۹-۱۰۳

۲۷۱-طلاق کا مسئلہ، ۱/۴، جنوری-مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۸۶-۱۰۰

۲۷۲-طلاق مسنون اور طلاق غیر مسنون، ۱/۲۳، جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۸۸-۹۶

۲۷۳- کیا بے شادی شدہ شخص کا نکاح دوسروں پر واجب ہے؟، ۱۱/۲، اپریل- جون ۱۹۹۲ء، ص ۵-۲۱

۲۷۴- مطلقہ کا نفقہ، ۴/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۵-۱۸

✦ قاسمی، ولی اللہ

۲۷۵- حالتِ نشہ کی طلاق، ۱۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۵۹-۷۱

۹ء۴- تعدد ازدواج

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۷۶- تعددِ ازواج- بعض اعتراضات کا جائزہ، ۴/۳، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۸۳-۹۴

✦ گنوری، فضل الرحمٰن

۲۷۷- تعدّد ازواج پر پابندیوں کا مسئلہ، (مترجم: سلطان احمد اصلاحی)، ۱/۱ جنوری- مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۱۰۱-۱۱۴

✦ ندوی، محمد شہاب الدین

۲۷۸- تعدّد ازواج پر ایک تحقیقی نظر- مذاہبِ عالم کا ایک جائزہ، ۶/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۶۲-۹۰

۹ء۵- حقوقِ نسواں

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۷۹- اسلام کے عائلی نظام میں عورت کی حیثیت، ۲/۲، اپریل- جون ۱۹۸۳ء، ص ۵-۱۰

۲۸۰- اسلام میں عورت کے حقوق- اعتراضات کا جائزہ، ۲/۵، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۵-۱۴

۲۸۱- شریعت کا قانون حجاب، ۲/۴، اپریل- جون ۱۹۸۵ء، ص ۵-۱۱

۲۸۲- عورت کا قصاص اور دیت، ۴/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۸۹-۱۰۶

۲۸۳- عورت کی شہادت وقیادت، ۴/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۵-۱۰

۲۸۴- مسلمان عورت سے متعلق ایک سوال نامہ کا جواب، ۱۴/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۵-۱۱

۲۸۵- مسلمان عورت کے حقوق، ۳/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۹۰-۱۰۲

۲۸۶- مہر کی نوعیت اور اس کے احکام، ۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۷۷-۹۷

۹ء۶-آزادیٔ نسواں/اباحیت

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۲۸۷-اباحیت پسندی کا نظریہ، (۱)۷/۲، اپریل - جون ۱۹۸۸ء، ص۹۴-۱۰۵ (۲) ۷/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۸، ص۹۰-۱۰۷ (۳) ۷/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۸ء، ص۱۰۵-۱۱۶

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۸۸-آزادیٔ نسواں کا مغربی تصور، ۳/۳ جولائی-ستمبر ۱۹۸۴ء، ص۵-۱۳

۹ء۷-کفاءت

✦ قاسمی، ولی اللہ مجید

۲۸۹-کفاءت کی شرعی حیثیت، (۱) ۲۰/۲، اپریل- جون ۲۰۰۱ء، ص۲۳-۵۲ (۲) ۳/۲، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص۷۱-۹۱

۹ء۸-مساوات

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۲۹۰-انسانی مساوات اور مذاہبِ عالم، (۱)۳/۱، جولائی-ستمبر ۱۹۸۲ء، ص۶۱-۷۵ (۲)۴/۱، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء، ص۹۵-۱۰۲

۲۹۱-تصورِ مساوات کا پس منظر، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص۶۴-۷۷

۲۹۲-سماجی مساوات کے بعض پہلو، (۱)۲۲/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء، ص۵۱-۶۵ (۲) ۲۲/۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، ص۷۷-۹۴

۹ء۹-کم زور طبقات کے حقوق

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۹۳-اسلام میں مظلوم کے حقوق، (۱)۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء، ص۸۵-۹۸ (۲) ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص۵۶-۷۵

۲۹۴-اسلام میں مظلوم کو دفاع کا حق ہے، ۴/۱، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء، ص۵۸-۹۴

۲۹۵-اسلام کم زور کی ظلم سے حفاظت کرتا ہے، ۲/۱، اپریل-جون ۱۹۸۲ء، ص۷۷-۱۰۰

۲۹۶-کم زور کے مسائل اسلام نے حل کیے ہیں، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص۷۸-۱۰۰

۹ء۱۰-شہریت پسندی

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۲۹۷-شہریت پسندی کا رجحان اور اسلام، (۱) ۱۶/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۵۴-۷۳
(۲) ۱۶/۲، اپریل- جون ۱۹۹۷ء، ص ۴۹-۶۹

۹ء۱۱-خدمت خلق

✦ عمری، سید جلال الدین

۲۹۸-اسلام میں رفاہی خدمات کا تصور، ۸/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۷۴-۱۰۰
۲۹۹-خدمت سب کی کی جائے، ۸/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۵-۱۰
۳۰۰-خدمتِ خلق کے چند پہلو، ۵/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵-۱۸
۳۰۱-خدمتِ خلق کے طریقے بہت ہیں، ۸/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۵-۱۱
۳۰۲-خدمتِ خلق کے کچھ اور پہلو، ۵/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵-۲۲

۹ء۱۲-مسلم غیر مسلم تعلقات

✦ عمری، سید جلال الدین

۳۰۳- اسلام اور غیر مسلموں سے تعلقات، (۱) ۱۳/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۴ء، ص ۵-۱۵
(۲) ۱۳/۲، اپریل- جون ۱۹۹۴ء، ص ۵-۱۷
۳۰۴-تحائف کی سماجی اور سیاسی اہمیت، ۱۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۵-۲۱
۳۰۵-سلام کی اہمیت اور غیر مسلموں کو سلام کا حکم، ۱۳/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۵-۲۸
۳۰۶-غیر مسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق، ۱۷/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۵-۱۶
۳۰۷- غیر مسلموں سے سماجی و معاشرتی تعلقات- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں، (۱) ۱۴/۲، اپریل- جون ۱۹۹۵ء، ص ۵-۱۸ (۲) ۱۴/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۵-۱۶
۳۰۸-غیر مسلموں سے معاشرتی تعلقات- بعض مسائل کی توضیح، ۱۵/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۵-۲۰
۳۰۹- مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان ازدواجی تعلقات، (۱) ۱۵/۲، اپریل- جون ۱۹۹۶ء، ص ۵-۱۷ (۲) ۱۵/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۵-۲۵

۳۱۰-مسلمانوں کے معاملات میں غیر مسلم کی شہادت، ۱۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۵-۲۰
۳۱۱-مسلم اور غیر مسلم تعلقات، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۵-۱۸

✦ قاسمی، ولی اللہ مجید

۳۱۲-غیر مسلموں سے سماجی تعلقات، ۲۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۶۱-۷۵

۱۳ء۹-معاشرہ

✦ جمیل فاروقی

۳۱۳-معاشرہ کا مطالعہ-انداز فکر اور مسائل، ۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۵۶-۷۹

✦ عبدالمغنی

۳۱۴-مابعد صنعتی معاشرہ اور اسلام، ۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۸۰-۹۲

۱۰-معاشیات

✦ اصلاحی، ظفر الاسلام

۳۱۵-اسلامی ریاست میں بیت المال کی کارکردگی (بینکنگ مشاغل کی روشنی میں)، ۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۲۲-۴۴
۳۱۶-عباسی دور کی انفرادی بینک کاری پر ایک نظر، ۳/۴، جولائی-ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۴۷-۶۰
۳۱۷-عہد وسطی کے ہندوستان میں بیت المال کا تصور اور اس کی کارکردگی، ۲/۸، اپریل-جون ۱۹۸۹ء، ص ۹-۳۶

✦ اصلاحی، عبدالعظیم

۳۱۸-اسلامی معاشیات کے ارتقاء میں معاصر ہندوستان کا حصہ، ۱۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۷۴-۸۸
۳۱۹-اسلامی معاشیات کے مصادر، ۱۵/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۶۱-۷۲
۳۲۰-علامہ ابن تیمیہ کے معاشی نظریات، ۱/۲، اپریل-جون ۱۹۸۲ء، ص ۴۰-۴۹

✦ اوصاف احمد

۳۲۱-اسلامی بینک کاری کا ارتقاء، ۱۰/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۸۳-۱۰۰
۳۲۲-اسلامی بینک کاری کے تجربات، ۱۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۶۳-۸۳
۳۲۳-اسلامی بینکوں کے مسائل، ۱۲/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۷۳-۸۲

۳۲۴-اسلامی بینکوں میں سرمایہ کاری کی بعض شکلیں، ۱۱/۲، اپریل-جون ۱۹۹۲ء، ص ۸۹-۱۰۶
۳۲۵-اسلامی بینکوں میں مالی وسائل کا استعمال، ۱۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۹۹-۱۱۸
۳۲۶-اسلامی معاشیات-ایک تعارف، ۱۲/۲، اپریل-جون ۱۹۹۳ء، ص ۵۹-۷۸
۳۲۷- اسلامی ممالک کی اقتصادی پس ماندگی- اسباب وعلل، ۱۲/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۴۹-۷۲

✦ رضوی، اختر ظہیر

۳۲۸- اسلامی بینک کاری پر اعتراضات کا جائزہ (مترجم: طاہر بیگ)، ۶/۲، اپریل- جون ۱۹۸۷ء، ص ۷۳-۸۸

✦ سمیسم، سلام عبدالکریم

۳۲۹- ذخیرہ اندوزی کا خاتمہ حکومت کی ذمہ داری ہے، (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۹۳-۱۱۰

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۳۳۰-اقتصادی عدمِ توازن کا اسلامی حل، ۱۷/۲، اپریل-جون ۱۹۹۸ء، ص ۷۳-۸۶

✦ ظہیر احمد

۳۳۱-بینکوں سے تجارتی معاملات (نقد واستدراک)، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۱-۱۱۲

✦ عمر افضل

۳۳۲-بینک سے تجارتی معاملات-چند عملی مسائل، ۲۲/۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، ص ۶۲-۷۶

✦ فرقان احمد

۳۳۳-معیشت اور اخلاقی اقدار، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۳۹-۵۷

✦ فریدی، فضل الرحمٰن

۳۳۴-اسلامی معاشیات-ایک تعارف، ۱۵/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۲۴-۴۶

✦ فلاحی، عرفان شاہد

۳۳۵-نظریہ آبادی سے متعلق مالتھس کے افکار کا جائزہ، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۶۱-۶۷

✦ کمال الدین، ابوذر

۳۳۶- ہندوستان میں بلاسودی بنک کاری: امکانات، رکاوٹیں اور طریقے، ۲۰/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۲-۱۲۰

✦ ندوی، محمد حسنین

۳۳۷- مرابحہ- غیر سودی بینک کاری کی اہم بنیاد، ۴/۱۵، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۴۸-۶۶

✦ یوسف القرضاوی

۳۳۸- بینک کا سود (مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۴/۸، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۹۳-۱۱۲

۱۱- سیاسیات

✦ احمد حسن

۳۳۹- حاجب کی سیاسی اہمیت، ۴/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۶۸-۷۴

۳۴۰- دفتر وزارت کا آغاز وارتقاء، ۴/۵، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۵۳-۵۹

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۳۴۱- اسلام میں پناہ گزینوں کے حقوق، ۲۰/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۷۳-۹۱

۳۴۲- سیاستِ عادلہ (اسلامی فکر کا مطالعہ)، (۱) ۲۴/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۶۳-۸۹
(۲) ۲/۲۴، اپریل- جون ۲۰۰۵ء، ص ۸۵-۱۰۵

✦ بٹ، بدرالدین

۳۴۳- حضرت سید علی ہمدانی کے سیاسی افکار، ۱۰/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۱-۱۰۹

✦ خیر، بسطامی محمد

۳۴۴- اسلامی سیاسی فقہ کا ارتقاء (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲۰/۲، اپریل- جون ۲۰۰۱، ص ۸۱-۱۱۵

✦ زیڈ- العابدین، ایس

۳۴۵- حسن البنا کے سیاسی افکار، (مترجم: سکندر علی اصلاحی)، ۱۳/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۹۳-۱۱۵

✦ سوز، انوار علی خاں

۳۴۶- مسلم اساسیت، ۱/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۱۷-۳۰

✦ الطریقی، عبداللہ بن ابراہیم

۳۴۷- امامتِ عظمیٰ کا قیام- علامہ ابن عبدالبر کی آراء کی روشنی میں (مترجم: محمد جرجیس کریمی)، ۴/۱۸، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۶۷-۱۰۰

✦ عمری، سید جلال الدین

۳۴۸-اسلام اور اسلامی ریاست-بعض اعتراضات کا جائزہ، ۱۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۳، ص ۵-۱۷

۳۴۹-اسلام کا شورائی نظام، ۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۵۴-۶۵

۳۵۰-اسلامی ریاست اور بین الاقوامی تعلقات، ۱۶/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۵-۲۴

۳۵۱-اسلامی ریاست اور بین الاقوامی معاہدے، ۱/۷، جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۵-۲۱

۳۵۲-اسلامی ریاست میں غیر مسلموں پر اسلامی قانون کا نفاذ کس حد تک ہوگا؟، ۲۳/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۵-۱۸

۳۵۳-انسانی حقوق اور اسلامی ریاست، (۱) ۱۸/۲، اپریل-جون ۱۹۹۹ء، ص ۵-۲۹

(۲) ۱۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۵-۳۱ (۳) ۱۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۵-۲۰

۳۵۴-دار الاسلام اور دار الحرب کا تصور (جدید عالمی پس منظر میں)، ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۵-۲۰

۳۵۵-ذمیوں کے حقوق، ۱۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۵-۲۴

۳۵۶-غیر اسلامی ریاست میں مسلمان کا کردار، ۲۱/۲، اپریل-جون ۲۰۰۲ء، ص ۵-۳۸

۳۵۷-غیر مسلم ممالک میں مسلم اقلیت کا شرعی موقف، ۲۰/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۱ء، ص ۵-۲۱

✦ فلاحی، عبید اللہ فہد

۳۵۸-اسلام کے سیاسی فکر کی تشکیل جدید (مولانا سید سلیمان ندوی اور معاصرین کے افکار کا مطالعہ)، ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۹۴-۱۰۹

✦ محمد ذکی

۳۵۹-جمہوریت اور اسلام کا سیاسی نظام-ایک تجزیہ، ۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۸۷-۱۱۰

۱۲-تصوف

✦ انصاری، محمد عبد الحق

۳۶۰-مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ، (مترجم: محمد مشتاق تجاروی)، ۱۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۹، ص ۸۳-۱۱۱

✦ جائسی، سید علیم اشرف

۳۶۱-شاہ ولی اللہ کی تنقید تصوف اور اس کی حدیں، ۲۳/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۳۶-۵۹

✦ جائسی، کبیر احمد

۳۶۲- ایرانی تصوف میں دخیل مانوی افکار و خیالات (سعید نفیسی کے خیالات کا مطالعہ)، ۳/۷، جولائی- ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۳۰-۳۷

✦ رؤف خیر

۳۶۳- دکن کے بعض صوفیاء کرام، ۲/۱۴، اپریل- جون ۱۹۹۵ء، ص ۵۸-۷۳

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۳۶۴- فردوسی سلسلہ اور شیخ شرف الدین یحییٰ منیری، ۲/۶، اپریل- جون ۱۹۸۷ء، ص ۳۳-۴۷

✦ ظلی، اشتیاق احمد

۳۶۵- برصغیر میں اسلام کی توسیع و اشاعت میں صوفیائے کرام کا حصہ- ایک جائزہ، ۳/۴، جولائی- ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۱۹-۴۶

۳۶۶- تصوف اور غیر مسنون عبادات، ۱/۲، جنوری- مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۱۱-۲۶

۳۶۷- تصوف میں پیر کا تصور، ۲/۱، اپریل- جون ۱۹۸۲ء، ص ۲۰-۳۹

۳۶۸- مشائخ چشت اور حکومتِ وقت: باہمی روابط کا تجزیہ، ۳/۲، جولائی- ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۳۲-۵۰

۳۶۹- مشائخ چشت اور کسبِ معاش- ایک جائزہ، ۲/۷، اپریل- جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۴-۴۴

✦ عبدالباری، سید (شبنم سبحانی)

۳۷۰- تصوف اٹھارہویں صدی کے ہندوستان میں، ۴/۳، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۲۲-۴۳

✦ فراہی، عبیداللہ

۳۷۱- علم باطن اور اس کی حقیقت، ۲/۵، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۵-۳۴

✦ فلاحی، عبیداللہ فہد

۳۷۲- احسان و تصوف کے بعض اصولی مباحث- شاہ ولی اللہ دہلوی اور مولانا مودودی کا مطالعہ، ۳/۲۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۷۱-۹۰

✦ قاسمی، احتشام الحق

۳۷۳- سلسلۂ چشتیہ کی مشہور کتاب فوائد الفواد- ایک تجزیاتی مطالعہ، ۱/۱۸، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۴۹-۵۹

✦ لون، غلام قادر

۳۷۴- امام غزالی کا تصوف، ناقدین کی نظر میں، ۳/۵، جولائی- ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۹-۴۳

۳۷۵-تصوف میں رجال الغیب کا تصور،۴/۲،اپریل-جون ۱۹۸۵ء،ص ۳۴-۵۰

۳۷۶-حضرات صوفیہ اور تجرد،۹/۲،اپریل-جون ۱۹۹۰ء،ص ۳۸-۵۲

۳۷۷-حضرات صوفیہ اور علم حدیث،۸/۱،جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء،ص ۴۳-۶۰

✦ محمد ذکی

۳۷۸-تصوف اور شیعیت،(۱)۱۳/۱،جنوری-مارچ ۱۹۹۴ء،ص ۱۶-۴۳،(۲)۱۳/۲،اپریل-جون ۱۹۹۴ء،ص ۱۸-۵۱

✦ محمد سلیم،سید

۳۷۹-''تصوف اور شیعیت'' (نقد واستدراک)،۱۳/۳،جولائی-ستمبر ۱۹۹۴ء،ص ۱۱۶-۱۱۷

۱۳-فلسفہ وکلام

✦ انصاری،عبدالحق

۳۸۰-کلامی مسائل میں مولانا مودودی کا موقف،۱۶/۲،اپریل-جون ۱۹۹۷ء،ص ۷۰-۷۸

✦ ندوی،ثناءاللہ

۳۸۱-ابن رشد،تامس اکوینس اور نظریۂ علم الٰہی،۹/۱،جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء،ص ۴۲-۵۹

۳۸۲-سبزواری کا فلسفۂ وجود،۱۸/۳،جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء،ص ۳۲-۵۳

۳۸۳-وجود باری کا فلسفیانہ وکلامی تصور اور دلائل (اسلام-مسیحیت)،۱۰/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۳۷-۶۲

✦ نقوی،سید کاظم

۳۸۴-مادہ قدیم ہے یا حادث؟ (۱) ۸/۲،اپریل-جون ۱۹۸۹ء،ص ۵۵-۷۵،(۲) ۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۹ء،ص ۸۴-۱۰۹

۱۴-طب وصحت

✦ اعظمی،الطاف احمد

۳۸۵-طب نبوی پر علامہ سیوطی کا ایک مخطوطہ،۵/۱،جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء،ص ۳۲-۵۲

✦ خاں،نعیم احمد

۳۸۶-طب نبوی کی روشنی میں یونانی ادویات کا مطالعہ،۶/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۷ء،ص ۱۶-۲۹

✦ عمری، سید جلال الدین

۳۸۷- آداب طعام اور ان کی معنویت، ۱۲/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۸۳-۱۰۵

۳۸۸- اسلام اور تفریحات، ۱۰/۲، اپریل- جون ۱۹۹۱ء، ص ۵-۲۰

۳۸۹- اسلام اور طہارت و نظافت، ۷/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۵-۲۰

۳۹۰- خودکشی یا قتل حیات- کیا اسلام نے مریض کو اس کی اجازت دی ہے؟، ۶/۲، اپریل- جون ۱۹۸۷ء، ص ۸۹-۹۹

۳۹۱- غذا- انسان کی ایک بنیادی ضرورت، ۱۱/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۵-۲۵

۳۹۲- غذا کا استعمال- اسوۂ حسنہ کی روشنی میں، ۱۲/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۷۹-۹۲

۳۹۳- صحت و توانائی- اسلامی تعلیمات کا مطالعہ، ۱۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۵-۲۵

۳۹۴- موجودہ دور میں صحت و مرض کے مسائل، ۱۱/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۵-۱۶

✦ عمری، محمد اسلام

۳۹۵- اعضاء کی پیوندکاری- بعض عرب علماء کے خیالات، ۸/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۰-۱۱۷

✦ فلاحی، منور حسین

۳۹۶- اعضاء کی پیوندکاری- ایک نقطۂ نظر (انگریزی سے ترجمہ) ۱۴/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۹-۱۱۶

✦ فیض اللہ، محمد فوزی

۳۹۷- انسانی کرامت اور اعضاء کی پیوند کاری، (مترجم: عبد المنان محمد شفیق سلفی)، ۹/۲، اپریل- جون ۱۹۹۰ء، ص ۹۴-۱۱۱

۱۵- تہذیب

قاسمی، محمد سعود عالم

۳۹۸- اسلامی تہذیب (مطالعہ کا صحیح منہاج) ۶/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۱۰۳-۱۱۹

۳۹۹- اسلامی تہذیب- نصب العین اور مزاج، ۵/۲، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۵۸-۷۳

۴۰۰- انگریزی عہد میں اسلامی تہذیب، ۱۹/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۰ء، ص ۶۶-۸۷

۴۰۱- تاریخ تہذیب- قرآن کے نقطۂ نظر کا مطالعہ، ۶/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۱۱۱-۱۱۸

۴۰۲- جاہلی تہذیب- ایک مطالعہ، ۴/۹، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۴-۲۵
۴۰۳- خطاطی- اسلامی تہذیب میں، ۴/۵، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۰۰-۱۱۲
۴۰۴- سلاطینِ ہند اور اسلامی تہذیب، ۲/۱۲، اپریل- جون ۱۹۹۳ء، ص ۳۴-۵۸
۴۰۵- مجوسی تہذیب- ایک تاریخی مطالعہ، ۴/۷، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۵۹-۷۳
۴۰۶- مسلمانوں پر ہندو سماج کے اثرات، ۳/۱۰، جولائی- ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۴۵-۶۶
۴۰۷- ہند اسلامی تہذیب اور تصوف، ۴/۱۳، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۷۵-۹۵
۴۰۸- ہندی مسلم تہذیب پر ایران کے اثرات، ۴/۸، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳۶-۵۳

۱۶- اخلاق

✦ خاں، محمد فاروق

۴۰۹- اسلام کا فلسفۂ اخلاق، ۴/۵، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۶۰-۷۸

۱۷- ادب و تنقید

✦ عمری، سید جلال الدین

۴۱۰- ادب اور دین و اخلاق، ۳/۹، جولائی- ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۵-۱۳

۱۷۱- اردو زبان و ادب

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۴۱۱- اردو کا ارتقاء ایک اسلامی زبان کی شکل میں، ۲/۱۰، اپریل- جون ۱۹۹۱ء، ص ۳۲-۵۱

۱۷۲- عربی زبان و ادب

✦ احمد ادریس

۴۱۲- برصغیر کا سیاسی ادب (عربی زبان میں) (مترجم: محمد حسنان خاں)، ۴/۲۴، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۹۳-۱۱۰

۴۱۳- بیسویں صدی میں برصغیر کا عربی ادب، (مترجم: محمد حسنان خاں)، ۲-۲۳، اپریل- جون ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۱-۱۱۹

✦ محمد عزیر

۴۱۴- قصیدۂ بانت سعاد کا استناد، ۲/۹، اپریل- جون ۱۹۹۰ء، ص ۲۱-۳۷

✦ ندوی، ثناء اللہ

۴۱۵- عہد عباسی کے عربی تراجموں پر ایک نظر، ۳/۸، جولائی- ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۲-۳۷

✦ ندوی، مسعود الرحمٰن خاں

۴۱۶- بیسویں صدی کے نصف اول کی عربی خود نوشت سوانح عمریاں، ۱/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۲ء، ص ۱۰۹-۱۱۶

۱۷ء۳- فارسی زبان وادب

✦ جائسی، کبیر احمد

۴۱۷- حافظ کی شاعری (اسلامی نقطۂ نظر سے ایک جائزہ) (۱) ۳/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۴۸-۶۴، (۲) ۳/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۴۴-۵۷

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۴۱۸- تیرہویں صدی عیسوی کے ہندوستان میں بعض عربی کتابوں کے فارسی تراجم (فارسی ادب کے ارتقاء میں ان کی علمی اور تاریخی اہمیت کا جائزہ)، ۷/۲، اپریل- جون ۱۹۸۸ء، ص ۴۵-۵۸

۱۸- تاریخ ومورخین

✦ اصلاحی، صدر الدین

۴۱۹- اسلام اور جاہلیت کی کش مکش، ۲/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۵۲-۸۴

✦ الاعظمی، محمد الیاس

۴۲۰- اردو تاریخ نویسی کا ایک جائزہ (عہد سر سید تک)، ۱۹/۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۴۳-۷۵

✦ بٹ، بدر الدین

۴۲۱- ابتدائی عرب تاریخ نگاری کا مختصر جائزہ، ۲/۵، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۳۵-۴۵

✦ جائسی، کبیر احمد

۴۲۲- ایرانی فکر کے قدیم ماٰخذ- سعید نفیسی کے خیالات کا مطالعہ، ۶/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۷ء، ص ۶۹-۸۶

۴۲۳- وسط ایشیا، توران، ترکستان اور ماوراء النہر، ۳/۸، جولائی- ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۵۵-۶۳

✦ خاں، محمد صابر

۴۲۴-البیرونی-انڈولوجی کے اصل بانی، ۱۰/۲، اپریل-جون ۱۹۹۱ء، ص ۸۳-۸۷

۴۲۵-کیا البیرونی سندھی تھے؟ ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۹۷-۱۰۰

✦ شیروانی، یاسمین شبنم

۴۲۶-جنوبی ہند میں اسلام کا تعارف، ۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۵۰-۶۷

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۴۲۷-اردو زبان میں تاریخ نگاری کی ابتداء (رستم علی بجنوری کی تالیف قصہ و احوال روہیلہ کا تجزیہ)، ۴/۱۷، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۴۶-۶۴

۴۲۸-اردو میں تاریخ نگاری (۱۹۴۷ء کے بعد کے تاریخی ادب میں نئے رجحانات کا تجزیہ) (۱) ۵/۳ جولائی-ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۴۴-۵۹ (۲) ۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۳۷-۵۲

۴۲۹-زاد المتقین وسلوک طریق الیقین-سولہویں صدی عیسوی کے ہندوستانی علماء اور صالحین کا تذکرہ، ۱۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۳ء، ص ۳۷-۴۸

۴۳۰-عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں تاریخ نگاری (تیرہویں صدی عیسوی کے مسلم مورخین کی تالیفات کا تجزیاتی مطالعہ)، (۱) ۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۶۱-۷۳ (۲) ۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۳۸-۵۴

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۴۳۱-امام ابن تیمیہ اور مطالعۂ تاریخ اسلامی، ۷/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۸ء، ص ۲۱-۵۸

۴۳۲-اموی خلفاء وامراء اور اتباع کتاب وسنت، ۱۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۳۸-۶۵

۴۳۳-برصغیر میں اشاعت اسلام-علماء کرام کی مساعی کا ایک تنقیدی تجزیہ، ۶/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۷ء ص ۴۵-۶۸

۴۳۴-مکہ مکرمہ-البلد الامین کی حیثیت سے، ۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۱۷-۳۳

✦ عبدالباری (ایم-اے)

۴۳۵-المسجد الاقصیٰ اور اس کے ماحول کی قدیم تاریخ، (۱) ۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۲ء، ص ۳۵-۵۷ (۲) ۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۲۷-۵۱

✦ عبدالباری

۴۳۶-ہشام کی سیاسی حکمت عملی-اموی انتظامیہ کا ایک جائزہ،۱/۳، جولائی-ستمبر۱۹۸۲ء،ص۹۸-۱۱۰

✦ عویس،عبدالحلیم

۴۳۷-اسلامی تاریخ کے مطالعہ میں انحراف کے عوامل (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)،۴/۴، اکتوبر-دسمبر۱۹۸۵ء،ص۱۰۷-۱۱۲

✦ قاسمی،محمد شمیم اختر

۴۳۸-'دینِ الٰہی' کا تحقیقی مطالعہ،۳/۲۴، جولائی-ستمبر۲۰۰۵ء،ص۵۵-۷۶

✦ محمد سلیم،سید

۴۳۹-مطالعۂ تاریخ کے لیے خطوط کار،۲/۹،اپریل-جون۱۹۹۰ء،ص۸۹-۹۳

✦ ندوی،احتشام احمد

۴۴۰-مالابار میں اسلام (ایک تاریخی جائزہ)،۲/۲۴،اپریل-جون۲۰۰۵ء،ص۶۶-۸۴

✦ ندوی،جمشید احمد

۴۴۱-آثار البلاد-فن تراجم کا ایک اہم ماخذ،۴/۱۹،اکتوبر-دسمبر۲۰۰۰ء،ص۴۶-۵۸

✦ ندوی،مسعود الرحمٰن خاں

۴۴۲-ابن کثیر کی ایک نئی سوانح (ابن کثیر ومنہجہ فی التفسیر للدکتور اسماعیل سالم عبدالعال)(۱)۴/۱، جنوری-مارچ۱۹۸۵ء،ص۳۳-۴۹(۲)۴/۲،اپریل-جون۱۹۸۵ء،ص۵۱-۶۶

۱۹-شخصیات وافکار

✦ احمد سجاد

۴۴۳-مولانا علی حسین عاصم بہاری کا اسلامی نظامِ تربیت،۳/۱، جولائی-ستمبر۱۹۸۲ء،ص۱۱۱-۱۲۰

✦ احمد،مختار الدین

۴۴۴-پروفیسر مسعود حسن،۲/۱۲،اپریل-جون۱۹۹۳ء،ص۹۶-۱۱۰

۴۴۵-ڈاکٹر معظم حسین،۳/۱۲، جولائی-ستمبر۱۹۹۳ء،ص۱۰۷-۱۲۰

✦ اصلاحی،ظفر الاسلام

۴۴۶-فیروز شاہ تغلق کی دینی اور سماجی خدمات،۲/۵،اپریل-جون۱۹۸۶ء،ص۴۶-۵۷

✦ اقبال حسین

۴۴۷-احمد اللہ شاہ-۱۸۵۷ء کا ایک مجاہد، ۲/۸، اپریل-جون ۱۹۸۹ء، ص ۷۶-۱۰۳

۴۴۸-سید شاہ مدن-اٹھارہویں صدی کا ایک مجاہد، ۴/۲، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۹۴-۱۰۴

۴۴۹-مولانا آزاد سبحانی-حیات ونظریات، ۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۱-۱۱۸

۴۵۰-مولوی سید قطب شاہ بریلوی اور ان کے مقدمہ کے بعض پہلو، ۷/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۱۰۸-۱۱۴

۴۵۱-مولوی محمد لیاقت علی الہ آبادی، ۶/۲، اپریل-جون ۱۹۸۷ء، ص ۱۰۰-۱۱۰

✦ امتیاز ظفر

۴۵۲-ابن خلدون کا نظریۂ العصبیۃ-ایک تجزیہ، ۱۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۷۵-۹۷

✦ الٰہ باری، محمد عبدالحق

۴۵۳-العقیدۃ الطحاویۃ اور اس کے شارح علامہ ابن ابی العز (مترجم: محمد مشتاق تجاروی)، ۲/۲۲، اپریل-جون ۲۰۰۳ء، ص ۹۵-۱۲۰

✦ بٹ، بدرالدین

۴۵۴-حضرت شاہ ہمدانؒ اور کشمیر، ۷/۲، اپریل-جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۰۶-۱۱۶

✦ بنیونس الزاکی

۴۵۵-ابوالقاسم سہیلی-حیات اور علمی وفکری سرمایہ (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲/۱۴، اپریل-جون ۱۹۹۵ء، ص ۹۶-۱۱۶

✦ بھٹو، محمد ثناء اللہ

۴۵۶-امام ابوالمظفر سمعانی، حیات وخدمات (مترجم: محمد جرجیس کریمی)، ۴/۱۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۹۶-۱۱۳

✦ خاں، معظم علی

۴۵۷-شاہ اسماعیل شہید کی دو اصلاحی تصانیف (۱) ردّ الاشراک (عربی) (۲) تقویۃ الایمان (اردو)، ۱/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۷۶-۹۷

✦ رضوی، امین الحسن

۴۵۸-مولانا ابوالکلام آزاد (نقد واستدراک) ۱۰/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۰-۱۱۶

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۴۵۹-ابو محمد عبد اللہ بن کرّام اور ان کے پیروؤں کی دینی اور تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ، ۴/۱۰، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۲۶-۳۶

۴۶۰-فکر اقبال پر ابن عربی کے اثرات کا جائزہ، ۳/۶، جولائی-ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۵۸-۷۰

۴۶۱-محمد مرماڈیوک ولیم پکتھال اور اسلام، ۳/۱۹، جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۹۷-۱۱۰

۴۶۲-مولانا ابوالکلام آزاد پر ۱۹۸۸ء اور اس کے بعد کی بعض مطبوعات کا تجزیہ، ۲/۹، اپریل-جون ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۵-۱۲۰

✦ صدیقی، ظفر احمد

۴۶۳-واقدی-احوال اور علمی آثار، ۱/۷، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۹۳-۱۱۸

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۴۶۴-عارضی حکومت ہند میں مولانا برکت اللہ بھوپالی کا کردار، ۱/۲۵، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۷-۳۶

✦ عبد الباری، سید (شبنم سبحانی)

۴۶۵-ابوالکلام آزاد-فرازِ انانیت سے شکستِ ذات تک، ۱/۱۰، جنوری-مارچ ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۱-۱۱۹

✦ عبد اللطیف، شیخ

۴۶۶-مولانا فخر الدین زرّادی- چودھویں صدی کے ایک متبحّر عالم، ۱/۳، جنوری- مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۹۳-۱۰۱

✦ عبد المغنی

۴۶۷-ابوالکلام آزاد (مضمون پر امین الحسن رضوی اور محمد سلیم کے نقد و استدراک کا جواب) ۴/۱۰، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۹۵-۱۰۰

۴۶۸-اقبال اور کارل مارکس، ۱/۳، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۷۹-۹۲

۴۶۹-اقبال کا نظریۂ اجتہاد، ۴/۲، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۰۵-۱۱۵

۴۷۰-مالک رام اور اسلامیات، ۴/۶، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۱۰۷-۱۱۷

۴۷۱-مولانا ابوالکلام آزاد کی عظمت، ۲/۱۰، اپریل-جون ۱۹۹۱ء، ص ۸۸-۱۰۰

✦ عمری، سید جلال الدین

۴۷۲-مولانا صدرالدین اصلاحی، ۲۴/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۵-۱۹

۴۷۳-مولانا صدرالدین اصلاحیؒ، کچھ یادیں کچھ تاثرات، ۱۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۵-۲۲

✦ فریدہ زوزو

۴۷۴- امام شاطبی کا نظریۂ اجتہاد، (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۹۳-۱۱۴

✦ فلاحی، احسان اللہ فہد

۴۷۵-قرآن کریم کی تفسیر اور اس کے مسائل (شاہ ولی اللہ دہلوی کے افکار کا مطالعہ)، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۵۸-۷۳

✦ فلاحی، عبید اللہ فہد

۴۷۶-شاہ ولی اللہؒ کا نظریۂ ارتفاقات، ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۷۷-۹۶

✦ فلاحی، منور حسین

۴۷۷-شیوبرت لال ورمن کے بعض افکار کا جائزہ، ۱۱/۲، اپریل-جون ۱۹۹۲ء، ص ۱۰۷-۱۱۶

✦ قاسمی، عماد الدین

۴۷۸-قاضی محب اللہ بہاری، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۷۷-۸۶

✦ قاسمی، محمد اعظم

۴۷۹-جمال الدین افغانی-افکار و تاثرات، ۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۹ء، ص ۸۱-۹۲

✦ قاسمی، محمد سعود عالم

۴۸۰- ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور اسلامی علوم کی تحقیق و تدوین، ۲۲/۱، جنوری - مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۹۶-۱۱۲

✦ قدوائی، عبدالرحیم

۴۸۱-خرم جاہ مراد، ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۸۶-۹۳

✦ گنائی، مشتاق احمد

۴۸۲-فکر اقبال میں اجتہاد کی اہمیت، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۷۴-۹۲

✦ لون، غلام قادر

۴۸۳- اسلامی ادبیات میں خضر کا تصور-ایک تحقیقی جائزہ، ۱۴/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۱۳-۳۴

✦ محمد زرمان

۴۸۴- شیخ الاسلام محمد المکّی آل عزور (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۲۳/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۹۷-۱۱۵

✦ محمد سلیم

۴۸۵- مولانا ابوالکلام آزاد (نقد و استدراک)، ۱۰/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

✦ محمد صفی اللہ

۴۸۶- امام ابن تیمیہ اور شیخ محمد عبدالوہاب نجدی کے خیالات کا تقابلی مطالعہ (مترجم: ابوسفیان اصلاحی)، ۶/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۷ء، ص ۹۱-۱۰۶

✦ مشیر الحق

۴۸۷- اقبالی نظریۂ اجتہاد پاکستانی معمل میں، ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۳۸-۵۵

✦ مقصود احمد

۴۸۸- سید امیر علی کی اسپرٹ آف اسلام کا تنقیدی مطالعہ (مترجم: منور حسین فلاحی)، ۹/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۷۷-۱۰۸

✦ ندوی، اشہد رفیق

۴۸۹- شیخ احمد سرہندی کے تجدیدی کارنامے، ۲۴/۲، اپریل-جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۰۶-۱۱۷

✦ ندوی، مسعود الرحمٰن خاں

۴۹۰- شیخ حسن البنّاؒ-اسلامی بیداری کے سرخیل، ۱۹/۲، اپریل-جون ۲۰۰۰ء، ص ۷۶-۱۱۰

۴۹۱- عبدالحمید بن بادیس- الجزائر میں مسلم اصلاحی تحریک کے پیش رو، ۱۶/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۴۲-۸۳

۲۰- ممالک

۲۰ء۱- اندلس/اسپین

✦ رضوی، سید آصف علی

۴۹۲- اسپین میں مسلم فن تعمیر کا ارتقاء، ۱۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۲۳-۴۸

✦ زبیری، محمد احمد

۴۹۳- اندلس میں فقہی مذاہب کا تعارف اور ارتقاء، ۲/۲۵، اپریل- جون ۲۰۰۶ء، ص ۳۷-۴۷

۲۰ء۲- ترکی

✦ فلاحی، عبید اللہ

۴۹۴- حزب الرفاہ اور اس کا اسلامی تناظر، ۱۴/۱، جنوری مارچ- ۱۹۹۵ء، ص ۹۱-۱۰۸

۴۹۵- ملّی سلامت پارٹی، ۱۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۶ء، ص ۸۵-۱۱۱

۴۹۶- ملّی نظام پارٹی- منظر و پس منظر، ۱۴/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۰۱-۱۲۰

۲۰ء۳- روس

✦ جائسی، کبیر احمد

۴۹۷- روس میں اسلامی علوم کا مطالعہ- انقلاب کے بعد، (۱) ۴/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۸۵ء، ص ۹۹-۱۱۹، (۲) ۵/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۹۸-۱۱۴

۴۹۸- مطالعاتِ علوم اسلامیہ (انقلابِ روس سے پہلے)، ۴/۲، اپریل- جون ۱۹۸۵ء، ص ۱۰۴-۱۲۰

۲۰ء۴- ہندوستان

✦ اصلاحی، ظفر الاسلام

۴۹۹- جرم و سزا عہدِ سلطنت میں (شریعت کی روشنی میں ایک جائزہ)، ۲۱/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۲ء، ص ۲۴-۴۶

۵۰۰- عہد اسلامی کے ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کی درسیات- ایک جائزہ، ۱۳/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۷۸-۹۲

۵۰۱- عہد اسلامی کے ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کے ذرائع، ۱۳/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۴ء، ص ۴۴-۶۴

۵۰۲- عہد فیروز شاہی کا نظام محاصل- شرعی قوانین کی روشنی میں، ۳/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۲۸-۴۲

۵۰۳- ہندوؤں کے ساتھ سلطان فیروز شاہ تغلق کا برتاؤ (کچھ جدید مورخین کے خیالات کا تنقیدی جائزہ)، ۱۲/۳، جولائی- ستمبر ۱۹۹۳ء، ص ۳۵-۷۲

✦ اقبال حسین

۵۰۴- برطانوی راج کے خلاف مسلمانانِ ہند کی سیاسی اور علمی جدوجہد (۱۸۵۸-۱۷۵۷ء)، ۴/۱۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۲۹-۵۶

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۵۰۵- مسلمانانِ بنی اسرائیل دہلی سلطنت کے عہد میں، ۴/۱۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۵۷-۷۴

۵۰۶- عہدِ وسطیٰ کا فقہی لٹریچر (ایک جدید انگریزی کتاب کا مطالعہ)، ۱/۲۵، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۳۷-۴۴

۵۰۷- عہدِ وسطیٰ کا ہندوستان-عرب مورخین کی نظر میں، ۲/۱۵، اپریل-جون ۱۹۹۶ء، ص ۴۱-۵۱

✦ صدیقی، محمد یٰسین مظہر

۵۰۸- آراضیٔ ہند کی شرعی حیثیت-ایک تاریخی جائزہ، ۳/۱۹، جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۲۵-۴۲

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۰۹- برصغیر کی اسلامی تاریخ، ۳/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۵-۱۲

۵۱۰- ہندوستان کی شرعی و قانونی حیثیت، ۳/۲۰، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۵-۱۷

✦ فلاحی، ضیاء الدین ملک

۵۱۱- جدید ہندوستان میں مدارس اور علمی مراکز کی فقہی خدمات، ۲/۲، اپریل-جون ۲۰۰۴ء، ص ۷۱-۱۰۰

۵۱۲- عہدِ وسطیٰ کے ہندوستان کا فقہی سرمایہ-عربی مخطوطات کا ایک تحقیقی جائزہ، ۴/۲۰، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۴۹-۷۲

✦ قاسمی، محمد شمیم اختر

۵۱۳- ہندوستان کی شرعی حیثیت-مولانا سعید احمد اکبر آبادی کے خیالات کا جائزہ، ۴/۲۳، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۶۰-۸۹

✦ ندوی، احتشام احمد

۵۱۴- ماپلا مسلمانوں میں تعلیمی تحریک کا ارتقاء، ۲/۲۵، اپریل-جون ۲۰۰۶ء، ص ۴۸-۶۰

۲۱-اسلامی علوم

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۱۵-احیائے اسلام کے لیے علمی تیاری کی اہمیت، ۵/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۵-۱۴

۵۱۶-اسلامی علوم میں اقدامی رجحان، ۳/۱، جولائی-ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۵-۱۰

۵۱۷-دورِ جدید میں اسلام کے علمی تقاضے، ۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۵-۱۱

۵۱۸-عرب ممالک میں اسلامی علوم کا احیاء، ۲/۱، اپریل-جون ۱۹۸۲ء، ص ۵-۱۱

✦ ندوی، محمد ثناء اللہ

۵۱۹-عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون، ۲/۱۱، اپریل-جون ۱۹۹۲ء، ص ۴۱-۸۸

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۵۲۰-عہد وسطیٰ کے یورپ میں اسلامی علوم وفنون (نقد واستدراک) ۴/۱۱، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۰-۱۱۲

۲۲-اسلامی تحریکیں

✦ فلاحی، عبید اللہ فہد

۵۲۱-حزب اللہ-بیسویں صدی کی پہلی اسلامی تحریک، ۳/۱۸، جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۸۷-۱۱۲

✦ قاسمی، محمد اعظم

۵۲۲-عالم اسلام میں احیائی فکر کی مشترک بنیادیں (ولی اللّٰہی، وہابی اور سنوسی تحریکات کا مطالعہ)، ۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۳۵-۴۹

✦ محرم، محمد رضا

۵۲۳-اسلامی تنظیمیں اور تشدد (مترجم: مسعود الرحمٰن خاں ندوی)، ۴/۳، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۴ء، ص ۹۵-۱۱۲،

۲۳-اسلام دشمن تحریکیں

✦ الہ آبادی، محمود حسن

۵۲۴-صہیونی سازش اور عالم اسلام، ۳/۱۱، جولائی-ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۲۶-۵۴

۲۴-اسلام اور مستشرقین

✦ ادریس، جعفر شیخ

۵۲۵- نبوتِ محمدی کے مطالعہ میں منٹگمری واٹ کا طریقۂ کار (مترجم: محمد ثناء اللہ ندوی)، (۱)۹/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۸۷-۱۱۸ (۲)۹/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۰، ص ۱۰۹-۱۱۴

✦ طباوی، عبداللطیف

۵۲۶-اسلام اور مستشرقین (مترجم: عبدالرحیم قدوائی)، ۲/۳، اپریل-جون ۱۹۸۴ء، ص ۱۱۱-۱۱۵

✦ قدوائی، عبدالرحیم

۵۲۷- ایک نام ور مستشرق ☆ کا اعترافِ حق، ۱۶/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۳-۱۱۶

(☆ولیم منٹگمری واٹ اپنی کتاب Conpanion to the Quran میں)

✦ کریمی، محمد جرجیس

۵۲۸-مستشرقین پر علماء اسلام کی خدمات کا جائزہ، ۱۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۴۱-۷۸

✦ محمد ذکی

۵۲۹- خانۂ کعبہ اور عربوں کا مذہب- ولیم میور کے خیالات کا جائزہ، ۱/۳ جولائی-ستمبر ۱۹۸۲ء، ص ۳۱-۶۰

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۵۳۰-حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں مستشرقین کے شبہات، ۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۹-۲۹

۲۵-متفرقات

۲۵ء-دعوت

✦ احمد، سید حسن الدین

۵۳۱-امر بالمعروف ونہی عن المنکر، ۴/۱۵، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۹۶-۱۰۴

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۳۲-دعوت اسلام، جس پر امت مامور ہے، ۲۲/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۵-۱۰

۲۵ء۲-حالات حاضرہ

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۳۳-کچھ ہمارے سوچنے کی باتیں، ۱۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۵-۱۲

۲۵ء۳-سمینار/سمپوزیم

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۳۴- ایک سمپوزیم ہمدرد انسٹی ٹیوٹ میں (قتل بہ جذبۂ رحم کے موضوع پر)، ۲/۶، اپریل-جون ۱۹۸۷ء، ص ۵-۱۰

۵۳۵-علامہ فراہی سمینار، ۴/۱۰، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۵-۸

۲۵ء۴-سفرنامہ

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۳۶-ایک ماہ سعودی عرب میں، ۱/۹، جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۵-۱۴

۵۳۷- پاکستان کا سفر (دو ہفتوں کی خوش گوار یادیں)، ۲/۲۴، اپریل-جون ۲۰۰۵ء، ص ۵-۳۰

۵۳۸-سفرِ حج، ۳/۱۶، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۵-۴۰

۲۵ء۵-طباعت

✦ مقصود احمد

۵۳۹- ترکی اور مشرقی عرب میں عربی چھاپہ خانے کا قیام (مترجم: ابوسفیان اصلاحی)، ۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۱-۱۱۷

۲۵ء۶-مخطوطات شناسی

✦ تجاروی، محمد مشتاق

۵۴۰-مخطوطات ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی، ۴/۱۰، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۰۱-۱۱۲

۲۵ء۷-اشاریہ/فہرست سازی

✦ الاعظمی، محمد الیاس

۵۴۱-اسلامیات میں چند اہم اردو رسائل ومجلات کے اشاریے، ۲۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء، ص: ۳۹-۵۴

✦ ندوی، جمشید احمد

۵۴۲- فہرست سازی پر عربی زبان میں مسلمانوں کی خدمات ۔ایک تاریخی جائزہ، ۴/۲۵، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۹-۳۸

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۵۴۳- اشاریہ تحقیقاتِ اسلامی (۱۹۸۲-۱۹۹۶ء)، ۴/۲۵، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء، ص ۸۹-۱۶۰

۲۵ء۸- کتابت وخطاطی

✦ کاندھلوی، محمد ارتقاء الحسن

۵۴۴- خطاطی-اسلام کی نظر میں، ۳/۲۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۹-۴۲

✦ ندوی، محمد سرور عالم

۵۴۵- فن کتابت عہد رسالت میں، ۴/۲۱، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۴۸-۶۵

۲۵ء۹- مطالعہ وتحقیق

✦ اصلاحی، ظفر الاسلام

۵۴۶- تحقیق کے اصول ومناہج-اسلامی تناظر میں، ۳/۱۰، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۶۷-۸۲

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۴۷- اسلام کے مطالعہ کے اصول وشرائط، ۳/۲، جولائی-ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۵-۷

۲۵ء۱۰- خواب

✦ لون، غلام قادر

۵۴۸- خواب کی دینی حیثیت، ۲/۱۵، اپریل-جون ۱۹۹۶ء، ص ۱۸-۴۰

۲۵ء۱۱- حیوانات کے حقوق

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۵۴۹- حیوانات کے حقوق-اسلام کا نقطۂ نظر، ۲/۲۰، اپریل-جون ۲۰۰۱ء، ص ۵۳-۸۰

۲۶-تبصرے

۲۶ء۱-تبصرے (اردو کتب)

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۵۵۰-اسلام کا شورائی نظام (سید جلال الدین عمری)، ۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۵۱-اسلام کے بین الاقوامی اصول وتصورات (مجیب اللہ ندوی)، ۱۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۳-۱۱۵

۵۵۲-اسلامی شریعت علم وعقل کی روشنی میں (محمد شہاب الدین ندوی)، ۲/۸، اپریل-جون ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۵۵۳-انسانی علوم کے میدان میں اسلام کا انقلابی وتعمیری کردار (سید ابوالحسن علی ندوی)، ۳/۸، جولائی-ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۵۴-ایران کی چند اہم فارسی تفسیریں (کبیر احمد جائسی) ۳/۱۷، جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۵۵۵-تجلیاتِ حق-وجودِ خدا کا اثبات قرآن و سائنس کی روشنی میں ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

۵۵۶-چند ارباب کمال (ضیاء الدین اصلاحی)، ۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۱۱۳-۱۱۶

۵۵۷-علم و ہدایت کے چراغ (عبد الرحمٰن پرواز اصلاحی)، ۲/۳، اپریل-جون ۱۹۸۴ء، ص ۱۱۶-۱۱۸

۵۵۸-قرآن اور دعا (محمد ثناء اللہ عمری)، ۳/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۴ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

۵۵۹-لاہور کے تین خاص شمارے ☆ (اشراق، جنوری، فروری ۹۸ء/تدبر، اپریل ۹۸ء/تدبر، مکاتیب اصلاحی نمبر، جولائی ۹۸ء)، ۱۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۵-۱۲۰

(☆ بسلسلۂ سانحۂ ارتحال مولانا امین احسن اصلاحی)

۵۶۰-لمحات (تالیف خرم مراد، ترتیب: سلیم منصور خالد)، ۲۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۵۶۱-مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ (سید جلال الدین عمری)، ۵/۲، اپریل-جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۲-۱۱۵

۵۶۲-مسلمان کیا کریں؟ (جمیل احمد نذیری)، ۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۴ء، ص ۱۱۶-۱۲۰

۵۶۳-معرکۂ سنت وبدعت اول ودوم (محمد اشفاق حسین)،۴/۱،جنوری-مارچ ۱۹۸۵ء،ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۶۴- میں بھی حاضر تھا وہاں (حکیم خواجہ اقبال احمد ندوی)، ۵/۲، اپریل- جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۵۶۵-نذرانۂ عقیدت: سید سلیمان ندوی کو شعراء کا منظوم خراج عقیدت، (مرتبہ: مسعود الرحمٰن خاں وحسان خاں ندوی)،۵/۱،جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء،ص ۱۱۷-×

۵۶۶-نظام حق کے معمار (عبدالرحمٰن پرواز اصلاحی)،۳/۲،اپریل-جون ۱۹۸۴ء،ص ۱۱۶-۱۱۸

۵۶۷-وحدتِ امت (مفتی محمد شفیع)،۳/۴،اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۴ء،ص ۱۱۳-۱۱۵

✦ اصلاحی، محمد اجمل، ندوی

۵۶۸- سیرتِ رسول (ابن قتیبہ دینوری، مترجم: طلحہ بن ابوسلمہ ندوی)، ۱/۲، اپریل- جون ۱۹۸۲ء،ص ۱۱۵-۱۲۰

✦ انصاری، ولید احمد

۵۶۹-شیئرز بازار میں سرمایہ کاری-موجودہ طریقۂ کار اور اسلامی نقطۂ نظر (عبدالعظیم اصلاحی)، ۲/۱۹،اپریل-جون ۲۰۰۰ء،ص ۱۱۱-۱۱۳

✦ تابش مہدی

۵۷۰-چراغِ نوا (ڈاکٹر رئیس نعمانی)،۲۱/۱،جنوری-مارچ ۲۰۰۲ء،ص ۱۱۸-۱۲۰

✦ جائسی، کبیر احمد

۵۷۱-اسلام کا تصورِ مساوات (سلطان احمد اصلاحی)،۶/۱،جنوری-مارچ ۱۹۸۷ء،ص ۱۱۹-۱۲۰

✦ الحافظ، بدرالدین

۵۷۲-مطالعۂ تفاسیرِ قرآن (محمد سعود عالم قاسمی)،۲۳/۴،اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء،ص ۱۱۳-۱۱۴

✦ رضوی، خورشید حسن

۵۷۳-قرآن اور قانونِ نکاح وطلاق (سید امین الحسن رضوی)، ۲۱/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۴-۱۲۰

✦ عبدالباری، سید (AMU)

۵۷۴-اسلام کی بنیادیں (حسن ایوب، مترجم: عبیداللہ فہد فلاحی)،۲/۲،اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

✦ عبدالمغنی

۵۷۵-خضر راہ (قیوم خضر)، ۲/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۱-۱۱۷

✦ عمری، سید جلال الدین

۵۷۶- اسلام میں جرم و سزا (عبد العزیز عامر، مترجم: سید معروف شاہ شیرازی)، ۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۷ء، ص ۱۲۰-x

۵۷۷- اندلس میں علوم قرأت کا ارتقاء (محمد یٰسین مظہر صدیقی ندوی)، ۱۸/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۲-۱۱۳

۵۷۸-ایمان وعمل کا قرآنی تصور (الطاف احمد اعظمی)، ۴/۵، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۵۷۹-تصوف اور اہل تصوف (سید احمد عروج قادری، مرتب: محمد رضی الاسلام ندوی) ۹/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۸۰- سیرت شیخ الاسلام [مولانا حسین احمد مدنی] (نجم الدین اصلاحی)، ۹/۴، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۵-x

۵۸۱-فکر ونظر اسلام آباد- صباح الدین عبدالرحمٰن نمبر [جنوری- مارچ ۱۹۸۸ء]، ۸/۲، اپریل- جون ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۸۲-فی ظلال القرآن (سید قطب، مترجم: حامد علی)، ۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

۵۸۳-مجلّہ علوم القرآن (مدیر: اشتیاق احمد ظلّی)، ۶/۲، اپریل- جون ۱۹۸۷ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

✦ عمری، محمد اسلام

۵۸۴-الرحیق المختوم (صفی الرحمٰن مبارک پوری)، ۱۰/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

✦ فلاحی، جاوید احسن

۵۸۵-تحریکِ آزادی میں علماء کا کردار ۱۸۵۷ء سے قبل (فیصل احمد بھٹکلی ندوی)، ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۵-۱۱۷

۵۸۶-سلام بحضور خیر الانام ﷺ (رئیس نعمانی)، ۲۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۴-x

۵۸۷-سلسبیل (تابش مہدی)، ۲۲/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۵۸۸-گلوبلائزیشن اور اسلام (یاسر ندیم)، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۳-۱۱۵

۵۸۹-فارسی ادب کا مطالعہ (مترجم: رفیعہ شبنم عابدی)، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

۵۹۰-نغمات حمد ونعت (ابوالبیان حماد عمری)، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

✦ فلاحی، منور حسین

۵۹۱-احسن البیان فی علوم القرآن (حسن الدین احمد)، ۱۱/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

۵۹۲-ایرانی تصوف (کبیر احمد جائسی)، ۱۴/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۵۹۳-تحدیثِ نعمت (محمد منظور نعمانی)، ۱۶/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۵۹۴-راستے کی تلاش (عتیق الرحمٰن سنبھلی)، ۱۳/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۴ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

۵۹۵-زکوٰۃ کے مصارف (عتیق قاسمی)، ۱۲/۲، اپریل-جون ۱۹۹۳ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۵۹۶-عکس رموز بے خودی (عصمت جاوید)، ۱۷/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۵۹۷-عہد نبوی کا نظام حکومت (محمد یٰسین مظہر صدیقی)، ۱۵/۲، اپریل-جون ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۹۸-قرآنی مقالات (ادارۂ علوم القرآن علی گڑھ)، ۱۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۳ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۵۹۹- ماہ نامہ الفرقان لکھنؤ [اشاعت خاص بیاد بانی الفرقان حضرت مولانا محمد منظور نعمانی]، (مرتب: عتیق الرحمٰن سنبھلی)، ۱۸/۲، اپریل-جون ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۶-۱۱۹

۶۰۰- مجھے ہے حکم اذاں (عتیق الرحمٰن سنبھلی)، ۱۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۶۰۱- مولانا مودودی کے معاشی تصورات (محمد اکرم خاں)، ۱۱/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

✦ قاسمی، محمد شہاب الدین

۶۰۲-نقد غزل (تابش مہدی)، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

✦ کرمانی، محمد ریاض

۶۰۳- اسلام اور جدید سائنس (محمد شہاب الدین ندوی)، ۸/۱، جنوری- مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

✦ کریمی، محمد جرجیس

۶۰۴-اسلام میں صبر کا مقام (محمد اسجد قاسمی ندوی)، ۲۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۳-x

۶۰۵-اسلامیات حصہ سوم، چہارم (عبدالبر اثری)، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۲-۱۱۳

۶۰۶-اشاریہ علوم القرآن (ظفر الاسلام اصلاحی)، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷-x

۶۰۷-افکار سلیمانی (مرتب: مولانا مجیب اللہ ندوی)، ۲۰/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۱-۱۱۲

۶۰۸-حجیتِ سنت (عبدالغنی عبدالخالق مصری، مترجم: محمد رضی الاسلام ندوی)، ۱۸/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۰۹-زیورات میں زکوٰۃ (محفوظ الرحمٰن فیضی)، ۲۴/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۱۰-علوم الحدیث-مطالعہ وتعارف (مرتب: رفیق احمد رئیس سلفی)، ۱۹/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۳-۱۱۵

۶۱۱-قرآن اور سائنس (مجموعۂ مقالات سمینار) (مرتبین: عبدالعلی، ظفر الاسلام)، ۲۳/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۶۱۲-قرونِ وسطی میں مسلمانوں کے سائنسی کارنامے (ڈاکٹر غلام قادر لون)، ۱۹/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

۶۱۳-محمد ﷺ اور قرآن (رفیق زکریا)، ۱۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۶۱۴-مطالعات قرآن (ابوسفیان اصلاحی)، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۶۱۵-مولانا صدرالدین اصلاحی-حیات وخدمات (ماہ نامہ حیات نو اعظم گڑھ کا خصوصی شمارہ، مدیر: عبدالبر اثری فلاحی)، ۲۰/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۲-۱۱۴

۶۱۶-مولانا وحید الدین خاں اور مسئلہ بابری مسجد (محمد اشفاق حسین)، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶، ص ۱۱۵-۱۱۶

۶۱۷-ہندوستانی مسلم معاشرہ-ماہیت، مسائل، امکانات (ماہ نامہ افکار ملی نئی دہلی کا خصوصی شمارہ مارچ ۹۷ء)، ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

ندوی، محمد رضی الاسلام

۶۱۸-ابوالمجاہد زاہد-فکر اور فن (تابش مہدی)، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۶-x

۶۱۹-احادیث "لیس منا" (مرتب: سید عبدالقادر ٹونکی، مترجم ومحشی: محمد فاروق خاں)، ۱۹/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۳-۱۱۵

۶۲۰-احادیث میں مذکور نباتات، ادویہ اور غذائیں (محمد اقتدار حسین فاروقی)، ۱۶/۱، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۰-۱۱۴

۶۲۱-اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ (ابوسفیان اصلاحی)، ۲۵/۲، اپریل-جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۵-۱۱۷

۶۲۲ - اسلام اور اکیسویں صدی کا چیلنج (اسرار عالم)، ۱۴/۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

۶۲۳ - اسلام، معاشیات اور ادب - خطوط کے آئینے میں (محمد نجات اللہ صدیقی کے نام اور کچھ ان کے لکھے ہوئے)، ۲۰/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۴-۱۰۵

۶۲۴ - اسلامیات حصہ اول، دوم (عبدالبراثری)، ۲۱/۴، اکتوبر - دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۲-۱۱۳

۶۲۵ - اسلامی معاشیات - ایک تعارف (فضل الرحمٰن فریدی)، ۱۹/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

۶۲۶ - اسوۂ حسنہ (مجیب اللہ ندوی)، ۲۰/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۳-۱۰۴

۶۲۷ - اشاریہ ماہ نامہ الرشاد اعظم گڑھ (محمد الیاس اعظمی)، ۲۴/۱، جنوری - مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۹-x

۶۲۸ - اقامت دین (نظام الدین اصلاحی، مرتب: نازش احتشام اصلاحی)، ۲۵/۱، جنوری - مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۵-x

۶۲۹ - امام حسن بصری اور ان کی تفسیری خدمات (احمد اسماعیل البسیط، مترجم: مولانا عبدالقیوم) ۱۷/۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۳۰ - امت مسلمہ - رہبر اور مثالی امت (سید محمد رابع حسنی)، ۱۹/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء ص ۱۱۶-۱۱۷

۶۳۱ - برصغیر میں مطالعۂ قرآن (سہ ماہی فکر و نظر اسلام آباد کی خصوصی اشاعت)، ۱۸/۴، اکتوبر - دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۳۲ - تازیانے (ابن حجر، مترجم: ابوالبیان حماد عمری)، ۲۵/۲، اپریل - جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۶۳۳ - 'تدبر قرآن' پر ایک نظر (جلیل احسن ندوی، مرتب: نعیم الدین اصلاحی)، ۲۵/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

۶۳۴ - تذکرۂ حیوانات قرآن کریم میں (میر گوہر علی خاں)، ۱۹/۳، جولائی - ستمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۱-۱۱۳

۶۳۵ - تذکرۃ القراء (محمد الیاس الاعظمی)، ۱۶/۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۶۳۶ - ترجمان الاسلام بنارس قاضی اطہر مبارک پوری نمبر (مدیر: اسیر ادروی)، ۱۶/۱، جنوری - مارچ ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۳۷ - تمباکو اور اسلام (حفظ الرحمٰن اعظمی)، ۲۳/۲، اپریل - جون ۲۰۰۴ء، ص ۱۲۰-x

۶۳۸ - جادو کی حقیقت، جنوں اور شیطانوں کی دنیا (غازی عزیر)، ۴/۲۲، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۳-x

۶۳۹ - جدید ترکی میں اسلامی بیداری (عبیداللہ فہد فلاحی)، ۱/۱۸، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۶۴۰ - حلال وحرام (خالد سیف اللہ رحمانی)، ۳/۱۶، جولائی- ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۶۴۱ - خدمتِ خلق یا حقوق العباد (عبداللہ دانش)، ۲/۱۹، اپریل- جون ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۴۲ - خطبات بہاول پور (محمد حمید اللہ)، ۳/۱۷، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۶۴۳ - خطبۂ حجۃ الوداع (نثار احمد)، ۱/۲۵، جنوری- مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۱-۱۱۳

۶۴۴ - دارالمصنفین کی تاریخی خدمات (محمد الیاس اعظمی)، ۴/۲۲، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۴-x

۶۴۵ - دہشت گردی اور اسلامی تعلیمات (محمد مشتاق تجاروی)، ۱/۲۲، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۴۶ - روایت و درایتِ حدیث- ایک تجزیاتی مطالعہ (محمد سلیم قاسمی)، ۳/۲۳، جولائی- ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۷-۱۱۰

۶۴۷ - سہ ماہی احوال و آثار کاندھلہ (مدیر: نورالحسن راشد کاندھلوی)، ۱/۱۸، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۶-۱۱۹

۶۴۸ - سہ ماہی ''حرا'' حیدر آباد (مدیر: خالد سیف اللہ رحمانی)، ۴/۱۹، اکتوبر- دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۵-x

۶۴۹ - سیرت سلطان ٹیپو شہید (محمد الیاس ندوی)، ۴/۱۶، اکتوبر- دسمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۶۵۰ - شش ماہی علوم القرآن، علی گڑھ، مولانا امین احسن اصلاحی نمبر (مدیر: اشتیاق احمد ظلی)، ۳/۲۰، جولائی- ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۸-۱۱۱

۶۵۱ - شیر ہندوستان ٹیپو سلطان- چند تاریخی حقائق (سید خورشید مصطفیٰ رضوی)، ۳/۱۷، جولائی- ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۶۵۲ - طب اسلامی برصغیر میں (ناشر: خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ)، ۲/۱۰، اپریل- جون ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۵-۱۱۷

۶۵۳ - عالم اسلام کی روحانی صورت حال (اسرار عالم)، ۳/۱۵، جولائی- ستمبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۵۴ - عربی اسلامی علوم اور مستشرقین (محمد ثناء اللہ ندوی)، ۲۵/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۵۵ - علامہ شبلی نعمانی کی قرآن فہمی (محمد سعود عالم قاسمی)، ۲۴/۲، اپریل- جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۸-x

۶۵۶ - فرہنگِ سیرت (سید فضل الرحمٰن)، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۵-۱۰۷

۶۵۷ - فقیہ الشام امام اوزاعیؒ (زین الساجدین صدیقی)، ۱۸/۲، اپریل- جون ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۶۵۸ - قاموس الفاظ و اصطلاحات قرآن [افادات مولانا امین احسن اصلاحی] (مرتب: اورنگ زیب اعظمی)، ۲۴/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۶۵۹ - قرآن اور منافقین کا کردار (فاطمہ الزہراء)، ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۶۶۰ - قرآن کا راستہ (خرم مراد، مترجم: مسلم سجاد)، ۲۲/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۸-x

۶۶۱ - قرآن کریم میں نظم و مناسبت - دور اول کے علمائے ادب و بلاغت کے افکار کا مطالعہ (ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی)، ۱۸/۲، اپریل- جون ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۶۲ - قرآن کے تدریسی مسائل (محمد فاروق خاں)، ۱۸/۱، جنوری- مارچ ۱۹۹۹ء، ص ۱۲۰-x

۶۶۳ - قرآن مبین کے ادبی اسالیب (عبید اللہ فہد فلاحی)، ۲۰/۲، اپریل- جون ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

۶۶۴ - قرآنیات کے چند اہم مباحث (ابوسفیان اصلاحی)، ۲۲/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۴-۱۱۵

۶۶۵ - کلاسیکی ادبیاتِ یورپ پر اسلام کا اثر (ثناء اللہ ندوی)، ۲۲/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۵-۱۱۷

۶۶۶ - گجرات کے علماء حدیث و تفسیر (محبوب حسین عباسی)، ۲۳/۱ جنوری- مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۶۷ - مسئلہ ایصال ثواب (جمیل احمد نذیری)، ۲۳/۱، جنوری- مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۱۲۰-x

۶۶۸ - مطالعۂ تصنیفات مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (مرتب: محسن عثمانی ندوی)، ۲۱/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۶۹- مکاتیب فراہی (مرتب: ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، حمد اللہ فراہی)، ۱۷/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۷۰- مقالات ''مولانا عبد السلام ندوی حیات اور علمی فتوحات سمینار'' (مرتب: محمد ہارون)، ۲۱/۲، اپریل-جون ۲۰۰۲ء، ص ۱۲۰-x

۶۷۱- مکی اسوۂ نبوی - مسلم اقلیتوں کے مسائل کا حل (محمد یٰسین مظہر صدیقی)، ۲۵/۲، اپریل-جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۶۷۲- مولانا سید ابوالحسن علی ندوی - افکار و آثار [ماہ نامہ 'ہدایت' جے پور کی خصوصی پیش کش] (مرتب: محمد سعود عالم قاسمی)، ۲۰/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۶-۱۰۷

۶۷۳- مولانا شبلی بحیثیت سیرت نگار (ظفر احمد صدیقی)، ۲۱/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۲ء، ص ۱۱۶-۱۱۸

۶۷۴- مولانا عبد السلام ندوی (کبیر احمد جائسی)، ۲۲/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۵-x

۶۷۵- مولانا مسعود عالم ندوی - حیات اور کارنامے (عبد الحمید فاضلی)، ۱۸/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۴-۱۱۶

۶۷۶- ناموسِ رسول (سکندر احمد)، ۲۳/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۶-۱۱۹

۶۷۷- وحی حدیث (محمد یٰسین مظہر صدیقی)، ۲۴/۲، اپریل-جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

۶۷۸- ہجرتِ مصطفےٰ (محمد علاؤالدین ندوی)، ۱۷/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۷-۱۱۹

۶۷۹- ہندو تو (اسرار عالم)، ۱۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۰۹-x

۶۸۰- ہندو علماء و مفکرین کی قرآنی خدمات (وزیر حسن، مترجم: اورنگ زیب اعظمی)، ۲۴/۲، اپریل-جون ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۸-۱۱۹

۶۸۱- ید بیضا (ابوالمجاہد زاہد)، ۱۸/۲، اپریل-جون ۱۹۹۹ء، ص ۱۱۹-۱۲۰

✦ ندوی، مسعود الرحمٰن خاں

۶۸۲- عربی ادب دیار غیر میں (سید ضیاء الحسن ندوی)، ۲/۲، اپریل-جون ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۶-۱۱۸

۶۸۳- عربی نگارشاتِ عالیہ (شیخ نذیر حسین)، ۵/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۶۸۴- علامہ سید سلیمان ندوی - شخصیت اور ادبی خدمات (محمد نعیم صدیقی ندوی)، ۵/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

۶۸۵- مختصر تاریخ ادب عربی (مقتدیٰ حسن ازہری)، ۴/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۸۵ء-ص ۱۲۰-x

۲ء۲۶-تبصرے (عربی کتب)

✦ اصلاحی، سلطان احمد

۶۸۶-الامر بالمعروف والنهی عن المنکر (سید جلال الدین عمری، مترجم: محمد اجمل ایوب اصلاحی ندوی)، ۱/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۲ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

✦ اعظمی، صباح الدین

۶۸۷-کتاب الاموال (حمید بن زنجویہ)، ۱۴/۲، اپریل-جون ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

✦ کریمی، محمد جرجیس

۶۸۸-اظهار الحق (رحمت اللہ کیرانوی)، ۱۲/۲، اپریل-جون ۱۹۹۳ء، ص ۱۱۵-۱۱۶

۶۸۹-ثنائیات الامام مالک (محفوظ الرحمٰن فیضی)، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۰-۱۱۲

✦ منیری، عبدالمتین

۶۹۰-الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف (ابوبکر نیسابوری)، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۶-۱۰۸

۶۹۱-التوقیف علی مهمات التعارف- معجم لغویمصطلحی (محمد عبدالرؤف مناوی)، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۹-۱۱۱

۶۹۲-الرد ود والتعقیبات علی ما وقع للامام النووی فی شرح مسلم من التاویل فی الصفات (ابوعبیدہ مشہور بن حسن آل سلمان)، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۱۱-۱۱۴

۶۹۳-السنن الالٰهیة فی الامم والجماعات والافرادفی الشریعة الاسلامیة (عبدالکریم زیدان)، ۱۶/۲، اپریل-جون ۱۹۹۷ء، ص ۱۲۰-x

۶۹۴-صحیح کتاب الاذکار و ضعیفه (نووی)، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۸-۱۰۹

۶۹۵-لا اله الا الله عقیدة و شریعة ومنهاج (محمد قطب)، ۱۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۶ء، ص ۱۰۹-۱۱۳

۶۹۶-مجمع البحرین فی زوائد المعجمین (نورالدین ہیثمی)، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۱-۱۰۴

۶۹۷-موسوعة فقه زيد بن ثابت و ابی هريرة (محمد رؤاس قلعہ جی)، ۲/۱۳، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۴-۱۰۶

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۶۹۸-حركة الترجمة فی العصر العباسی (اورنگ زیب اعظمی)، ۲/۲۵، اپریل-جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۶۹۹-الرأی الصحيح فی من هو الذبيح (عبدالحمید الفراهی)، ۴/۱۹، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۰ء، ص ۱۱۲-۱۱۳

۷۰۰-فتح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (خسرو قاسم)، ۳/۲۵، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۷۰۱-كتاب المعلم لدروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (ف-عبدالرحیم)، ۴/۱۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۵ء، ص ۱۱۶-۱۱۷

۲۶ء۳-تبصرے (انگریزی کتب)

✦ احمد

۷۰۲-Sufism and Shariah (عبدالحق انصاری)، ۱۹/۱، جنوری-مارچ ۱۹۹۰ء، ص ۱۱۳-۱۲۰

✦ بیگ، محمد طاہر

۷۰۳-AL- MURABAHA- in Theory & Practice (سید حامد عبدالرحمٰن الکاف)، ۷/۲، اپریل-جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۷۰۴-Organisation of the Credit operation under the Islamic Banking system (سید حامد عبدالرحمٰن الکاف)، ۷/۲، اپریل-جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۷-۱۱۸

۷۰۵-Toward a just monetary System (محمد عمر چھاپرا)، ۵/۲، اپریل-جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۵-۱۱۷

✦ خاں، ایم-ایس

۷۰۶-Saladin (Ehrenk Reuts)[انگریزی میں صلاح الدین ایوبی کی ایک سوانح]
۳/۵، جولائی-ستمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۵-۱۲۰

✦ صدیقی، اقتدار حسین

۷۰۷-Sufism and shariah (عبدالحق انصاری)، ۳/۷، جولائی-ستمبر ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۵-۱۲۰

✦ فلاحی، صباح الدین ملک، قاسمی

۷۰۸-Learning the Language of the Quran (محمد عبدالحق انصاری)، ۲/۱۷، اپریل-جون ۱۹۹۸ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

✦ فلاحی، منور حسین

۷۰۹-Education in early Islamic Period(ظفر عالم)، ۲/۱۱، اپریل-جون ۱۹۹۲ء، ص ۱۱۷-۱۲۰

✦ کرمانی، محمد ریاض

۷۱۰-Ibne Taymiyyah Expounds on Islam[ابن تیمیہ کی اسلامی تشریحات: منتخب تحریریں] (مرتب و مترجم: عبدالحق انصاری)، ۴/۲۰، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۰۵-۱۱۴

✦ ندوی، محمد رضی الاسلام

۷۱۱-The only Son offered for Sacrifice: Isaac or Ishmaeel(عبدالستار غوری)، ۳/۲۴، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۳-۱۱۴

۲۷-ادارۂ تحقیق ومجلّہ تحقیقات اسلامی

✦ ادارہ

۷۱۲-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۱/۵، جنوری-مارچ ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۸-۱۲۰

۷۱۳-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲/۵، اپریل-جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۹-۱۲۰-

۷۱۴-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۸۶ء، ص ۱۱۵-۱۱۶
۷۱۵-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۶/۲، اپریل-جون ۱۹۸۷ء، ص ۱۱۸-۱۲۰
۷۱۶-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۷/۲، اپریل-جون ۱۹۸۸ء، ص ۱۱۹-۱۲۰
۷۱۷-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۱۰/۲، اپریل-جون ۱۹۹۱ء، ص ۱۱۸-۱۱۹
۷۱۸-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۱۳/۲، اپریل-جون ۱۹۹۴ء، ص ۱۱۵-۱۲۰
۷۱۹-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۱۳/۴، اکتوبر-دسمبر ۱۹۹۴ء، ص ۱۱۴-۱۱۷
۷۲۰-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۱۶/۳، جولائی-ستمبر ۱۹۹۷ء، ص ۱۱۸-۱۲۰
۷۲۱-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۰/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۱ء، ص ۱۱۵-۱۱۶
۷۲۲-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۲/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۳ء، ص ۱۲۰-x
۷۲۳-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۲/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۳ء، ص ۱۱۹-۱۲۰
۷۲۴-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۳/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۴ء، ص ۱۱۷-۱۱۹
۷۲۵-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۴/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۸-۱۲۰
۷۲۶-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۴/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۵ء، ص ۱۱۵-۱۱۶
۷۲۷-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۵/۱، جنوری-مارچ ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۰-x
۷۲۸-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۵/۲، اپریل-جون ۲۰۰۶ء، ص ۱۱۹-۱۲۰
۷۲۹-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی، ۲۵/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۶ء، ص ۱۲۰-x

✦ عبدالمغنی

۷۳۰-سہ ماہی 'تحقیقاتِ اسلامی' پر ایک نظر، ۲/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۳ء، ص ۱۱۱-۱۱۸

✦ عمری، سید جلال الدین

۷۳۱-ادارۂ تحقیق ومجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے پچیس سال، ۲۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء، ص: ۵-۱۸
۷۳۲-ادارہ تحقیق اور مجلّہ تحقیقاتِ اسلامی کے بارے میں اِصحاب علم وتحقیق کے تاثرات، ۲۵/۴، اکتوبر-دسمبر ۲۰۰۶ء، ص: ۵۹-۸۴
۷۳۳-ادارۂ تحقیق کے آٹھ سال (ماضی کا ایک جائزہ) (۱)۸/۱، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۵-۱۰ (۲)۸/۲، جنوری-مارچ ۱۹۸۹ء، ص ۵-۸

۷۳۴-ادارہ کا اشاعتی پروگرام،۲/۴،۱اکتوبر-دسمبر۱۹۸۳ء،ص۱۱-۱۲

۷۳۵-تحقیقات اسلامی اور ادارۂ تحقیق کی بعض مساعی،۱۲/۳، جولائی-ستمبر۱۹۹۳ء،ص۵-۱۱

۷۳۶-تحقیقاتِ اسلامی کا استقبال،۲۵/۴،۱اکتوبر-دسمبر۲۰۰۶ء،ص:۵۵-۵۸

۷۳۷-حرف آغاز (شمارۂ اول کا اداریہ)،۱/۱،جنوری-مارچ۱۹۸۲ء،ص۴-۷

۷۳۸-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی ('اسلام میں خدمت خلق کا تصور' کا تعارف،مصنف مولانا سید جلال الدین عمری کے قلم سے)،۱۹/۲،اپریل-جون۲۰۰۰ء،ص۱۱۵-۱۲۰

۷۳۹-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیفِ اسلامی ('ملک وملت کے نازک مسائل اور ہماری ذمہ داریاں' کا تعارف،مصنف مولانا سید جلال الدین عمری کے قلم سے)،۲۰/۳، جولائی-ستمبر ۲۰۰۱ء،ص۱۱۵-۱۱۹

۷۴۰-کچھ ادارہ اور اپنے بارے میں،۱۵/۱،جنوری-مارچ۱۹۹۶ء،ص۲۲-۲۳

۷۴۱-کچھ ادارہ اور رسالہ سے متعلق،۱/۴،۱اکتوبر-دسمبر۱۹۸۲ء،ص۸-۹

۷۴۲-کچھ ادارہ اور رسالہ کے بارے میں،۸/۳، جولائی-ستمبر۱۹۸۹ء،ص۱۰-۱۱

۷۴۳-کچھ ادارہ تحقیق وتصنیف کے بارے میں،۱۱/۲،اپریل-جون۱۹۹۲ء،ص۲۱-×

۷۴۴-کچھ ادارہ کے بارے میں،۱۵/۳، جولائی-ستمبر۱۹۹۶ء،ص۲۵-۲۶

۷۴۵-کچھ ادارہ کے بارے میں،۶/۴،۱اکتوبر-دسمبر۱۹۸۷ء،ص۱۵-×

۷۴۶-کچھ تحقیقات اسلامی کے بارے میں،۲۱/۳، جولائی-ستمبر۲۰۰۲ء،ص۱۸-۱۹

✦ ندوی،محمد رضی الاسلام

۷۴۷-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی،۱۹/۱،جنوری-مارچ۲۰۰۰ء،ص۱۱۹-۱۲۰

۷۴۸-خبر نامہ ادارۂ تحقیق وتصنیف اسلامی،۱۹/۴،۱اکتوبر-دسمبر۲۰۰۰ء،ص۱۱۶-×

فہرست مضمون نگاران

ابراہیم الابیاری ۱۲۴
ابراہیم عادل ۱-۲
ابن تیمیہ ۲۲۸
احمد ۷۰۲
احمد ادریس ۴۱۲-۴۱۳
احمد حسن ۳۳۹-۳۴۰
احمد سجاد ۴۴۳
احمد، سید حسن الدین ۱۹۶-۵۳۱
احمد صدیق ۱۸۹
احمد، محبوب فروغ ۹۷-۱۹۰
احمد، مختار الدین ۴۴۴-۴۴۵
ادریس، جعفر شیخ ۵۲۵
ادریس، محمد جلاء ۵۴
ازکیا ہاشمی، سید ۲۲۷
اسرار احمد ۱۲۵
اسماعیل کوکصال ۲۲۹
اصلاحی، ابوسفیان ۶۸
اصلاحی، سلطان احمد ۳-۴۷-۴۸-۹۸-۱۲۶-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۹۹-۲۰۰-۲۶۱-۲۶۸-۲۶۹-۲۸۷-۲۹۱-۲۹۰-۲۹۲-۲۹۷-۳۳۱-۳۴۲-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۸۶
اصلاحی، صدر الدین ۲۸-۲۶۲-۴۱۹
اصلاحی، ضیاء الدین ۱۹۱
اصلاحی، طلحہ ایوب ۴۹
اصلاحی، ظفر الاسلام ۲۱۰-۲۱۱-۲۵۳-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۴۴۶-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۴۶
اصلاحی، عبد العظیم ۲۰۱-۲۰۲-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰
اصلاحی، محمد اجمل ۴۰-۱۲۷-۵۶۸
اصلاحی، محمد ناصر ایوب ۵
اصلاحی، نازش احتشام ۵۰
اصلاحی، نسیم ظہیر ۶۹-۷۰
اعظمی، الطاف احمد ۱۹۴-۳۸۵
اعظمی، صباح الدین ۶۸۷
اعظمی، عبد اللطیف ۷۱
اعظمی، محمد الیاس ۷۲-۴۲۰-۵۴۱
اعظمی، محمد مصطفیٰ ۱۱۵
افتخار احمد، حافظ ۹۹
اقبال حسین ۲۵۴-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۵۰۴
الہ آبادی، محمود حسن ۵۵-۹۴-۲۰۶-۲۴۷-۵۴۴
البانی، ناصر الدین ۲۹
امانی، عبد القادر ۲۴۸
امتیاز ظفر ۴۵۲
امینی، محمد تقی ۶
انصاری، شہاب الدین ۱۲۸
انصاری، محمد عبد الحق ۳۶۰-۳۸۰-۴۵۳
انصاری، ولید احمد ۵۶۹
اوصاف احمد ۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷

(ب)

بٹ، بدرالدین ۳۴۳-۴۲۱-۴۵۴
برکاتی، محمد نعیم ۱۷۶
بلال حسین، محمد ۷۳
بلخوجہ، محمد حبیب ۲۱۲
بھٹو، محمد ثناء اللہ ۴۵۶
بیگ، محمد طاہر ۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵
بینونس الزاکی ۴۵۵

(ت)

تابش مہدی ۵۷۰
تجاروی، محمد مشتاق ۲۳۳-۵۴۰
جائسی، سید علیم اشرف ۳۶۱
جائسی، کبیر احمد ۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-
۷۹-۸۰-۳۶۲-۴۱۷-۴۲۲-۴۲۳-۴۹۷-
۴۹۸-۵۷۱
جمیل فاروقی ۳۱۳

(ح)

الحافظ، بدرالدین ۵۷۲
حسن البنا ۷
حسن الدین = احمد، سید حسن الدین

(خ)

خان، محمد صابر (خاں، ایم ایس) ۴۲۴-۴۲۵-۷۰۶
خان، محمد فاروق ۴۰۹
خان، معظم علی ۴۵۷
خان، نعیم احمد ۳۸۶
خولی، عبدالعزیز ۸
خیر، بسطامی محمد ۳۴۴

(د)

داؤدی، خالد ظفر اللہ ۱۰۰-۱۱۶

(ر)

رضوی، اختر ظہیر ۳۲۸
رضوی، سید آصف علی ۴۹۲
رضوی، سید امین الحسن ۸۱-۴۵۸
رضوی، سید خورشید حسن ۸۲-۵۷۳
رؤف خیر ۳۶۳

(ز)

زبیری، محمد احمد ۴۹۳
زیڈ-العابدین (زین العابدین) سید ۳۴۵

(س)

سبحانی، محمد عنایت اللہ ۳۰-۵۱-۵۲
سہیلی، سید اسرار الحق ۲۰۳
سمیسم، سلام عبدالکریم ۳۲۹
سوز، انوار علی خاں ۳۴۶

(ش)

شاہتاز، نور احمد ۲۵۵
شلبی، عبدالحفیظ ۱۲۴
شمس، محمد ہمایوں عباس ۹
شیروانی، یاسمین شبنم ۴۲۶

(ص)

صدیقی، اقتدار حسین ۳۶۴-۴۱۱-۴۱۸-
۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۵۹-۴۶۰-
۴۶۱-۴۶۲-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۷۰۷

صدیقی، ظفر احمد ۱۰۱-۱۱۷-۴۶۳
صدیقی، محمد یٰسین مظہر ۱۰-۳۱-۳۲-۸۳-
۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۹-
۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-
۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-
۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-
۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۲۰۴-۲۳۰-۲۵۶-
۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۶۴-۵۰۸

(ض)

ضاری، حارث سلیمان ۱۷۷

(ط)

طارق منیر ۱۹۷-۲۴۳
طباوی، عبداللطیف ۵۲۶
طحان، اسماعیل احمد ۱۱
الطریقی، عبداللہ بن ابراہیم ۳۴۷

(ظ)

ظفر، عبدالرؤف ۸۷-۱۰۶-۱۰۷
ظل الرحمٰن، حکیم (دہلی) ۲۰۵
ظلی، اشتیاق احمد ۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-
۳۶۸-۳۶۹
ظہیر احمد ۳۳۱

(ع)

عادل، اختر امام ۲۱۳-۲۴۹
عافیہ، عبدالقادر ۲۱۴
عبدالباری (ایم اے) ۴۳۵
عبدالباری، سید ۱۲۰-۴۳۶-۵۷۴
عبدالباری، (شبنم سبحانی) ۳۷۰-۴۶۵
العبد خلیل ۲۳۴
عبدالرحیم-ف ۱۲
عبدالقادر، سید ۱۹۲
عبداللہ بن محمد بن حمید ۲۴۴
عبداللطیف شیخ ۴۶۶
عبدالمغنی ۱۳-۱۴-۱۵-۶۲-۳۱۴-۴۶۷-
۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۵۷۵-۷۳۰
عتیق الرحمٰن، محمد ۱۲۱
عسلی، خالد صالح ۱۵۵
عظیمی، عبداللہ بن حمد ۲۰۷
عمر افضل ۲۴۵-۳۳۲
عمری، سید جلال الدین ۱۶-۱۷-۳۳-۳۴-
۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۸۴-۸۵-۸۶-
۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-
۱۷۸-۱۸۸-۱۹۳-۱۹۵-۱۹۸-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-
۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-
۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۷۰-۲۷۱-
۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۶-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-
۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۸-۲۹۳-
۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-
۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-
۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۲۸-۳۲۹-۳۵۰-۳۵۱-
۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۸۷-
۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-
۵۱۰-۵۷۲-۵۷۳-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۵-۵۱۶-
۵۱۷-۵۱۸-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-
۵۳۷-۵۳۸-۵۴۷-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-
۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۷۳۱-۷۳۲-
۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-
۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-

عمری، محمد اسلام ۳۹۵-۵۸۴
عمری، محمد صلاح الدین ۱۶۴-۱۶۵
عودہ، عبدالقادر ۲۱۸
عویس، عبدالحلیم ۴۳۷
عویضہ، محمد عبداللہ ۱۰۸

(غ)

غازی عزیر ۱۰۹-۱۲۲
غازی، محی الدین ۲۱۹
غزالی، مظفر حسین ۸۸
الکاف، حبیب حامد عبدالرحمٰن

(ف)

فاروقی، محمد معین ۶۳
فراہی، عبیداللہ ۳۷۱
فرقان احمد ۳۳۳
فریدہ زوزو ۴۷۴
فریدی، فضل الرحمٰن ۳۳۴
فلاحی، جاوید احسن ۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰
فلاحی، صباح الدین ملک ۲۲۱-۲۲۱-۲۲۶-۲۵۰-۷۰۸
فلاحی، ضیاء الدین ملک ۲۲۰-۵۱۱-۵۱۲
فلاحی، احسان اللہ فہد ۴۷۵
فلاحی، عبید اللہ فہد ۱۸-۱۹-۲۰-۵۳-۳۵۸-۳۷۲-۴۷۶-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۵۲۱
فلاحی، عرفان شاہد ۳۳۵
فلاحی، محمد احمد ۲۵۷
فلاحی، محمد ادریس ۴۱
فلاحی، منور حسین ۴۷۷-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۷۰۹
فوزان، کبیر الدین ۲۰۸
فہد، بدری محمد ۲۵۸
فیض اللہ، محمد فوزی ۳۹۷

(ق)

قادری، سید معین الدین ۲۰۹-۲۲۲
قاسمی، احتشام الحق ۲۵۹-۲۶۰-۳۷۳
قاسمی، عماد الدین ۴۷۸
قاسمی، محمد اعظم ۴۷۹-۵۲۲
قاسمی، محمد سعود عالم ۲۱-۸۹-۹۰-۱۱۰-۲۳۵-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۸۰
قاسمی، محمد شمیم اختر ۴۳۸-۵۱۳
قاسمی، محمد شہاب الدین ۶۰۲
قاسمی، ولی اللہ مجید ۲۲۳-۲۲۴-۲۷۵-۲۸۹-۳۱۲
قحطانی، مسفر بن علی محمد ۲۲۵
قدوائی، عبدالرحیم ۹۱-۴۸۱-۵۲۷

(ک)

کاظم نقوی، سید ۳۸۴
الکاف-حبیب حامد عبدالرحمٰن ۲۵۱
کامل حسین، محمد ۱۲۳
کاندھلوی، محمد ارتقاء الحسن ۵۴۴
کیسی، عیادہ بن ایوب ۹۲
کرمانی، محمد ریاض ۶۴-۶۰۳-۷۱۰

کریمی محمد جرجیس ۲۲۶-۵۲۸-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۸۸-۶۸۹-
کمال الدین، ابوذر ۳۳۶

(گ)

گنائی، مشتاق احمد ۴۸۲
گنوری، فضل الرحمٰن ۹۳-۲۷۷

(ل)

لون، غلام قادر ۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۴۸۳-۵۴۸

(م)

محبوب فروغ احمد = احمد، محبوب فروغ
محرم، محمد رضا ۵۲۳
محمد ذکی ۱۶۶-۱۶۷-۱۷۹-۳۵۹-۳۷۸-۵۲۹
محمد زرمان ۴۸۴
محمد سلیم ۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳
محمد سلیم، سید ۱۶۸-۳۷۹-۴۳۹-۴۸۵
محمد صفی اللہ ۴۸۶
محمد عزیر ۴۱۴
محمود اختر، حافظ ۲۲
محمود حسن = الہ آبادی، محمود حسن
محمود خلیل ۲۵۲
مسعود احمد، سید ۶۵-۶۶-۶۷
مشیر الحق ۴۸۷
مصطفیٰ السقا ۱۲۴
مفتاحی، محمد ظفیر الدین ۲۳
مقصود احمد ۴۸۸-۵۳۹
منیری، عبد المتین ۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-

(ن)

ندوی، احتشام احمد ۱۸۰-۴۴۰-۵۱۴
ندوی، اشہد رفیق ۲۴-۲۵-۴۸۹
ندوی، جمشید احمد ۱۶۹-۱۷۰-۴۴۱-۵۴۲
ندوی، سرور عالم ۱۷۱-۱۸۱-۵۴۵
ندوی، محمد ثناء اللہ ۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۴۱۵-۵۱۹
ندوی، محمد حسنین ۳۳۷
ندوی، محمد رضی الاسلام ۲۶-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۳-۹۵-۱۱۴-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۵۲۰-۵۳۰-۵۴۳-۵۴۹-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۱۱-۷۴۷-۷۴۸
ندوی، محمد شہاب الدین ۴۶-۲۷۸
ندوی، محمد فہیم اختر ۲۳۲
ندوی، محمد یٰسین مظہر = صدیقی، محمد یٰسین مظہر
ندوی، مسعود الرحمٰن خاں ۴۱۶-۴۴۲-۴۹۰-۴۹۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵
نذیر احمد ۲۷-۹۶
نعمانی، محمد الیاس ۱۸۲
نعیمی، ریاض ہاشم ۱۷۵

(ی)

یوسف القرضاوی ۳۳۸

فہرست مترجمین

اثری، محمد امین ۲۴۴
اصلاحی، ابوسعد ۲۵۸
اصلاحی، ابوسفیان ۴۸۶-۵۳۹
اصلاحی، سکندر علی ۳۴۵
اصلاحی، سلطان احمد ۲۷۷
بیگ، محمد طاہر ۳۲۸
تجاروی، محمد مشتاق ۸-۳۶۰-۴۵۳
تیمی، محمد شیث محمد ادریس ۲۴۸
خاں، محمد حسان ۴۱۲-۴۱۳
سلفی، عبدالمنان محمد شفیق ۳۹۷
شیر پاؤ، گل زادہ ۲۵۲
عمری، محمد اسلام ۱۰۸-۱۱۵-۲۱۴
فلاحی، طارق جمیل ۱۵۵
فلاحی، منور حسین ۱۲۳-۳۹۶-۴۸۸
قاسمی، احمد نادر ۲۲۵
قدوائی، عبدالرحیم ۵۲۶
کریمی، محمد جریس ۷۳-۸۷-۲۱۸-۲۳۴-۳۴۷-۴۵۶
کلیار، خدا بخش ۲۰۷
مالانی، الطاف احمد ۹۲-۲۲۸
محفوظ علی، سید ۱۹۷
منظر، عبدالمعز ۲۵۱
ندوی، عبدالاول مومن ۱۰۶
ندوی، محمد ثناء اللہ ۲۹-۵۲۵
ندوی، محمد رضی الاسلام ۷-۱۱-۵۴-۱۰۷-۱۲۴-۳۳۸
ندوی، مسعود الرحمٰن خاں ۱۷۵-۱۷۷-۲۱۲-۲۲۹-۳۲۹-۳۴۴-۴۳۷-۴۵۵-۴۷۴-۴۸۴-۵۲۳

ضروری اعلان

تحقیقاتِ اسلامی کے اس خصوصی شمارے کی قیمت ۳۵ روپے ہے۔ لیکن یہ مستقل خریداروں کو ان کے سالانہ زرِ تعاون ہی میں بھیجا جائے گا۔ اسی طرح ایجنسی مالکان کو بھی یہ پچیس روپے ہی کے حساب سے بھیجا جا رہا ہے۔ اس لیے کسی ایجنسی سے مستقل خریدنے والے بھی اسے ۲۵ روپے میں حاصل کر سکتے ہیں

(ادارہ)